قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز اول

مرویات کعب احبار

از

ابو شہر یار

۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ ... 5
اسرائیلیات کا طریقہ روایت ... 12
دانیال سے منسوب کتب فتن ... 17
کتاب کعب الاحبار ... 24
امر خلافت اور عربی تہذیب و تمدن ... 24
عربوں سے متعلق ... 32
عجمیوں سے متعلق نصیحت ... 32
موالی کا راج آئے گا ... 34
منگول عراق میں ... 34
عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق ... 36
عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق ... 37
علی رضی اللہ عنہ سے متعلق ... 40
معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق ... 42
اہل شام کی فضیلت ... 45
اہل شام میں فتنوں کا ظہور ... 48
چیونٹی کی طرح چھپ جانا ... 49
بنو عباس کی حکومت ... 50
تارہ کا طلوع ہونا ... 50

51 ....کالے جھنڈے
52 ....بنو عباس میں اختلاف نمودار ہو گا
53 ....مشرق میں قحط
54 ....مہدی کا ذکر
55 ....مہدی سے قبل
56 ....مہدی کی علامات
59 ....مہدی کے بعد
61 ....غزوہ ہند ، خروج دجال،نزول مسیح
76 ....موسی کوئی اور تھے
77 ....سجین کا ذکر
84 ....صخرہ یروشلم کی فضیلت
92 ....خواب سے متعلق
92 ....صفت النبی پر کلام
96 ....جنتی زمینی نہریں
96 ....ادریس (ع) سے متعلق
98 ....سحر کا ذکر
99 ....محشر کا ذکر
101 ....عمر رضی اللہ عنہ کی خفگی
104 ....کعب سے روایت کرنے والے
104 ....تُبَيْعُ بنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ
104 ....حبيب بن عبيد الرحبى ، أبو حفص الشامى الحمصى
104 ....شريح بن عبيد الحضرمي الشامي

105 ....صفوان بن عمرو السكسكي الحِمْصِيُّ
105 .... عبد الله بن دينار
105 ....عروة بن رويم اللخمى ، أبو القاسم الشامى الأردنى المتوفى ١٣٥ هـ
105 ....عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ
105 .... كريب بْن أبرهة
106 ....مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ
106 ....مَطَرٍ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ
106 ....نَوْفٌ الْبِكَالِيَّ
106 .... يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ
106 ....يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيّ لا الرَّحْبِيُّ
107 ....يعْفُرَ بْنَ حُمْرَةَ
107 .... أَبِي زِيَادٍ
107 ....أَبِي الْعَوَّامِ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

جزیرہ العرب میں موجود بہت سے نصرانی اور یہودی مسلمان ہوئے – یہ لوگ توریت و انجیل و زبور کو پڑھنے والے لوگ تھے اور اس کا قرآن سے تقابل بھی کرتے رہتے تھے

کچھ ان میں اصحاب رسول تھے مثلا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو سابقہ یہودی تھے – ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سابقہ نصرانی تھے – صہیب رومی رضی اللہ عنہ کو مجوسیوں نے غلام بنا لیا تھا ان کا کہنا تھا کہ وہ رومن ہیں اور عراق میں ہرقل کے علاقے پر مجوسیوں نے حملہ کیا تو ان کو غلام بنایا گیا

کچھ اہل کتاب دور ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہ میں یمن سے مدینہ آئے ان میں کعب الاحبار مشہور ہیں – کعب شام منتقل ہوئے اور دور عثمان رضی اللہ عنہ میں وہیں انتقال کر گئے- البتہ ان کے اقوال نو مسلم لوگوں نے لئے جو بعد میں ان کو احادیث رسول کی طرح بیان کرتے رہے- کعب احبار کے بہت سے اقوال شام سے متعلق تھے جہاں یہود و نصاری کی ایک کثیر تعداد رہتی تھی

کچھ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں یمن سے مدینہ آئے ان میں مشہور عبد اللہ ابن سبا ہے جو یہودی صوفی تھا- اہل تشیع کے حلقوں میں اس کی روایات چل گئیں- اہل تشیع کی کتب میں روایات میں ملتا ہے کہ ائمہ اہل تشیع جب کوئی خاص دعا کرنا چاہتے تو عربی کی بجائے عبرانی میں کرتے تھے – اس قسم کی روایات یمن سے کوفہ منتقل ہونے والے راوی بیان کرتے ہیں-

کچھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مدینہ آئے ان میں مشہور وھب بن منبہ ہیں جنہوں نے صرف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث لینا پسند کیا جبکہ متعدد اصحاب رسول اس وقت حیات تھے – اور پھر انہوں نے اپنی کتب چھپا کر رکھیں اور یمن میں بھی صرف تین رشتہ

داروں و دوستوں کو یہ احادیث دیکھائیں- ان کی روایات تین علاقوں یمن حجاز اور سوڈان میں سنی گئیں

کچھ تابعین مثلا مجاہد، السدی، وغیرہ کو بھی اسرئیلایات بیان کرنے کا شوق تھا

اس کتاب کا موضوع ابو اسحاق كعب بن ماتع بن ذي هجن الحميري، المعروف کعب احبار المتوفی ٣٤ ھ یا ٣٢ ھ کی مرویات ہیں[1] - کعب یمن کے ایک یہودی تھے – ان کا تعلق یمن میں قبیلہ آل ذي رعين یا کہا جاتا ہے ذي كلاع میں سے ہے- کہا جاتا ابو بکر یا عمر رضی الله عنہم کے دور میں ایمان لائے اور مدینہ کی بجائے شام میں جا رکے - امام احمد کی العلل کے مطابق

سمعته وَذكر كَعْب الْأَحْبَار فَقَالَ من أهل حمص أسلم على عهد عمر وَهُوَ من حمير

کعب اہل حمص میں سے ہے ، عمر کے دور میں ایمان لایا حمیر یمن سے ہے

اس کے برعکس حاجي خليفة کا قول ہے کہ یہ دور عثمان رضی الله عنہ میں ایمان لائے

طبقات ابن سعد میں ہے

أخرج ابن سعد من طريق علي بن زيد بن جدعان، عن سعيد بن المسيّب، قال: قال العبّاس لكعب: ما منعك أن تسلم في عهد النبي صلّى اللَّه عليه وآله وسلم وأبي بكر حتى أسلمت في خلافة عمر؟ قال: إنّ أبي كتب كتابا.

1

وفات سن ٣٢ ھ میں ہوئی یہ ابن سعد ، ابن قتیبہ ، ابن حبان کا الثقات میں اور نووی کا قول ہے
وفات سن ٣٣ میں ہوئی یہ ابو زرعہ دمشقی اور ابن عساکر کا قول ہے
وفات سن ٣٤ ھ میں ہوئی یہ ابن معین ، ابو نعیم ، ابن عبد البر ، ابن ابی حاتم ، ابن حبان کا مشاهير میں ، ابن اثیر کا قول ہے
ابن العماد حنبلی کے مطابق سن ٣٥ ھ ہے
خلیفہ بن خیاط کے مطابق کعب کی وفات سن ٦٢ یا ٦٣ ھ میں ہوئی ہے - یہ غلطی ہے

ابن مسیب نے بیان کیا کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ تم دور نبوی میں ایمان کیوں نہ لائے ؟ کعب نے جواب دیا میرا باپ کتاب لکھ رہا تھا

کعب کا مقصد ہے کہ ان کا باپ ان سے لکھواتا رہا اور اغلبا اس کی موت تک وہ تقیہ اختیار کر گئے پھر جب وہ مر گیا تو ایمان لائے - بعض لوگوں نے افراط کا مظاہرہ بھی کیا ہے مثلا رشید رضا نے المنار (747/10/28) میں لکھا

وقد حققنا من قبل أن كعب الأحبار من زنادقة اليهود

ہم نے واضح کیا کہ کعب احبار زندیق یہودی ہے

اسرائیلایات کی دین میں اجازت ہے- قرآن میں ہے کہ اہل ذکر سے سوال کرو اگر نہیں معلوم
-حنبلی عالم ابن عقیل خبر واحد پر کتاب الفنون ص ٦٦٣ اور ٦٣٨ میں کہتے ہیں

٦٣٧

كتاب الفنون

وَلَرُبَّ بَـاكِيَةٍ عَلَيَّ بِ غَنَاؤُهَـا عَنِّي قَلِيلْ

600

كان قد استدلّ حنبليّ على أنّ خبر الواحد يوجب العلم ، وتثبت به الاعتقادات ، بثلاث آيات : ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ، وقوله ﴿أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ ؛ وقوله ﴿فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ . والمراد بمن أشار إليهم من أسلم وصدّقه ؛ وهم كعب الأحبار ، ووهب بن منبّه ، وعبدالله بن سَلَام ، ومن أسلم . وجميعهم إنّما هم آحاد ، لا يرتقون عن الآحاد . وقد عوّل عليهم ، وردّ إليهم في أصل عظيم ؛ وهو ذكره صلّعم في التوراة بعلامات الرسالة ودلائل النبوّة ، وشهادة التوراة له بذلك .

حنبلی (یعنی ابن عقیل) نے استدلال کیا کہ خبر واحد سے علم واجب ہے اور اعتقادات کا اثبات ہوتا ہے اس پر تین آیات ہیں

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ سوره ألرعد

کہو میرے اور تمہارے درمیان الله کی شہادت کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے

اور الله کا قول ہے

سوره الشعراء أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

کیا ان کے لئے نشانی نہیں ہے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں

فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ سوره يونس

تو اگر ان کو شک ہے جو نازل ہوا ہے تمہاری طرف تو ان سے سوال کرو جن پر تم سے پہلے کتاب نازل ہوئی

اور مراد ہے اور اشارہ ہے ان کی طرف جو اسلام لائے اور تصدیق کی اور ان میں ہیں کعب احبار اور وھب بن منبہ اور عبد الله بن سلام اور جو اسلام لائے اور یہ تمام احاد ہیں احاد سے اوپر نہیں جا سکتے

اہل ذکر سے سوال کرنا یا دلیل لینا نہ تو فتن میں جائز ہے نہ جنت و جہنم کے حوالے سے درست ہے - ان سے دلیل متشابھات میں نہیں لی جا سکتی – جو دلیل لی جا سکتی ہے وہ انبیاء کے عمل کے حوالے سے ہے - قابل غور ہے کہ ابن عباس کو اس صنف سے خاص چڑ تھی اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کو قول النبی نہیں پہنچا ہو گا جو بعض صحابہ نے بیان کیا

كتاب السنة از أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287ھ) کے مطابق

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عن ابن طاووس عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَ رَجُلٌ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَانْتَفَضَ: قال ابن عباس ما بال هؤلاء يجدّون (يحيدون) عند محكمه ويهلكون عند متشابهه

طاؤس نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ا حدیث بیان کی تو ابن عباس نے کہا ان کو کیا ہو گیا ہے محکمات کو چھوڑ متشابھات کی طرف جا رہے ہیں

البانی کے مطابق اغلبا الفاظ یحیدون ہیں اور یجدّون غیر محفوظ ہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یحیدون جھٹک دو (رد کرو) جب کوئی شخص ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرے – ابن عباس نے کہا ان جیسوں کو کیا ہوا ہے کہ محکمات سے ہٹ گئے اور متشابہات سے ہلاک ہوئے

ابن عباس رضی اللہ عنہ دیکھ رہے تھے کہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی اجازت کا لوگ صحیح استعمال نہیں کر رہے بلکہ متشابہات بھی بیان کر رہے ہیں جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے ممکن نہیں ہے - اسرائیلایات کو خطبوں میں بھی بیان کیا جا رہا تھا[2]

2

تاریخ طبری میں ہے
حدثني محمد ابن أَبِي مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ وَاصِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: بَيْنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يا بن عَبَّاسٍ، سَمِعْتُ الْعَجَبَ مِنْ كَعْبٍ الْحَبْرِ يَذْكُرُ فِي الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ قَالَ: وَكَانَ مُتَّكِئًا فَاحْتَفَزَ ثُمَّ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ يُجَاءُ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا ثَوْرَانِ عَقِيرَانِ، فَيُقْذَفَانِ فِي جَهَنَّمَ قَالَ عِكْرِمَةُ: فَطَارَتْ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ شِقَّةٌ وَوَقَعَتْ أُخْرَى غَضَبًا، ثُمَّ قَالَ: كَذَبَ كَعْبٌ! كَذَبَ كَعْبٌ! ثَلاثَ مَرَّاتٍ، بَلْ هَذِهِ يَهُودِيَّةٌ يُرِيدُ إِدْخَالَهَا فِي الإِسْلامِ
مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ نے کہا ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا اور ان کو بتایا کہ کعب احبار نے سورج چاند سے متعلق عجیب روایت بیان کی ... ابن عباس نے سن کر کہا جھوٹ جھوٹ جھوٹ کعب نے بولا یہ یہودی اسلام میں ادخال کر رہا ہے
صحيح وضعيف تاريخ الطبري از محمد بن طاهر البرزنجي میں ہے کہ سند میں متروک ہیں اور روایت گھڑی ہوئی ہے
هذا إسناد تالف فخلف بن واصل وعمر بن صبح كلاهما متهمان بوضع الحديث والكذب والله أعلم. وانظر الخبر الذي يليه.

ابو ہریرہ ، عبد اللہ، أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہما کی حدیث - سنن ابو داود، صحیح بخاری میں ہے	ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول صحیح بخاری
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ". ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بنی اسرائیل سے روایت کرو، اس میں کوئی مضائقہ نہیں"۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلاَ حَرَجَ عبد اللہ بن عمرو نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں حرج نہیں ہے	حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللَّهِ تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ، وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، فَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ، وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ". ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، یونس سے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اے مسلمانو! اہل کتاب سے کیوں سوالات کرتے ہو۔ حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو اور اس میں کسی قسم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی تھی اور خود ہی اس میں تغیر کر دیا اور پھر کہنے لگے یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس

	طرح تھوڑی پونجی (دنیا کی) حاصل کر سکیں پس کیا جو علم (قرآن) تمہارے پاس آیا ہے وہ تم کو ان (اہل کتاب سے پوچھنے کو نہیں روکتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ان کے کسی آدمی کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے پوچھتا ہو جو تم پر (تمہارے نبی کے ذریعہ) نازل کی گئی ہیں۔

بہر حال اسرائیلیات کو الگ سے نہیں لکھا گیا بلکہ احادیث رسول و اقوال صحابہ کے ساتھ ہی کتب احادیث میں درج کیا گیا ہے – راقم نے ویب سائٹ اسلامک بیلف پر متعدد مقام پر اسرائیلیات کا ذکر کیا ہے – یہاں اس کتاب میں کعب احبار کی مرویات کو جمع کیا گیا ہے –

اس کتاب میں کعب احبار سے منسوب روایات آئیں گی جو سن ۳٤ ھ کے بعد کے واقعات پر مشتمل ہیں - ظاہر ہے کعب کا نام لے کر لوگوں نے جھوٹ بھی بہت بولا ہے – مدعا یہ رہا ہے کہ کعب کے نام پر کیا کیا بولا گیا ہے اس کو جمع کیا جائے ، لہذا ہر سند پر تحقیق پیش نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی کعب سے منسوب تفسیری روایات کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے - امید ہے یہ کاوش مزید تحقیق کے لئے فائدہ مند ہو گی

ابو شہر یار

۲۰۲۰

اسرائیلیات کا طریقہ روایت

کعب الاحبار یا وهب بن منبہ کا طریقہ کار تھا کہ وہ یہود کی کتاب دیکھتے اس کو اسلامایز کر کے پھر پیش کر دیتے مثلا بائبل کی کتاب حزقی ایل میں لکھا ہے کہ حزقی ایل نے آسمان میں ایک شخص کو دیکھا جو ایک اڑن تخت مرکبہ پر ہے - جس کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا اور ہر فرشتے کے مزید چار چار منہ تھے - ایک کا منہ بیل جیسا، ایک انسان جیسا، ایک شیر جیسا ،ایک عقاب جیسا تھا- ان کے چار پر تھے، دو سے چہرہ چھپاتے تھے-

حزقی ایل کی کتاب کے مطابق، حزقی ایل کا تعلّق پروہت طبقہ سے تھا - وہ یہودیوں کے اشرفیہ میں سے تھے، جن کو بابلی غلام بنا کر بابل میں لے آئے تھے. دریائے الخابور کے کنارے بابل میں ، تل آبیب میں حزقی ایل نے ایک عجیب مکاشفہ دیکھا. انہوں نے دیکھا کہ ایک بہت عظیم رتھ ہے ، جس کو چاروں جانب فرشتوں نے گھیرا ہوا ہے (حزقیایل باب ۱: ۲۸). اس رتھ کو حزقی ایل مرکبہ بولتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس میں نوراور بجلی کی کڑک تھی اور یہ بادلوں میں تھا. وقت کے ساتھ اسی رتھ نے اہمیت اختیار کر لی اور باقاعدہ مرکبہ سرّیت (۱) کے نام سے یہودیوں میں سرّیت و تصوف کا آغاز ہوا جس کو مرکوه سرّیت بھی کہا گیا. اس سرّیت کی ابتدا کا اندازہ ہے کہ ۱۰۰ ق م سے لے کر ۱۰۰۰ ب م تک ہے. گویا یہ طریقۂ کار عیسیٰ علیہ السلام سے ۱۰۰ سال پہلے شروع ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا

(۱)Merkabah Mysticism

حزقی ایل کے مکاشفہ میں مرکبہ پر انسانی شکل میں موجود ایک شخص سارے ملائکہ کو تدبیر عمل دے رہا ہوتا ہے

حزقی ایل

اللہ کے رتھ کی رویا

1 **1-3** جب مَیں یعنی امام حزقی ایل بن بوزی تیس سال کا تھا تو مَیں یہوداہ کے جلاوطنوں کے ساتھ ملکِ بابل کے دریا کبار کے کنارے ٹھہرا ہوا تھا۔ یہویاکین بادشاہ کو جلاوطن ہوئے پانچ سال ہو گئے تھے۔ چوتھے مہینے کے پانچویں دن* آسمان کھل گیا اور اللہ نے مجھ پر مختلف رویائیں ظاہر کیں۔ اُس وقت رب مجھ سے ہم کلام ہوا، اور اُس کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔

4 رویا میں مَیں نے زبردست آندھی دیکھی جس نے شمال سے آ کر بڑا بادل میرے پاس پہنچایا۔ بادل میں چمکتی دمکتی آگ نظر آئی، اور وہ تیز روشنی سے گھرا ہوا تھا۔ آگ کا مرکز چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا۔

5 آگ میں چار جانداروں جیسے چل رہے تھے جن کی شکل وصورت انسانی تھی۔ **6** لیکن ہر ایک کے چار چہرے اور چار پَر تھے۔ **7** اُن کی ٹانگیں انسانوں جیسی سیدھی تھیں، لیکن پاؤں کے تلوے بچھڑوں کے سے کُھر تھے۔ وہ پالش کئے ہوئے پیتل کی طرح جگمگا رہے تھے۔ **8** چاروں کے چہرے اور پَر تھے، اور چاروں پَروں کے نیچے انسانی ہاتھ دکھائی دیئے۔ **9** جاندار اپنے پَروں سے ایک دوسرے کو چھو رہے تھے۔ چلتے وقت مڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ ہر ایک کے چار چہرے چاروں طرف دیکھتے تھے۔ جب بھی کسی سمت جانا ہوتا تو اُسی سمت کا چہرہ چل پڑتا۔ **10** چاروں کے چہرے ایک جیسے تھے۔ سامنے کا چہرہ انسان کا، دائیں طرف کا چہرہ شیرببر کا، بائیں طرف کا چہرہ بَیل کا اور پیچھے کا چہرہ عقاب کا تھا۔ **11** اُن کے پَر اوپر کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔ دو پَر بائیں اور دائیں ہاتھ کے جانداروں سے لگتے تھے، اور دو پَر اُن کے جسموں کو ڈھانپے رکھتے تھے۔ **12** جہاں بھی اللہ کا روح جانا چاہتا تھا وہاں یہ جاندار چل پڑتے۔ اُنہیں مڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے چاروں چہروں میں سے ایک کا رخ اختیار کرتے تھے۔

13 جانداروں کے بیچ میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئلے دہک رہے ہوں، کہ اُن کے درمیان مشعلیں اِدھر اُدھر چل رہی ہوں۔ جھلملاتی آگ میں سے بجلی بھی چمک کر نکلتی تھی۔ **14** جاندار خود اِتنی تیزی سے اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے کہ بادل کی بجلی جیسے نظر آ رہے تھے۔

15 جب مَیں نے غور سے اُن پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ہر ایک جاندار کے پاس پہیہ ہے جو زمین کو چھو رہا ہے۔ **16** لگتا تھا کہ چاروں پہیے پکھراج* سے بنے ہوئے ہیں۔ چاروں ایک جیسے تھے۔ ہر پہیے کے اندر ایک اَور پہیہ زاویۂ قائمہ میں گھوم رہا تھا، **17** اِس لئے وہ مڑے بغیر ہر رخ اختیار کر سکتے تھے۔ **18** اُن کے لمبے چکر خوف ناک تھے، اور چکروں کی ہر جگہ پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ **19** جب چار جاندار چلتے تو چاروں پہیے بھی ساتھ چلتے، جب جاندار زمین سے اُڑتے تو پہیے بھی ساتھ اُڑتے تھے۔ **20** جہاں بھی اللہ کا روح جاتا وہاں جاندار بھی جاتے تھے۔ پہیے بھی اُڑ کر ساتھ ساتھ چلتے تھے، کیونکہ جانداروں کی روح پہیوں میں تھی۔ **21** جب بھی جاندار چلتے تو یہ بھی چلتے، جب رُک جاتے تو یہ بھی رُک جاتے، جب اُڑتے

==============================

تو یہ بھی اُڑتے۔ کیونکہ جانداروں کی روح پہیوں میں تھی۔

22 جانداروں کے سروں کے اوپر گنبد سا پھیلا ہوا تھا جو صاف شفاف بلور جیسی لگ رہا تھا۔ اُسے دیکھ کر انسان گھبرا جاتا تھا۔ 23 چاروں جاندار اِس گنبد کے نیچے تھے، اور ہر ایک اپنے پَروں کو پھیلا کر ایک سے بائیں طرف کے ساتھی اور دوسرے سے دائیں طرف کے ساتھی کو چھو رہا تھا۔ باقی دو پَروں سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپے رکھتا تھا۔ 24 چلتے وقت اُن کے پَروں کا شور مجھ تک پہنچا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے قریب ہی زبردست آبشار بہہ رہی ہو، کہ قادرِ مطلق کوئی بات فرما رہا ہو، یا کہ کوئی لشکر حرکت میں آ گیا ہو۔ رُکتے وقت وہ اپنے پَروں کو نیچے لٹکنے دیتے تھے۔

کرنا چاہتا ہوں۔" 2 جونہی وہ مجھ سے ہم کلام ہوا تو روح نے مجھ میں آ کر مجھے کھڑا کر دیا۔ پھر مَیں نے آواز کو یہ کہتے ہوئے سنا،

3 "اے آدم زاد، مَیں تجھے اسرائیلیوں کے پاس بھیج رہا ہوں، ایک ایسی سرکش قوم کے پاس جس نے مجھ سے بغاوت کی ہے۔ شروع سے لے کر آج تک وہ اپنے باپ دادا سمیت مجھ سے بے وفا رہے ہیں۔ 4 جن لوگوں کے پاس مَیں تجھے بھیج رہا ہوں وہ بے شرم اور ضدی ہیں۔ اُنہیں وہ کچھ سنا دے جو رب قادرِ مطلق فرماتا ہے۔ 5 خواہ یہ باغی سنیں یا نہ سنیں، وہ ضرور جان لیں گے کہ ہمارے درمیان نبی برپا ہوا ہے۔ 6 اے آدم زاد، اُن سے یا اُن کی باتوں سے مت ڈرنا۔ گو تُو کانٹے دار جھاڑیوں سے گھرا رہے گا

25 پھر گنبد کے اوپر سے آواز سنائی دی، اور جانداروں نے رُک کر اپنے پروں کو لٹکنے دیا۔ 26 مَیں نے دیکھا کہ اُن کے سروں کے اوپر کے گنبد پر سنگِ لاجورد* کا تخت سا نظر آ رہا ہے جس پر کوئی بیٹھا تھا جس کی شکل و صورت انسان کی مانند ہے۔ 27 لیکن کمر سے لے کر سر تک وہ چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا، جبکہ کمر سے لے کر پاؤں تک آگ کی مانند بھڑک رہا تھا۔ تیز روشنی اُس کے اردگرد جھلملا رہی تھی۔ 28 اُسے دیکھ کر قوسِ قزح کی وہ آب و تاب یاد آتی تھی جو بارش ہوتے وقت بادل میں دکھائی دیتی ہے۔ یوں رب کا جلال نظر آیا۔ یہ دیکھتے ہی مَیں اوندھے منہ گر گیا۔ اِسی حالت میں کوئی مجھ سے بات کرنے لگا۔

اور تجھے بچھوؤں کے درمیان بسنا پڑے گا تو بھی خوف زدہ نہ ہو۔ نہ اُن کی باتوں سے خوف کھانا، نہ اُن کے رویے سے دہشت کھانا۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔ 7 خواہ یہ سنیں یا نہ سنیں لازم ہے کہ تُو میرے پیغامات اُنہیں سنائے۔ کیونکہ وہ باغی ہی ہیں۔ 8 اے آدم زاد، جب مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا تو دھیان دے اور اِس سرکش قوم کی طرح بغاوت مت کرنا۔ اپنے منہ کو کھول کر وہ کچھ کھا جو مَیں تجھے کھلاتا ہوں۔"

9 تب ایک ہاتھ میری طرف بڑھا ہوا نظر آیا جس میں طومار تھا۔ 10 طومار کو کھولا گیا تو مَیں نے دیکھا کہ اُس میں آگے بھی اور پیچھے بھی ماتم اور آہ و زاری قلم بند ہوئی ہے۔

ترجمہ جیو لنک ریسورس کنسلٹنٹ بار اول ۲۰۱۰

اس پورے مکاشفہ میں اہم بات یہ ہے

حزقی ایل باب ۱: ۲۶ میں لکھتے ہیں

וּמִמַּעַל, לָרָקִיעַ אֲשֶׁר עַל-רֹאשָׁם, כְּמַרְאֵה אֶבֶן-סַפִּיר, דְּמוּת כִּסֵּא; וְעַל, דְּמוּת הַכִּסֵּא, דְּמוּת כְּמַרְאֵה אָדָם עָלָיו, מִלְמָעְלָה

اور آسمان سے اوپر جو ان کے سروں پر تھا ایک عرش تھا جیسا کہ نیلم کا پتھر ہوتا ہے اور اس عرش نما پر ایک انسان نما تخت افروز تھا

یہودیت تصوف میں ان آیات کا مفہوم اللہ کے حوالے سے لیا جاتا ہے اور مرکبہ کو عرش ہی سمجھا جاتا ہے جو بادلوں اوربجلی کی کڑک میں ہے

اللہ ، مرکبہ پر تھا جس کو چار فرشتے اٹھاتے ہیں اور وہ بادل میں ہے

اس بات کو وھب بن منبہ نے اس طرح بیان کیا - کتاب العظمة از ابو شیخ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ وَهْبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، قَالَ: " حَمَلَةُ الْعَرْشِ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ، لِكُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ وُجُوهٍ، وَأَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ، جَنَاحَانِ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْعَرْشِ فَيُصْعَقَ، وَجَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا، أَقْدَامُهُمْ فِي الثَّرَى، وَالْعَرْشُ عَلَى أَكْتَافِهِمْ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَجْهُ ثَوْرٍ، وَوَجْهُ أَسَدٍ، وَوَجْهُ إِنْسَانٍ، وَوَجْهُ نَسْرٍ، لَيْسَ لَهُمْ كَلَامٌ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا: قُدُّوسٌ، اللَّهُ الْقَوِيُّ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ "

وھب نے کہا عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ہر ایک کے چار چہرے ہیں اور چار پر ہیں – دو پر ان کے چہروں پر ہیں جس سے وہ عرش کو دیکھتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں اور دو پر سے اڑتے ہیں … ان چار چہروں میں ایک بیل جیسا، ایک شیر جیسا ایک انسان جیسا ایک عقاب جیسا ہے ان کا کلام صرف یہ ہے قدوس- اللہ قوی ہے اس کی عظمت نے آسمانوں و زمین کو بھر دیا ہے

یہاں دیکھ سکتے ہیں مرکبہ کو عرش سے بدلا گیا ہے – اس کے علاوہ وہ ذات جو مرکبہ پر تھی وہ ایک جسم تھا - اللہ تعالی تھا یا نہیں متن میں درج نہیں ہے لیکن وھب نے اللہ بنا دیا ہے

مرکبہ کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا، جن کے چار چہرے تھے ایک انسان جیسا، ایک شیر جیسا، ایک بیل جیسا اور ایک عقاب جیسا تھا کچھ اسی طرح کی روایات اہل سنت کی کتب میں بھی در آئی ہیں اور مفسرین نے ان کو صحیح سمجھ کر لکھ دیا ہے[3]

---

3 کتاب نقض الإمام أبي سعيد على المريسي العنيد از عثمان بن سعید میں ایک مقطوع حدیث نقل ہوئی ہے جو کتاب حزقی ایل کی آیت ۱۰ کی نقل ہے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : " حَمَلَةُ الْعَرْشِ مِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الْإِنْسَانِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ النِّسْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الثَّوْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الْأَسَدِ

عروہ کہتے ہیں کہ عرش کو جنھوں نے اٹھایا ہوا ہے ان میں انسانی صورت والے ہیں اور عقاب کی صورت والے اور بیل کی صورت والے اور شیر کی صورت والے

ابن ابی شیبہ کی کتاب العرش کی روایت ہے

حدثنا : علي بن مكتف بن بكر التميمي ، حدثنا : يعقوب بن إبراهيم بن سعد ، عن أبيه ، عن محمد بن إسحاق ، عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن أبي ربيعة ، عن عبد الله بن أبي سلمة قال : أرسل إبن عمر (ر) إلي إبن عباس (ر) يسأله : هل رأى محمد ربه ؟ فأرسل إليه إبن عباس : أن نعم ، قال : فرد عليه إبن عمر رسوله أن كيف رآه ؟ ، قال : رآه في روضة خضراء ، روضة من الفردوس دونه فراش من ذهب ، على سرير من ذهب يحمله أربعة من الملائكة ، ملك في صورة رجل ، وملك في صورة ثور ، وملك في صورة أسد ، وملك في صورة نسر.

عبد الله بن أبي سلمة کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ابن عباس کے پاس بھیجا کہ کیا نبی نے اللہ کو دیکھا؟ ابن عباس نے کہا ہاں دیکھا. اس پر ابن عمر نے اس کو رد کیا اور کہا کیسے؟ ابن عباس نے کہا اللہ کو سبز باغ میں دیکھا، فردوس کے باغ میں جس میں سونے کا فرش تھا اور ایک تخت تھا سونے کا جس کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا، ایک کی شکل انسان جیسی، ایک کی بیل جیسی ،ایک کی شیر جیسی ،ایک کی عقاب جیسی تھی

اس سند سے عبدللہ بن احمد بھی کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں، إبن خزيمة – التوحيد – باب ذكر الأخبار المأثورة میں ، البيهقي – الأسماء والصفات – باب ما جاء في العرش والكرسي میں، الآجري – الشريعة میں روایت کرتے ہیں

دانیال سے منسوب کتب فتن

اہل کتاب میں یہود کے علماء کا موقف ہے کہ دانیال ایک صوفي تھا، نبي و رسول نہیں تھا بلکہ ایک کشفی و صوفی تھا جبکہ نصراني اس کو رسول کا درجہ دیتے ہیں – نصرانیوں کي

اس کی سند میں محمد بن إسحاق بن يسار کا تفرد ہے جس کو امام مالک دجالوں میں سے ایک دجال کہتے ہیں

ابن الجوزی اس کو كتاب العلل المتناهية في الأحاديث الواهية میں ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں

هَذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَدْ كَذَّبَهُ مَالِكٌ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ.

یہ حدیث صحیح نہیں اس میں محمد بن اسحاق کا تفرد ہے اور اس کو امام مالک اور ہشام بن عروہ جھوٹا کہتے ہیں

ابن کثیر سوره غافر کی آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (8) وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (9)

يخبر تعالى عن الملائكة المقربين من حَمَلَة العرش الأربعة، ومن حوله من الكروبيين، بأنهم يسبحون بحمد ربهم

اللہ نے خبر دی ان چار مقربین فرشتوں کے بارے میں جنہوں نے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اور اس کے ارد گرد کروبین کے بارے میں کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اس کی تعریف کے ساتھ ......۔

اس کے بعد ابن کثیر ایک روایت نقل کرتے ہیں جس میں محمد بن اسحاق ہے اور کے کچھ اشعار نقل ہوئے ہیں جن میں آدمی بیل شیر عقاب کا ذکر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں سچ کہا

وقد قال الإمام أحمد: حدثنا عبد الله بن محمد -هو ابن أبي شيبة -حدثنا عبدة بن سليمان، عن محمد بن إسحاق، عن يعقوب بن عتبة، عن عكرمة عن ابن عباس [رضي الله عنه] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صَدّق أمية في شيء من شعره، فقال:

رَجُلٌ وَثَور تَحْتَ رِجْل يَمينه ... وَالنَّسْرُ للأخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ ...فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صدق

یہ روایت مسلمانوں نے قبول کر لي کہ دانیال کوئي نبي تھا – البتہ بائبل میں موجود کتاب دانیال میں تاریخ کي غلطیاں ہیں – جس شخص نے اس کتاب کو گھڑا اس نے بادشاہوں کے نام تک غلط لکھے ہیں ان کے ادوار بھي غلط بیان کیے ہیں لهذا اب اہل کتاب کے بعض محققین بھي یہ کہہ رہے ہیں کہ کتاب دانیال ایک گھڑي ہوئي کتاب ہے

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: " لَمَّا فُتِحَتْ تُسْتَرُ وَجَدْنَا فِي بَيْتِ مَالِ الْهُرْمُزَانِ مُصْحَفًا عِنْدَ رَأْسِ مَيِّتٍ عَلَى سَرِيرٍ، وَقَالَ: هُوَ دَانْيَالُ فِيمَا يَحْسِبُ، قَالَ: فَحَمَلْنَاهُ إِلَى عُمَرَ، فَأَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ قَرَأْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبٍ فَنَسَخَهُ بِالْعَرَبِيَّةِ، فِيهِ مَا هُوَ كَائِنٌ، يَعْنِي مِنَ الْفِتَنِ

أَبِي الْعَالِيَةِ نے کہا : جب تستر فتح ہوا ہم کو الہرمزان کے بیت المال سے ایک مصحف ملا جو ایک میت کے سر کے پاس تخت پر رکھا تھا اور کہا وہ دانیال تھا جیسا گمان ہے – کہا : اس کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا پس میں سب سے پہلا عرب تھا جس نے اس کو پڑھا پس میں نے اس کو کعب الاحبار کے پاس بھیجا پس یہ نسخہ عربی میں تھا اور اس میں جو ہونے والا تھا وہ تھا یعنی فتن سے متعلق

غلام مصطفی ظہیر کتاب وفات النبی از امام نسائی میں منسلک مضمون میں اہل حدیث فرقہ کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے دانیال کے جسد ک بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور سیرت ابن اسحاق کے اقتباس کا ترجمہ کرتے ہیں جس میں ابو العالیہ بصری کا قول ہے[4]

---

4 ابو العالیہ یہ وہی بصری ہیں جو واقعہ غرانیق کی تہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتے تھے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی دیویوں کی تعریف سورہ النجم میں کی – یہ مدلس بھی ہیں - جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۳۰۰ سال پہلے فوت ہوا ہو اس کو نبی و رسول کس دلیل پر مان رہے ہیں ؟ اور اسی بنا پر ابن کثیر نے اس پورے قصے کو رد کیا ہے اس کو چھپایا جاتا ہے - اب ایک سوال یہ ہے کہ دانیال کا دور کون سا ہے ؟ اہل کتاب میں یہود اس کے انکاری ہیں کہ دانیال کوئی نبی ہے – ان کے مطابق دانیال ایک کشفی و صوفی تھے وہ نبی و رسول نہ تھے – دانیال کا دور حشر اول کے قریب کا ہے- جو ۵۸۷ قبل مسیح کا دور ہے – ظاہر ہے کہ دانیال کی لاش ملی صحیح قول نہیں ہو سکتا کیونکہ انبیاء پر ایک دوسرے کی مدد لازم ہے دانیال اگر نبی ہوتے تو یحیی اور عیسیٰ علیهما السلام کی مدد ان پر لازم تھی اور یہ سب نبو اسرائیل کے لئے نبی تھے- جبکہ اس کی خبر حدیث میں قرآن میں انجیل میں نہیں ہے –

''ہم نے جب تستر شہر کو فتح کیا تو ہرمزان کے بیت المال میں ایک چارپائی دیکھی، جس پر ایک فوت شدہ شخص پڑا تھا، ان کے سر کے پاس ایک کتاب پڑی تھی، ہم نے وہ کتاب اٹھالی اور اسے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے کعب الاحبار تابعی کو بلایا، جنہوں نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کر دیا، میں

وفاۃ النبی ﷺ 272

عربوں میں پہلا شخص تھا جس نے اس کتاب کو پڑھا، میں اس کتاب کو یوں پڑھ رہا تھا گویا کہ قرآن کو پڑھ رہا ہوں۔

ابو العالیہ رحمہ اللہ کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے ابو العالیہ رحمہ اللہ سے پوچھا: اس کتاب میں کیا لکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اس میں امت محمدیہ کی سیرت، معاملات، دین، تمہارے لہجے اور بعد کے حالات پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

میں نے عرض کیا: آپ نے اس فوت شدہ شخص کا کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: ہم نے دن کے وقت مختلف جگہوں پر تیرہ (۱۳) قبریں کھودیں، پھر رات کے وقت ان میں سے ایک میں انہیں دفن کر دیا اور سب قبریں زمین کے برابر کر دیں۔ اس طرح کرنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو صحیح قبر کا علم نہ ہو اور قبر کشائی نہ کر سکیں، میں نے عرض کیا: وہ لوگ اس فوت شدہ سے کیا امید رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ان کا خیال یہ تھا کہ جب وہ قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کی چارپائی کو باہر نکالنے سے بارش برسائی جاتی ہے، میں نے پوچھا: آپ کے خیال میں وہ شخص کون ہو سکتا تھا؟ انہوں نے کہا: ایک آدمی تھا جسے دانیال کہا جاتا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ کے خیال کے مطابق وہ کتنے عرصے سے فوت ہو چکے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تین سو (۳۰۰) سال سے۔ میں نے کہا: کیا ان کے جسم میں کوئی تبدیلی آئی تھی؟ انہوں نے فرمایا: بس گدی سے چند بال گرے تھے، کیونکہ انبیائے کرام کے اجسام میں نہ زمین تصرف کرتی ہے، نہ درندے اسے کھاتے ہیں۔''

(السیرۃ لابن اسحاق: ٦٦۔٦٧؛ طبع دار الفکر، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۳۸۲/۱، وسندہٗ حسنٌ)

اور دیوبندی عالم مفتی ابو لبانہ کتاب دجال کون کہاں کب میں لکھتے ہیں

اب آگے چلنے سے پہلے ایک واقعہ یہ بیان کرتے چلیں جسے ابن اسحٰق، ابن ابی شیبہ، امام بیہقی، ابن ابی الدینا اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ''طستور'' نامی شہر فتح ہوا تو فاتح فوج میں شامل صحابہ و تابعین نے وہاں حضرت دانیال علیہ السلام کا مزار دریافت کیا۔ آپ کا جسم مبارک ایک تابوت میں بالکل اصل حالت میں بغیر کسی قسم کی تبدیلی و تغیر کے موجود تھا۔ ان کے سر پر کپڑے کا ایک خط تھا جس پر اجنبی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ دریافت کنندہ جماعت میں جن تابعین کے نام ہیں ان میں ابو العالیہ اور معترف بن مالک مشہور ہیں۔ یہ حضرات یہ تحریر لے کر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے مشہور صحابی حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ (جو پہلے اہل کتاب یہود میں سے تھے اور سچا اسلام لے آئے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہو) سے یہ تحریر پڑھ کر عربی میں ترجمہ کرنے کی درخواست کی۔ حضرت ابو العالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اس ترجمہ شدہ تحریر کو پڑھنے والا پہلا شخص میں تھا۔ اس میں درج تھا: ''تمہاری تمام تاریخ اور معاملات، تمہاری تقریر کی سحر آفرینی اور بہت کچھ جو ابھی واقع ہونے والا ہے۔'' (ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ج 1، ص 42-40، بیہقی: دلائل النبوۃ ج 1، ص 381، ابن ابی شیبہ: المصنف 4-7، الکرمی: شفاء الصدور جمال حبیب ایڈیشن صفحہ 336)

کعب الاحبار کو یہ یہودی و مجوسی روایات کا مکسچر ملا اور انہوں نے اس میں سے بھی روایت کرنا شروع کر دیا گویا کہ یہ کتاب الله ہو- دوسری طرف ابو العالیہ نے بھی اس کو قرآن جیسی چیز قرار دے دیا کہ میں اس کتاب کو پڑھتا تو ایسا لگتا کہ گویا قرآن پڑھ رہا ہوں

جنگ میں شامل بصري ابو العالیہ نے بتایا کہ اس کو لگا یہ کوئي نبي دانیال ہے – راقم کہتا ہے یہ مغالطہ بصریوں کو اپني لا علمي سے ہوا کیونکہ جب فارسیوں سے پوچھا گیا کہ یہ شخص کب مرا تو انہوں نے تین سو سال بتایا اور یہ معلوم ہے کہ رسول الله صلي الله علیہ وسلم اور عیسي علیہ السلام کے بیچ یہود پر کوئي نبي مبعوث نہیں ہوا – لیکن تاریخ سے لا علم لوگوں نے اس لاش کو نبي کي میت قرار دیا اور ملنے والي کتاب کو دانیال کی کتاب قرار دیا – راقم کہتا ہے نہ تو یہ لاش کسي نبي کي تھي نہ یہ کتاب کوئي منزل من الله تھي – ابو عالیہ نے لیکن خبر دي

فأخذنا المصحف فحملنا إلى عمر بن الخطاب فدعا له كعباً فنسخه بالعربية فأنا أول رل من العرب قرأته مثلما أقرأ القرآن هذا فقلت لأبي العالية: ما كان فيه ؟ فقال سيرتكم وأموركن ولحون كلامكم وما هو كائن بعد

ہم نے وہ مصحف اٹھا کر امیرالمومنین عمر کے پاس پہنچا دیا، عمر نے کعب الاحبار کو طلب کیا اور کعب نے اس کو عربي میں لکھ دیا- ابوالعالیہ نے کہا میں پہلا شخص تھا جس نے وہ صحیفہ پڑھا- أبي خلدة بن دینار نے ابوالعالیہ سے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا لکھا تھا؟ کہا: تمہاري سب سیرت ،تمہارے تمام امور اور تمہارے کلام کے لہجے تک اور جو کچھ آئندہ پیش آنے والا ہے (دلائل النبوہ از بیہقي)

ابوالعالیہ اور اس کی قبیل کے غیر محتاط لوگوں نے اس کتاب کے مندرجات کو پھیلانا شروع کر دیا

اب اپ تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں- مصنف عبد الرزاق میں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: كَانَ يَقُولُ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ يَطْلُبُ كُتُبَ دَانْيَالَ، وَذَاكَ الضَّرْبَ، فَجَاءَ فِيهِ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنْ يُرْفَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا أَدْرِي فِيمَا رُفِعْتُ؟ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ عَلَاهُ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ {الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ} [يوسف: 1]، حَتَّى بَلَغَ {الْغَافِلِينَ} [يوسف: 3] قَالَ: «فَعَرَفْتُ مَا

يُرِيدُ»، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي، فَوَاللَّهِ مَا أَدَعُ عِنْدِي شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْكُتُبِ إِلَّا حَرَقْتُهُ قَالَ: ثُمَّ تَرَكَهُ

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نے کہا : کہتے ہیں کوفہ میں ایک آدمی ہوتا تھا جو دانیال کي کتابیں مانگتا تھا ... پس عمر رضي الله عنہ کا خط آیا کہ اس(کے پاس) سے اٹھ جاؤ –اس شخص نے کہا کیا معلوم کیا اٹھا؟ پس جب وہ شخص عمر کے پاس گیا ، اس کو عمر نے درے لگائے پھر { الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ} [يوسف: 1]، حَتَّى بَلَغَ {الْغَافِلِينَ} [يوسف: 3] قرات کي اور کہا پس تو جان گیا میں کیا چاہ رہا تھا- اس نے کہا امیر المومنین مجھے جانے دیں الله کو قسم میں اس کتاب کو جلا دوں گا کہا - اس پر انہوں نے اس کو چھوڑ ا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: " كُنْتُ فِي الْخَيْلِ الَّذِينَ افْتَتَحُوا تُسْتَرَ، وَكُنْتُ عَلَى الْقَبْضِ فِي نَفَرٍ مَعِيْ، فَجَاءَنَا رَجُلٌ بِجَوْنَةٍ، فَقَالَ: تَبِيعُونِي مَا فِي هَذِهِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَهَبًا، أَوْ فِضَّةً، أَوْ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّهُ بَعْضُ مَا تَقُولُونَ، فِيهَا كِتَابٌ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ قَالَ: فَفَتَحُوا الْجَوْنَةَ فَإِذَا فِيهَا كِتَابُ دَانِيَالَ فَوَهَبُوهُ لِلرَّجُلِ، وَبَاعُوا الْجَوْنَةَ بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ: فَذَكَرُوا أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ أَسْلَمَ حِينَ قَرَأَ الْكِتَابَ "

أَبِي الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ نے کہا میں گھوڑے پر تھا جب تستر فتح ہوا اور میں ایک نفر پر قابض تھا پس ایک آدمي آیا اور کہا میرے ساتھ آؤ یہ تحریر کیا ہے ہم نے کہا ہاں خبر دار یہ تو سونا (کتاب پر لگا) ہے یا چاندي ہے یا کوئي کتاب الله ہے- کہا پس انہوں نے کہا یہ کتاب الله میں سے کوئي ایک ہے پس تحریر کو کھولا تو دیکھا دانیال کي کتاب ہے پس وہ شخص ڈر گیا اور اس تحریر کو دو درہم میں فروخت کر دیا اور کہا وہ شخص مسلمان ہو گیا

دانیال سے منسوب وہ کتاب بازار میں کوڑي کے دام بیچ دي گئي اور بعد میں جو بھي اس قسم کا کوئي مصحف پڑھتا اس کو درے لگتے اور ان کو جلا دینے کا حکم تھا- دوسري طرف لوگ بیان کرتے رہے کہ عمر رضي الله عنہ نے اس کے ترجمہ کا کعب کو کہا اور ابو عالیہ نے اس کو پڑھا – ابو عالیہ کے نزدیک اس میں مسلمانوں کے اختلاف کا ذکر تھا ؟ یا للعجب – ابو عالیہ ایک نمبر کے چھوڑو انسان تھے – انہوں نے دعوي کیا کہ اس کتاب دانیال کا ترجمہ عمر رضي الله عنہ کے حکم پر کعب الاحبار نے کیا ، جو انہوں نے سب سے پہلے پڑھا اور جانا کہ اس امت محمد میں کیا کیا فتنے ہوں گے – راقم کہتا ہے یہ سازش ہے کہ اهل کتاب کے قرب قیامت کو اسلام کے قرب قیامت سے ملا دیا جائے – ابو عالیہ یاد رہے یہ

واقعہ غرانیق کے بھي راوي ہیں یعني رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم الصادق و الامین پر قراني آیات میں شیطاني القا کي روایت بھي کرتے تھے- یہ ان کے علم کے مصادر ہیں

بہر حال عمر رضي اللہ عنہ کے سخت آڈر کي بنا پر کعب الاحبار اس کتاب کو لے کر شام بھاگ گئے اور وہاں انہوں نے اس کتاب کي روایات کو پھیلانا شروع کر دیا جن میں سے بہت سي اب کتاب الفتن نعیم بن حماد میں ہیں - کعب کی بہت سی روایت مغالطہ کی وجہ سے حدیث نبوی بھی بن گئی ہیں[5] –

5

کعب احبار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چونکہ سابقہ اہل کتاب میں سے تھے ان کے اپس میں اچھے مراسم تھے اور تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا – بہت سی باتیں جو کعب سے ابو ہریرہ کو ملیں ان کو جب لوگوں کو انہوں نے بتایا تو لوگ ان کو حدیث رسول سمجھ بٹھے – اس کا ذکر امام مسلم نے اپني کتاب التمیز میں کیا ہے

حَدثنَا عبد الله بن عبد الرَّحْمَن الدَّارمِيّ ثَنَا مَرْوَان الدِّمَشْقِي عَن اللَّيْث بن سعد حَدثنِي بكير بن الاشج قَالَ قَالَ لنا بسر بن سعيد اتَّقوا الله وتحفظوا من الحَدِيث فوَاللَّه لقد رَأَيْتنَا نجالس أَبَا هُرَيْرَة فَيحدث عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم عَن كَعْب وَحَدِيث كَعْب عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

بکیر بن الاشج نے کہا ہم سے بسر بن سعید نے کہا : اللہ سے ڈرو اور حدیث میں حفاظت کرو – اللہ کی قسم ! ہم دیکھتے ابو ہریرہ کی مجالس میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے اور وہ (باتیں) کعب (کي ہوتیں) اور ہم سے کعب الاحبار (کے اقوال) کو روایت کرتے جو حدیثیں رسول اللہ سے ہوتیں

اس بنا پر اکابر تابعین صحابي ابو ہریرہ کي تمام روایات نہیں لیتے تھے – احمد العلل میں کہتے ہیں

وقال عبد الله: حدثني أبي. قال: حدثنا أبو أسامة، عن الأعمش. قال: كان إبراهيم صيرفيا في الحديث، أجيئه بالحديث. قال: فكتب مما أخذته عن أبي صالح، عن أبي هريرة. قال: كانوا يتركون أشياء من أحاديث أبي هريرة. «العلل» (946) .

احمد نے کہا ابو اسامہ نے کہا اعمش نے کہا کہ ابراهیم النخعی حدیث کے بدلے حدیث لیتے – وہ حدیث لاتے – اعمش نے کہا پس انہوں نے لکھا جو میں نے ابو صالح عن ابو ہریرہ سے روایت کیا – اعمش نے کہا : ابراھیم النخعي، ابوہریرہ کي احادیث میں چیزوں کو ترک کر دیتے

دانیال کے نام سے بہت سی کتب ہیں – ایک ان میں بائبل میں موجود ہے – البتہ راقم سمجھتا ہے کہ فارس میں جو دانیال کی کتاب تھی وہ وہ نہیں ہے جو بائبل میں تھی کیونکہ بائبل والی کتاب دانیال مشہور و معروف ہے اور نصرانیوں کے نزدیک الوحی کا درجہ رکھتی ہے –

کتاب کعب الاحبار

امر خلافت اور عربی تہذیب و تمدن

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَا يَزَالُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيفَةٌ يَجْمَعُهُمْ، وَإِمَارَةٌ قَائِمَةٌ، وَيُعْطَى الرِّزْقُ وَالْجِزْيَةُ حَتَّى يُبْعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ يَكُونُ هُوَ يَجْمَعُهُمْ، ثُمَّ تَنْقَطِعُ الْإِمَارَةُ»

شريح بن عبيد الحضرمي الشامي نے کہا کعب نے کہا : اس امت میں ایسا کبھی نہ ہو گا کہ ایک خلیفہ پر اجماع نہ ہو اور امارت قائم رہے گی اور اس کو رزق دیا جائے گا اور جزیہ یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہو گا پھر یہ ان پر جمع ہوں گے اور خلافت ختم ہو جائے گی

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَهَبَ لِإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ صُلْبِهِ اثْنَيْ عَشَرَ قَيِّمًا، أَفْضَلُهُمْ وَخَيْرُهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانُ ذُو النُّورِ، يُقْتَلُ مَظْلُومًا، يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَمَلِكُ الشَّامِ وَابْنُهُ، وَالسَّفَّاحُ، وَمَنْصُورٌ، وَسِينٌ وَسَلَامٌ، يَعْنِي صَلَاحًا وَعَافِيَةً»

أَبِي زِيَادٍ نے کہا کعب نے کہا: اللہ نے اسمعیل کو ان کے صلب میں ۱۲ قیم دیے ان میں سب سے افضل ابو بکر صدیق تھے اور عثمان جن کا قتل مظلوم ہوا اور ان کو دو اجر ملے اور شام کا ملک اور ان کے بیٹے السفاح اور سین اور سلام یعنی صالحیت و عافیت کے ساتھ[6]

6

یہ قول کعب کا نہیں ہو سکتا کیونکہ کعب کا انتقال عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا- کتاب پیدائش باب ١٧ میں ہے

Gen. 17:20 As for Ishmael, I have heard you; behold, I have blessed him and will make him fruitful and multiply him greatly. He shall father twelve princes, and I will make him into a great nation

20 مَیں اسمٰعیل کے سلسلے میں بھی تیری درخواست پوری
کروں گا۔ مَیں اُسے بھی برکت دے کر پھلنے پھولنے دوں گا
اور اُس کی اولاد بہت ہی زیادہ بڑھا دوں گا۔ وہ بارہ
رئیسوں کا باپ ہو گا، اور مَیں اُس کی معرفت ایک بڑی قوم
بناؤں گا۔ 21 لیکن میرا عہد اسحاق کے ساتھ ہو گا، جو عین
ایک سال کے بعد سارہ کے ہاں پیدا ہو گا۔"

شیعہ کتاب موسوعة الإمام العسكري(ع) المؤلف : الخزعلي، الشيخ أبو القاسم الجزء : 1 صفحة : 152 میں ہے

النباطيّ البياضيّ (رحمه الله): قال ابن عمر: سمّاهم [أي الأئمّة الاثنى عشر (عليهم السلام)] كعب الأحبار بأسمائهم في التوراة: ينبوذ، قيدورا، أوبايل ميسور، مشموع، دموه، سوه، حيدور، و تمر، بطور، بوقيش، قيدمه.
قال أبو عامر هشام الدستواني: سألت عنها يهوديّا عالما؟
فقال: بذه نعوت أقوام بالعبرانيّة صحيحة، نجدها في التوراة، و لو سألت عنها غيري لعمي عنها للجهل بها ...،
قلت: فانعت لي بذه النعوت لأعلمها.
قال: نعم! ...، [بوقيش] برقش [أي الحسن العسكريّ (عليه السلام)] سميّ عمّه

النباطيّ البياضيّ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے بارہ ائمہ کے ناموں کا ذکر کیا کہ کعب احبار نے ان کے نام توریت سے ذکر کیے
ينبوذ، قيدورا، أوبايل ميسور، مشموع، دموه، سوه، حيدور، و تمر، بطور، بوقيش، قيدمه
ابو عامر هشام نے کہا انہوں نے یہودی عالم سے اس کو پوچھا ؟
کہا یہ ان اقوام کی عبرانی میں تعریف ہے صحیح ہے یہ توریت میں ملا ہے .... میں النباطيّ البياضيّ کہتا ہوں ... بوقيش، یہ برقش ہے یعنی امام حسن عسکری (علیہ السلام) کے چچا کا نام لیا گیا ہے

دوسری طرف ابن أبي الحديد نے شرح نهج البلاغة ج 4 ص 77 میں لکھا ہے
وروى جماعة من أهل السير أن عليا عليه السلام كان يقول عن كعب الاخبار: إنه لكذاب، وكان كعب منحرفا عن علي عليه السلام
علی کا قول ہے کہ کعب احبار جھوٹا ہے

كتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْفُرَ بْنَ حُمْرَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَمِّي، مَعْدِي كَرِبُ بْنُ عَبْدِ كُلَالٍ يَقُولُ: قَالَ لَنَا كَعْبُ الْأَحْبَارِ: «إِنَّ مَنْصُورَ خَامِسَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَلِيفَةً»

مَعْدِي كَرِبُ بْنُ عَبْدِ كُلَالٍ نے کہا کعب نے ہم سے کہا منصور پندرہواں خلیفہ ہو گا[7]

منصور سے مراد دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور ہیں- سند منقطع ہے

كتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَوْذَرٍ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَنْصُورُ مَنْصُورُ بَنِي هَاشِمٍ»

تُبَيْعُ بنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ نے کعب سے روایت کیا المنصور تو بنی ہاشم کو نصرت دینے والا ہے

كتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، وَالْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْيَزَنِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِحِمْيَرَ الْأَخْيَارِ، قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِلْحَبَشِ الشِّرَارِ، قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِفَارِسَ الْأَحْرَارِ، قِيلَ: لِمَنِ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: لِقُرَيْشٍ اتِّجَارٌ، قِيلَ: لِمَنَ الْمَلِكُ ظِفَارٌ؟ قَالَ: إِلَى حِمْيَرَ الْبَحَّارِ " وَقَالَ الْحَكَمُ: «لِحِمْيَرَ التُّجَّارِ»

راقم کہتا ہے کہ توریت میں یہ ۱۲ نام موجود نہیں ہیں

[7] یہ قول بھی کعب الاحبار کا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بنو عباس کی مستقبلل کی خبر ہے

يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيّ نے کعب سے روایت کیا ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ کہا گیا: حمیر کے بہترین لوگوں کا – کہا : ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ کہا حبشہ کے شریروں کا- کہا : ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ قریش کے ڈیلروں کے لئے ... کہا: ظِفَارٌ کا ملک (عمان) کس کا ہو گا ؟ کہا حمیر کے تاجروں لئے

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ تَعَالَى نُبُوَّةً، وَلَا جَعَلَ خِلَافَةً وَلَا مُلْكًا إِلَّا فِي أَهْلِ الْقُرَى وَالْحَضَارَةِ، كَانُوا لَا يَطْمَعُونَ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي أَهْلِ عَمُودٍ وَلَا بَدْو

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ نے کعب سے روایت کیا : اللہ تعالی نے نبوت کیوں بھیجی اور خلافت و ملک کیا اہل القری (شہر والوں) اور تہذیب والوں کے لئے اور اس کو بدوی لوگوں کے لئے پسند نہ کیا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے کہ سن ۲۶ ھ میں فتنہ ہو گا

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " تَدُورُ رَحَى الْعَرَبِ بَعْدَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَنْشَأُ فِتْنَةٌ فِيهَا قَتْلٌ وَقِتَالٌ، فَأَمْسِكْ عَلَيْكَ فِيهَا يَدَكَ وَسِلَاحَكَ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى بَعْدَ الطُّمَأْنِينَةِ، فَأَمْسِكَ عَلَيْكَ فِيهَا يَدَكَ وَسِلَاحَكَ، فَإِنِّي أَجِدُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ: الْمُظْلِمَةُ تَلْوِي بِكُلِّ ذِي كِبْرٍ "

أَبِي الْعَوَّامِ نے کعب سے روایت کیا کہ عرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پندرہ سال بعد تک ایک سی صورت حال رہے گی - پھر مناقشہ جنم لے گا ، فتنہ ہو گا جس میں قتل و غارت ہو گی اس میں اپنا ہاتھ اور اسلحہ دور رکھنا پھر اس کے بعد سکون ہو گا اور پھر مناقشہ ہو گا اس میں بھی اپنا ہاتھ اور اسلحہ دور رکھنا کیونکہ میں نے کتاب اللہ میں پایا ہے کہ ظلم ہر متکبر پر سیاہی بن جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي تُبَيْعٌ ابْنُ امْرَأَةِ كَعْبٍ قَالَ: «مُلْكُ بَنِي أُمَيَّةَ مِائَةُ عَامٍ، لِبَنِي مَرْوَانَ مِنْ ذَلِكَ نَيِّفٌ وَسِتُّونَ عَامًا، لَا يَذْهَبُ مُلْكُهُمْ حَتَّى يَنْزِعُوهُ بِأَيْدِيهِمْ،

يُرِيدُونَ سَدَّهُ فَلَا يَسْتَطِيعُونَهُ، كُلَّمَا سَدُّوهُ مِنْ نَاحِيَةٍ انْهَدَمَ مِنْ نَاحِيَةٍ، يُفْتَتَحُونَ بِمِيمٍ وَيُخْتَتَمُونَ بِمِيمٍ، وَلَا يَذْهَبُ مُلْكُهُمْ حَتَّى يُخْلَعَ خَلِيفَةٌ مِنْهُمْ فَيُقْتَلَ، وَيَقْتُلَ حِمْلَاهُ، وَيَقْتُلَ حِمَارُ الْجَزِيرَةِ الْأَصْهَبُ مَرْوَانُ، ثُمَّ يَنْقَطِعُ مُلْكُهُمْ وَعَلَى يَدَيْهِ هَدْمُ الْأَكَالِيلِ»

کعب کی بیوی کے بیٹے تُبَيْعٌ نے کہا : بنی امیہ کے لئے ۱۰۰ سال ہیں اور بنی مروان کے لئے ۶۰ یا اس سے اوپر کچھ سال ہیں- ان سے حکومت نہیں جائے گی یہاں تک کہ یہ اپنے ہاتھوں سے لڑیں گے - ... ان کی حکومت نہیں جائے گی یہاں تک کہ ان کا خلیفہ قتل کر دیا جائے گا اور ان کے حامی قتل ہوں گے اور الجزیرہ کا گدھا مروان قتل ہو گا پھر ان کی امارت منقطع ہو جائے گی اور الْأَكَالِيلِ منہدم ہوں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ رُشَيْدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْقَصِيرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَكُونُ بِالشَّامِ فِتْنَةٌ تُسْفَكُ فِيهَا الدِّمَاءُ، وَتُقْطَعُ فِيهَا الْأَرْحَامُ، وَتَهْرُجُ فِيهَا الْأَمْوَالُ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا الشَّرْقِيَّةُ»

تُبَيْعٌ نے کعب سے روایت کیا کہا شام میں فتنہ ہو گا خون بہے گا، رشتہ داریاں قطع ہوں گی اور اموال برباد ہوں گے پھر یہی سب مشرق میں ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا الثِّقَاتُ مِنْ مَشَايِخِنَا، أَنَّ يَشُوعَ، وَكَعْبًا، اجْتَمَعَا، وَكَانَ يَشُوعُ رَجُلًا عَالِمًا قَارِئًا لِلْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَسَاءَلَا، فَسَأَلَ يَشُوعُ كَعْبًا فَقَالَ: أَلَكَ عِلْمٌ بِمَا يَكُونُ بَعْدَ هَذَا النَّبِيِّ مِنَ الْمُلُوكِ؟ قَالَ كَعْبٌ: «أَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اثْنَيْ عَشَرَ مَلِكًا، أَوَّلُهُمْ صِدِّيقٌ، ثُمَّ الْفَارُوقُ، ثُمَّ الْأَمِينُ، ثُمَّ رَأْسُ الْمُلُوكِ، ثُمَّ صَاحِبُ الْأَحْرَاسِ، ثُمَّ جَبَّارٌ، ثُمَّ صَاحِبُ الْعُصَبِ، وَهُوَ آخِرُ الْمُلُوكِ يَمُوتُ مَوْتًا، ثُمَّ يَمْلُكُ صَاحِبُ الْعَلَامَةِ يَمُوتُ مَوْتًا، فَأَمَّا الْفِتَنُ فَإِنَّهَا تَكُونُ إِذَا قُتِلَ ابْنُ مَاحِقِ الذَّهَبِيَّاتِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يُسَلَّطُ الْبَلَاءُ، وَيُرْفَعُ [ص:199] الرَّخَاءُ، وَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ أَرْبَعَةُ مُلُوكٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ صَاحِبِ الْعَلَامَةِ، مَلِكَانِ لَا يُقْرَأُ لَهُمَا كِتَابٌ، وَمَلِكٌ يَمُوتُ عَلَى فِرَاشِهِ يَكُونُ مُكْثُهُ قَلِيلًا، وَمَلِكٌ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الْجَوْفِ، عَلَى يَدَيْهِ يَكُونُ الْبَلَاءُ، وَعَلَى يَدَيْهِ تُكْسَرُ الْأَكَالِيلُ، يُقِيمُ عَلَى حِمْصَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ صَبَاحٍ، يَأْتِيهِ الْفَزَعُ مِنْ قِبَلِ أَرْضِهِ فَيَرْتَحِلُ مِنْهَا، فَيَقَعُ الْبَلَاءُ بِالْجَوْفِ، وَيَقَعُ الْبَلَاءُ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ يَنْقَطِعُ أَمْرُهُمْ، وَيَجِيءُ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ غَيْرِهِمْ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِمْ»

ثقات نے خبر دی کہ یَشُوعَ اور کعب جمع ہوئے اور یَشُوعَ، بعثت نبوی سے قبل سے کتابوں کا مطالعہ کرنے والے ایک عالم تھے – پس یَشُوعَ نے کعب سے سوال کیا کیا آپ کو خبر ہے کہ ان نبی کے بعد کون بادشاہ ہوں گے ؟ کعب نے کہا میں نے توریت میں پایا ہے کہ ۱۲ بادشاہ ہوں گے ان کے اول صدیق ہیں پھر الفاروق ہیں پھر امین ہیں پھر بادشاہوں کے سردار ، پھر سپاہیوں والے ، پھر جبار ، پھر اعصاب والے جو آخری شاہ ہوں گے اپنی موت مریں گے ، پھر علامت والے جو اپنی موت مریں گے – جہاں تک فتنہ ہے تو وہ تب ہو گا جب سونار کا بیٹا قتل ہو گا اس پر مصیبت و آزمائش کا تسلط ہو گا اور خوشحالی اٹھا لی جائے گی . اس وقت چار بادشاہ ہوں گے جو صاحب علامت کے اہل بیت میں سے ہوں گے، دو بادشاہ ہوں گے جن پر کتاب نہیں پڑھی جائے گی اور بادشاہ ہو گا جو بستر پر مرے گا اور آسودگی کم ہو گی ، اور بادشاہ ہو گا جو بھوک کی وجہ سے نکلے گا، اسی کے ہاتھ پر آزمائش ہو گی اور یہ حمص میں ۱۲۰ صبحیں کریں گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ رُشَيْدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْقَصِيرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَكُونُ بَعْدَ فِتْنَةِ الشَّامِيَّةِ الشَّرْقِيَّةِ هَلَاكُ الْمُلُوكِ وَذُلُّ الْعَرَبِ، حَتَّى يَخْرُجَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہا شامی شرقی فتنہ کے بعد بادشاہ ہلاک ہوں گے اور عربوں کی ذلت ہو گی یہاں تک کہ اہل مغرب نکلیں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا خُسِفَ بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا حَرَسْتَا، وَخُلِعَ خَلِيفَتَانِ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ، وَاخْتَلَفَ آلُ الْعَبَّاسِ بَيْنَهُمْ حَتَّى يُرْفَعَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ لِوَاءً، وَثِنْتَا عَشْرَةَ رَايَةً، فَعِنْدَهَا يَغْلِبُ عَلَيْهِمُ الْفِتَنُ فِي دَارِ مُلْكِهِمْ، وَبِهَا يَجْتَمِعُونَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ الْآخِرَةُ، وَيُعْبَرُ جَيْحُونُ، وَبِهَا يَجْتَمِعُونَ، وَعِنْدَ ذَلِكَ سُقُوطُ مُلْكِهِمْ، وَخُرُوجُ الْبَرْبَرِ عَلَى الشَّامِ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ جب وہ قریہ دھنس جائے گا جس کو حَرَسْتَا کہتے ہیں تو بنو عباس میں سے دو خلیفہ نکلیں گے اور ال عباس کا اختلاف ہو جائے گا حتی کہ ان میں ۱۲ جھنڈے بلند ہوں گے اور پھر ان کے ملک پر مصیبت چھا جائے گی اور یہ اس میں جمع ہوئے ہوں گے پھر ایک اور آزمائش ہو گی جب یہ جَيْحُونُ کو پار کریں گے اور

وہاں جمع ہوں گے اور ان کا ملک سقوط کا شکار ہو گا اور شام پر بربر قوم حملہ آور ہو گی

اپنی وفات کے وقت بھی کعب احبار کی خواہش تھی وہ حرستا (الغوطة کے علاقہ میں حرستا واقع ہے) میں وفات پائیں -اس کا ذکر الكنى از الدولابی میں ہے

ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ جَنْدَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ يُونُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ حُدَيْرٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَضَرْتُ بَعْثَ الصَّائِفَةِ فِي آخِرِ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَقَدْ كَانَ كَعْبٌ أَوْقَعَ اسْمَهُ فِي الْبَعْثِ " فَأَمَرَ بِإِخْرَاجِهِ وَهُوَ مَرِيضٌ , فَقِيلَ: لَهُ إِنَّكَ مَرِيضٌ , فَقَالَ: أَخْرِجُونِي فِي الْبَعْثِ فَوَاللَّهِ , لَأَنْ أَمُوتَ بِحَرَسْتَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ بِدِمَشْقَ وَلَأَنْ أَمُوتَ بِدَوْمَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ بِحَرَسْتَا بِكَذَا قَدِمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ " [ص:906]، قَالَ أَبُو فَرْوَةَ: «فَأَخْرَجْنَاهُ، فَمَاتَ حِينَ انْتَهَى إِلَى حِمْصَ

کعب نے مرتے وقت کہا کہ مجھ کو حرستا میں مرنا دمشق میں مرنے سے زیادہ پسند ہے اور دومہ میں مرنا ، حرستا سے زیادہ پسند ہے لیکن وفات حمص میں ہوئی

سلفی تنظیموں کی نصیری حکومت سے بغاوت کے دوران حرستا مکمل تباہ ہو گیا ہے کیونکہ یہ سمجھ رہی تھیں کہ الغوطہ سے متعلق روایات حدیث نبوی ہیں

عربوں سے متعلق

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «رَأْسُ الْأَرْضِ الشَّامُ، وَجَنَاحَاهَا مِصْرُ وَالْعِرَاقُ، وَالذَّنَابَا الْحِجَازُ، وَعَلَى الذَّنَابَا يُسْلَخُ الْبَازُ»

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْد نے کعب سے روایت کیا کہا زمین کا سر شام ہے اور اس کے پر مصر و عراق ہیں ، حجاز کمر پٹہ ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تُخَرَّبُ الْأَرْضُ قَبْلَ الشَّامِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا»

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے کعب سے روایت کیا کہا (تمام) زمین ، شام سے ۴۰ سال قبل برباد ہو جائے گی

عجمیوں سے متعلق نصیحت

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «وَدِدْتُ أَنَّ كُلَّ دُرٍّ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ صَارَ قِطْرَانًا» ، ثُمَّ [ص:241] قَالَ: «إِنَّ النَّاسَ لَا يَنْتَهُونَ حَتَّى يَتَّخِذُوا الْغَنَمَ وَيَحْتَلِبُوهَا وَيَتَبَارَوْا فِيهَا، حَتَّى إِذَا كَثُرَتْ خَرَجُوا مِنَ الْمُدُنِ وَالْجَمَاعَاتِ وَالْمَسَاجِدِ، فَبَدَوْا بِهَا، فَلَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ نَبِيًّا، وَلَا جَعَلَ خِلَافَةً، وَلَا مُلْكًا إِلَّا فِي أَهْلِ الْقُرَى وَالْحَضَارَةِ، وَكَانُوا لَا يَطْمَعُونَ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي أَهْلِ عَمُودٍ وَلَا بَدْوٍ، فَإِذَا رَأَى اللَّهُ رَغْبَتَهُمْ عَنِ الْجَمَاعَاتِ وَالْمَسَاجِدِ ابْتَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ أَقْوَامًا يُنَاطِقُونَهُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ، وَيَضْرِبُونَهُمْ بِالْمَشْرَفِيَّةِ حَتَّى يَعُودُوا إِلَى الْجَمَاعَةِ وَالْمَسَاجِدِ، فَلَا تَسْتَكْثِرُوا مِنْ سَبْيِ الْعَجَمِ، وَلَوْ سُلِّطْتُ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْ سَبْيِهِمْ لَقَتَلْتُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ تِسْعَةً، وَأَنْظُرُ إِلَى الْعُشْرِ الْبَاقِي فَأَنْفِيهِمْ إِلَى وَادِي الشَّجَرِ، أَوْ وَادِي الْعَرَجِ، أَوْ وَادِي الْعَرْعَرِ، فَوَاللَّهِ إِنْ بَقُوا لَكُمْ لَيَمُرَنَّ عَلَيْكُمُ الْعَيْشُ»

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْد نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا میرا میلان اس بات پر ہے کہ ہو سکتا ہے کہ زمین کے اوپر سب موتی (آرائش) ، تارکول میں بدل جائیں – پھر کہا لوگ نہیں رکتے تھے حتی کہ وہ بکریاں جمع کر لیتے تھے ، ان کا دودھ دھوتے تھے ، اور ان کا خیال کرتے تھے ، پھر لوگ شہروں میں منقتل ہوئے ، جماعتیں بنا لیں اور عبادتگاہیں ، پھر اللہ نے کوئی نبی نہ بھیجا ، نہ کوئی خلافت بنائی ، نہ بادشاہ کیا سوائے اس کے کہ وہ نبی شہر والا اور تہذیب و تمدن والا تھا - اور نبی کی قوم اس پر راضی نہ ہوئے چاہے ستونوں والے ہوں یا بدو ہوں ، پھر جب اللہ نے انسانیت کو دیکھا کہ اس کی رغبت جماعت و مسجد میں ہے تو اللہ نے ان میں سے جنہوں نے وعدہ پورا کیا تھا ان میں سے اقوام کو اٹھایا جو عربی بولتے تھے اور ان کو عزت دی حتی کہ وہ واپس جماعت و مسجد کی طرف آئے ، لیکن عجمیوں کو کم مت سمجھو اگر وہ تسلط حاصل کر لیں تو ہر دس میں سے نو کو قتل کر دیں گے اور جو باقی بچیں گے ان کو وادی الشجر یا وادی العرج یا وادی العرعر میں دھکیل دیں گے ، لہذا اللہ کے واسطے اگر عجمی تم میں آ بسیں تو ان کو زندہ رہنے دینا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ: وَأَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ خَرَجْتَ فَتبَوَّهْتَ مَعَ قَوْمِكَ؟ فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَتْرُكَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةَ صَلَاةٍ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ سَعِيدٌ: سَمِعْتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ يَقُولُ: " لَيْتَ هَذَا اللَّبَنَ عَادَ قَطِرَانًا، قِيلَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا اتَّبَعَتْ أَذْنَابَ الْإِبِلِ فِي الشِّعَابِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ "

سعید بن مسیب نے کہا میں کہتا ہوں اگر تم خروج کرو گے تو اپنی قوم کو مزید مضطرب کرو گے – کہا : اللہ کی پناہ کہ پانچ نماز کی وجہ سے میں ١٢٥ نمازیں چھوڑ دوں - پھر سعید نے کہا میں نے کعب سے سنا تھا کہ یہ دودھ ، تار کول میں نہیں بدلے گا

موالی کا راج آئے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ شُعْبَةَ الشَّعْبَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبْرَهَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتَ الْعَرَبَ تَهَاوَنَتْ بِأَمْرِ قُرَيْشٍ، ثُمَّ رَأَيْتَ الْمَوَالِيَ تَهَاوَنَتْ بِأَمْرِ الْعَرَبِ، ثُمَّ رَأَيْتَ مُسْلِمَةَ الْأَرَضِينَ تَهَاوَنَتْ بِأَمْرِ الْمَوَالِي، فَقَدْ غَشِيَتْكَ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ» قَالَ كُرَيْبٌ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا بِالْأَحْمَرَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ إِذَا مُنِعَتِ الْأَقْلَامُ وَالْوَسَائِدُ

كُرَيْبِ بْنِ أَبْرَهَةَ نے کعب سے روایت کیا کہا جب تم دیکھو کہ عرب کا درجہ کم کر دیا گیا ہے تو قریش حکومت کریں گے ، پھر تم دیکھو گے کہ موالی (آزاد کردہ غلام) یہ درجہ میں کم ہوں گے اور عرب حاکم ہوں گے، پھر تم دو زمینوں کے مسلمانوں کو کم درجہ میں دیکھو گے تو موالی راج کریں گے ، پس قیامت کی نشانیوں کو کھو دو گے – كُرَيْبٌ نے کہا میں نے کہا اے ابو اسحاق ہم سے حُذَيْفَةَ نے بیان کی تھی دو سرخ والی روایت- کعب نے کہا یہ اس وقت ہو گی جب قلم اور گدوں سے منع کر دیا جائے گا

منگول عراق میں

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْحَكَمُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «كَأَنِّي أَسْمَعُ خَفْقَ جِعَابِ التُّرْكِ بَيْنَ الْأَغِلَةِ وَبَارِقَ»

شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْد نے کعب سے روایت کیا کہ کہا گویا کہ میں ترک (منگول) قوم کے ترکش کے تیروں کی سرک کو سن رہا ہوں بارق اور الْأَغِلَةِ (الجزیرہ کے شہروں) کے درمیان

الْأَغِلَةَ وَبَارِقَ یہ الجزیرہ کے شہر ہیں جو آجکل عراق میں ہیں

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ: فَأَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ تَمِيمٍ التَّنُوخِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْيَزَنِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَرِدُ التُّرْكُ الْجَزِيرَةَ حَتَّى يَسْقُوا خُيُولَهُمْ مِنَ الْفُرَاتِ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الطَّاعُونَ فَيَقْتُلُهُمْ، فَلَا يَفْلِتُ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ»

يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ نے کعب سے روایت کیا کہ ترک ، الْجَزِيرَةَ (کردستان جو آج کل عراق میں ہے) میں واپس پلٹ آئیں گے یہاں تک کہ ان کے گھوڑے فرات پر پانی پئیں گے پھر اللہ ان پر طاعون کو نازل کرے گا اس سے یہ قتل ہوں گے اور ان میں سوائے ایک کے کوئی نہ بچے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ ابْنُ عَيَّاشٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: " يَنْزِلُونَ آمِدَ، وَيَشْرَبُونَ مِنَ الدِّجْلَةِ وَالْفُرَاتِ، يَسْعَوْنَ فِي الْجَزِيرَةِ، وَأَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ شَيْئًا، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الثَّلْجَ فِيهِ صِرٌّ وَرِيحٌ وَجَلِيدٌ، فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَهُمْ وَكَفَاكُمُ الْعَدُوَّ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ، قَدْ هَلَكُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ "

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا وہ آمِدَ عراق میں اتریں گے ، دجلہ و فرات کا پانی پئیں گے ، الْجَزِيرَةَ (کردستان جو آج کل عراق میں ہے) کی طرف جائیں گے اور الْجَزِيرَةَ کے اہل اسلام ان کا مقابلہ نہ کر پائیں گے پھر اللہ تعالی اولے برسائے گا جس میں تند و تیز ہوا ہو گی جو ان کے دشمن کو ختم کر دے گی کوئی نہ بچے گا

عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق

شیعہ کتاب الأمالي للمفيد میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ابو ذر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور بحث ہونے لگی- کعب احبار وہاں موجود تھے وہ برہم ہوئے کہ یہ کیا بد تمیزی چل رہی ہے - ابو ذر نے کعب کو یہودن کی اولاد ہونے کا طعنہ دیا

فقام إليه كعب الأحبار فقال له أ لا تتقي الله يا شيخ تجيب أمير المؤمنين بهذا الكلام فرفع أبو ذر عصى كانت في يده فضرب بها رأس كعب ثم قال له يا ابن اليهوديين ما كلامك مع المسلمين فو الله ما خرجت اليهودية من قلبك بعد فقال عثمان و الله لا جمعتني و إياك دار قد خرفت و ذهب عقلك

راقم کہتا ہے یہ روایت گھڑی ہوئی ہے - کعب احبار دور عمر میں ہی مدینہ سے شام منتقل ہو گئے تھے وہاں سے واپس مدینہ انا معلوم نہیں ہے- اس واقعہ کی سند ہے

قال أخبرني أبو الحسن علي بن بلال المهلبي قال أخبرني علي بن عبد الله الأصفهاني قال حدثني إبراهيم بن محمد الثقفي قال حدثني محمد بن علي قال حدثنا الحسين بن سفيان عن أبيه عن أبي جهضم الأزدي عن أبيه

سند میں أبي جهضم الأزدي مجہول ہے جس کا ترجمہ کتب رجال شیعہ میں نہیں ملا

عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق

تاریخ طبری میں ہے

حدّثني سلم بن جُنادة، قال: حدّثنا سُليمان بن عبد العزيز بن أبي ثابت بن عبد العزيز بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف، قال: حدّثنا أبي عن عبد الله بن جعفر، عن أبيه، عن المِسْور بن مخْرمة.- وكانت أمّه عاتكة بنت عوف - قال: خرج عمر بن الخطاب يومًا يطوف في السوق .... فلما كان من الغد جاءه كعب الأحبار فقال له: يا أمير المؤمنين! اعهد، فإنك ميّت في ثلاثة أيام؛ قال: وما يُدريك؟ قال: أجده في كتاب الله عزّ وجلّ التوراة، قال عمر: آللهَ إنك لتجد عمر بن الخطاب في التوراة؟ ! قال: اللهمّ لا؛ ولكني أجد صفتَك، وحِلْيتك، وأنه قد فني أجلُك - قال: وعمر لا يُحسُّ وجعًا ولا ألمًا - فلما كان من الغد جاءه كعب، فقال: يا أميرَ المؤمنين! ذهب يوم وبقي يومان؛ قال: ثمّ جاءه من غدِ الغد؛ فقال: ذهب يومان وبقيَ يوم وليلة؛ وهي لك إلى صبيحتها. قال: فلما كان الصبح خرج عمر إلى الصلاة، وكان يوكّل بالصّفوف رجالًا، فإذا استوت؛ جاء هو فكبّر. قال: ودخل أبو لؤلؤة في الناس، في يده خنجر له رأسان نصابه في وسطه، فضرب عمر ستّ ضربات،

المِسْور بن مخْرمة سے مروی ہے کہ عمر ایک روز بازار میں نکلے ... دوپہر میں کعب احبار آئے اور کہا امیر المومنین حفاظت پر مقرر کر لیں کہ آپ تین دن میں وفات پا جائیں گے – عمر نے کہا تجھ کو کہاں ملا ؟ کعب بولے اس کو کتاب اللہ تورات میں پایا ہے – عمر نے کہا تو نے توریت میں عمر بن خطاب کا ذکر پایا ؟ کعب نے کہا اوہ اللہ ، نہیں - آپ کی صفت پائی ہے حلیہ ملا ہے - ... پھر کعب آیا اور کہا آپ کی وفات میں دو دن رہ گئے ہیں ...

راقم کہتا ہے اس کی سند میں مجهول ہے

عبد العزيز بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف. روى عنه ابنه محمد بن عبد العزيز. قال ابن القطان: مجهول الحال.

صحيح وضعيف تاريخ الطبري کے محقق محمد بن طاهر البرزنجي کا کہنا ہے

في إسناده عبد العزيز وهو متروك، وفي متنه نكارة شديدة

اس کی سند میں عبد العزيز متروک ہے اور متن میں شدید نکارت ہے

المعجم الصغير لرواة الإمام ابن جرير الطبري از أكرم بن محمد زيادة الفالوجي الأثري کے مطابق اس سند میں دوسرا راوی بھی مجہول ہے

سليمان بن عبد العزيز بن أبي ثابت، واسمه عمران بن عبد العزيز بن عمر بن عبد الرحمن بن عوف، القرشي، الزهري، المدني، من التاسعة، لم أعرفه، ولم أجد له ترجمة.

- لہذا یہ سند ثابت نہیں ہے

بعض لوگوں نے کعب احبار کو قتل عمر میں ملوث قرار دے دیا ہے جو تاریخا نا قابل قبول ہے - اس کا ذکر کتاب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شخصیت اور کارنامے میں ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی نے کیا ہے

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں کعب احبار کو بھی متہم کیا گیا ہے، چنانچہ طبری نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے، جس میں عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں ان کی شرکت کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اس روایت میں ہے کہ: ''پھر عمر رضی اللہ عنہ لوٹ کر اپنے گھر آئے، دوسرے دن صبح ہوئی تو ان کے پاس کعب احبار آئے اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ تین دنوں میں آپ مر جائیں گے۔ آپ نے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اللہ کی کتاب تورات میں اسے پڑھا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یقیناً تم تورات میں عمر بن خطاب کا ذکر پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ کے اوصاف اور جسمانی حلیہ کو میں نے پڑھا ہے اور اس حساب سے اب آپ کی عمر ختم ہو رہی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہ کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی غم۔ دوسرے دن پھر صبح کے وقت کعب احبار آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! ایک دن تو ختم ہو چکا، اب صرف ایک دن اور ایک رات باقی ہے اور یہ رات بھی صرف صبح تک آپ کا ساتھ دے گی۔ راوی کا کہنا ہے کہ: تیسرے دن جب صبح ہوئی تو آپ نماز فجر کے لیے نکلے، آپ کی عادت تھی کہ نماز شروع ہونے سے پہلے کچھ لوگوں کو صفیں درست کرنے کے لیے مکلف کر رکھا تھا اور جب صف برابر ہو جاتی تو آپ آتے اور اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے۔ چنانچہ آج بھی ایسا ہی کیا، (نماز شروع ہوئی تو) ابولؤلؤ مجوسی لوگوں میں گھس گیا، اس کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا اس کے دو سرے تھے، پکڑنے کی جگہ درمیان میں بنائی گئی تھی۔ اسی خنجر سے اس نے عمر رضی اللہ عنہ پر چھ وار کیے۔ ایک ضرب تو زیر ناف لگی اور وہ اتنی کاری تھی کہ وہی جان لیوا ثابت ہوئی۔[٦]

اس روایت کو سامنے رکھتے ہوئے بعض جدید مفکرین نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قتل کی سازش میں کعب احبار برابر کے شریک تھے، مثلاً ڈاکٹر جمیل عبداللہ مصری نے اپنی کتاب ''اثر اهل الكتاب فى الفتن والحروب الأهلية فى القرن الأول الهجري'' میں، اسی طرح عبدالوہاب نجار نے ''الخلفاء الراشدون'' میں اور غازی محمد فریج نے اپنی کتاب ''النشاط السري اليهودي فى الفكر والممارسة'' میں یہی بات لکھی ہے۔[٦] لیکن ڈاکٹر احمد بن عبداللہ بن ابراہیم الزغیبی نے کعب احبار کی

بہر حال لوگوں نے عمر کے حوالے سے کتاب زکریا باب کی آیات پیش کی ہے

Zech. 9:9 Rejoice greatly, O daughter of Zion!
Shout aloud, O daughter of Jerusalem!
Behold, your king is coming to you;

righteous and having salvation is he,
humble and mounted on a donkey,
on a colt, the foal of a donkey.

نیا بادشاہ آنے والا ہے

9 اے صیون بیٹی، شادیانہ بجا! اے یروشلم بیٹی، شادمانی کے نعرے لگا! دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آ رہا ہے۔ وہ راست باز اور فتح مند ہے، وہ حلیم ہے اور گدھے پر، ہاں گدھی کے بچے پر سوار ہے۔

عربی میں ہے

اِبْتَهِجِي جِدًّا يَا ابْنَةَ صِهْيَوْنَ، اهْتِفِي يَا بِنْتَ أُورُشَلِيمَ. هُوَذَا مَلِكُكِ يَأْتِي إِلَيْكِ. هُوَ عَادِلٌ وَمَنْصُورٌ وَدِيعٌ، وَرَاكِبٌ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَى جَحْشٍ ابْنِ أَتَانٍ.

الفاظ ہیں

عَادِلٌ ------------------------------------ ع

مَنْصُورٌ ------------------------------------ م

رَدِيعٌ ------------------------------------ ر

اس سے عمر لفظ نکلتا ہے - فتح یروشلم کے بعد عمر ، بادشاہ کی طرح اس میں داخل ہوئے تھے

اسی کتاب زکریا میں آگے اس بادشاہ کے قتل کا بھی ذکر ہے – عین ممکن ہے کہ قتل عمر کا استخراج اسی کتاب سے اخذ کیا گیا ہو – و اللہ اعلم

علی رضی اللہ عنہ سے متعلق

طبقات ابن سعد میں ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ كَعْبَ الأَحْبَارِ قَامَ زَمَنَ عُمَرَ فَقَالَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: مَا كَانَ آخِرُ ما تكلم به رسول الله. ص؟ فَقَالَ عُمَرُ: سَلْ عَلِيًا. قَالَ: أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هُوَ هُنَا. فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَسْنَدْتُهُ إِلَى صَدْرِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَقَالَ: الصَّلاةَ الصَّلاةَ! فَقَالَ كَعْبٌ: كَذَلِكَ آخِرُ عَهْدِ الأَنْبِيَاءِ وَبِهِ أُمِرُوا وَعَلَيْهِ يُبْعَثُونَ.

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعب احبار دور عمر میں کھڑے ہوئے جب ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور کعب نے پوچھا کون تھا جس نے سب سے آخر میں رسول اللہ سے بات کی ؟ عمر نے کہا علی سے پوچھو - کعب احبار نے کہا کہاں ہیں وہ ؟ عمر نے کہا ادھر - پس کعب نے علی سے سوال کیا تو علی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے اس طرح لگایا کہ ان کا سر میرے کندھے پر تھا اور وہ کہہ رہے تھے نماز ، نماز - کعب نے کہا یہ انبیاء کا آخری عہد ہوتا ہے اور وہ اسی کا حکم کرتے ہیں اور اسی مقصد کے تحت بھیجے گئے تھے

میزان الذھبی میں ہے سند میں حرام بن عثمان متروک ہے

قال مالك ويحيى: ليس بثقة

وقال أحمد: ترك الناس حديثه

وقال الشافعي وغيره: الرواية عن حرام حرام

وقال ابن حبان: كان غاليا في التشيع يقلب الأسانيد، ويرفع المراسيل

وقال إبراهيم بن يزيد الحافظ: سألت يحيى بن معين عن حرام

فقال: الحديث عن حرام حرام

وكذا قال الجوزجاني

اس روایت کو شیعوں نے اپنی کتب میں دلیل میں پیش کیا ہے کہ آخری کلام علی نے کیا یا علی کے گھر میں وفات ہوئی –

معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق

السنة لأبو بكر الخلال تحقيق عطية الزهرانی حدیث348 میں ہے

فقال كعب : لا ولكنه صاحب البغلة الشهباء يعنى معاوية، فقيل لمعاوية إن كعباً يسخر بک يزعم أنک تلی هذا الأمر،فأتاه فقال له : يا أبا إسحاق وكيف وها هنا على والزبير وأصحاب رسول الله ؟ قال : أنت صاحبها

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

وَكِيعٌ , عَنِ الْأَعْمَشِ , عَنْ أَبِي صَالِحٍ , قَالَ: كَانَ الْحَادِي يَحْدُو بِعُثْمَانَ وَهُوَ يَقُولُ: « [البحر الرجز] إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ ... وَفِي الزُّبَيْرِ خَلَفٌ رَضِيُّ»

قَالَ: فَقَالَ كَعْبٌ: وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ , فَقِيلَ لِمُعَاوِيَةَ: إِنَّ كَعْبًا يَسْخَرُ بِكَ , وَيَزْعُمُ أَنَّكَ تَلِي هَذَا الْأَمْرَ , قَالَ: فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ , وَكَيْفَ وَهَا هُنَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَأَصْحَابُ مُحَمَّدٍ , قَالَ: «أَنْتَ صَاحِبُهَا»

ابو صالح نے کہا ایک حدی کہنے والا عثمان کے لئے کہتا

امیر ان کے بعد میں علی ہے

اور زبیر کے لئے خلافت راضی ہے

کہا : کعب نے کہا نہیں بلکہ اس صاحب کے لئے ہے جو موٹی کھال والے گدھے والا ہے یعنی معاویہ- پس معاویہ سے کہا گیا یہ کعب اپ کا مذاق اڑاتا ہے دعوی کرتا ہے کہ اپ کو امر خلافت ملے گا پس وہ اس کے پاس گئے اور کہا

اے ابو اسحاق کیسے ابھی تو علی ہے زبیر ہے اور اصحاب رسول اور بھی ہیں

کعب بولا آپ بھی انہی میں سے تو ہیں

سند منقطع ہے - أَبِي صَالِحٍ کی ملاقات معاویہ سے نہیں ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ یہ کون ابو صالح ہے – کعب الاحبار کا ذکر ہے جس کا دور عثمان میں انتقال ہوا جبکہ متن میں کعب کا ذکر ہے کہ وہ معاویہ کا مذاق اڑاتا- کعب عالم الغیب نہ تھا لہذا یہ سب اس کے نام پر بے پر کی اڑا دی گئی ہے

امام احمد کی العلل میں ہے

قال عبد الله: وجدت في كتاب أبي: حدثنا يزيد بن عبد ربه، قال: حدثنا عثمان بن سعيد، يعني ابن كثير بن دينار، قال: حدثنا حريز، عن سليم بن عامر، قال: قال معاوية: إن كان عند كعب لعلم مثل الثمار

دوسرے نسخوں میں الثمار کی بجائے الثمام ہے

معاویہ نے کہا کعب کا علم پھلوں / جھاڑیوں جیسا ہے

سلیم بن عامر کا سماع معاویہ رضی اللہ عنہ سے معلوم نہیں ہو سکا ہے یا نہیں

تاریخ أبو زرعة الدمشقي میں ہے

قال أبو زرعة الدمشقي: حدثنا الحكم بن نافع. قال: أخبرنا شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري. قال: أخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف، أنه سمع معاوية بن أبي سفيان يحدث رهطًا من قريش، وهو بالمدينة، فذكر كعب الأحبار. فقال: إن كان لمن أصدق هؤلاء المحدثين، الذين يحدثون "عن الكتاب، وإن كنا مع ذلك لنبلو عليه الكذب. "تاريخه

حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے معاویہ سے سنا انہوں نے قریش کے ایک گروہ سے روایت کیا جب وہ مدینہ میں تھے پس کعب احبار کا ذکر کیا اور کہا وہ محدثین میں سب سے سچے تھے جو اہل کتاب سے روایت کرتے تھے اور اگر ہمارے پاس یہ علم ہوتا تو اہل کتاب اس کو کذب کہہ دیتے

اس کی سند میں بھی اشکال ہے کہ شعيب بن أبي حمزة کا امام زہری سے سننے پر بعض محدثین کا کہنا ہے

حَدِيْثُه يُشبِهُ حَدِيْثَ الإِملاَءِ   اس کی حدیث املا جیسی ہے گویا کہ کسی نے لکھوا دی ہے

اہل شام کی فضیلت

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنُ رُوَيْمٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «حِمْصُ مِنَ الْجُنْدِ الَّذِي يَشْفَعُ شَهِيدُهُمْ لِسَبْعِينَ، وَأَهْلُ دِمَشْقَ الَّذِينَ يُعْرَفُونَ بِالثِّيَابِ الْخُضْرِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ الْأُرْدُنِّ مِنَ الْجُنْدِ الَّذِينَ هُمْ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَهْلُ فِلَسْطِينَ مِمَّنْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ»

عُرْوَةَ بْنُ رُوَيْمٍ نے کعب سے روایت کیا کہا حمص ایک لشکر ہے جس کے شہید ستر کی شفاعت کریں گے اور دمشق والے جنت میں سبز لباس سے جانے جائیں گے ، اردن والے وہ لشکر ہیں جو روز محشر سایہ عرش میں ہوں گے ، فلسطین والے وہ ہیں جن کی طرف اللہ ہر روز دو بار دیکھتا ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «شَهِيدُ أَهْلِ حِمْصَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا، وَأَهْلُ دِمَشْقَ يَكْسُوهُمُ اللَّهُ ثِيَابًا خُضْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَهْلُ الْأُرْدُنِّ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ، وَأَهْلُ فِلَسْطِينَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»

صَفْوَانَ نے کعب سے روایت کیا کہا اہل حمص کا شہید ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ، روز محشر اہل دمشق کو اللہ تعالی سبز لباس پہنائے گا ، اہل اردن کو سایہ عرش عطا ہو گا ، اہل فلسطین کو اللہ دن میں تین بار دیکھتا ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَطَرٍ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «أَظَلَّتْكُمْ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنْ بُيُوتِ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ» ، قِيلَ: فَمَا يَخْلُصُ مِنْهَا أَحَدٌ؟ قَالَ: «يَخْلُصُ مِنْهَا مَنِ اسْتَظَلَّ بِظِلِّ لُبْنَانَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَحْرِ، فَهُوَ أَسْلَمُ النَّاسِ مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ» ، قَالَ: «فَإِذَا كَانَ مِائَةٌ وَاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً احْتَرَقَتْ دَارِي هَذِهِ فَاحْتَرَقَتْ دَارُهُ حِينَئِذٍ»

مطرِ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ نے کعب سے روایت کیا کہا تم پر فتنہ سایہ فگن ہو گا جیسے تاریک رات ہو، مشرق و مغرب میں مسلمانوں کے گھروں میں کوئی بھی گھر ہو، کوئی

بھی اس فتنہ سے نہ بچے گا – کہا گیا کہ کیا کوئی اس میں خاص بھی کیا جائے گا ؟ کعب نے جواب دیا کہ اس میں خاص وہ کیے جائیں گے جو لبنان سے سمندر کے درمیان ہیں جو انسانوں میں اس فتنہ سے سب سے زیادہ بچے ہوئے ہیں - کہا جب ۱۲۲ سال ہو گا یہ گھر اور اس کا دروازہ جلا دیا جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «أَحَبُّ الْقُدُسِ إِلَى اللَّهِ جَبَلُ نَابُلِسَ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَاسَحُونَهُ بِالْحِبَالِ بَيْنَهُمْ»

حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ نے کعب سے روایت کیا کہا القدس کے پہاڑ کے بعد اللہ کو سب سے زیادہ پسند جبل نابلس ہے ، لوگوں پر ایک دور ایسا آئے گا کہ رسیوں سے اپنے آپ کو باندھ لیں گے

یہ حوالہ دلچسپ ہے - یہود کے بدعتی فرقے سامرہ کے مطابق جبل طور ، نابلس ، اسرائیل میں جَبَل جَرِزِيم

Gerizim

ہے اور یہ اصل قبلہ ہے- اغلبا اسی پر جا کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے [8]

8

مسند احمد کی روایت ہے -
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَقِيَ أَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ، أَبَا هُرَيْرَةَ، وَهُوَ جَاءٍ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ قَالَ: أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْحَلَ إِلَيْهِ مَا رَحَلْتَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ کہتے ہیں میں ابو بصرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور وہ طور سے آ رہے تھے پس کہا کہاں سے آئے؟ ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا طور سے وہاں نماز پڑھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں آپ سے پہلے ملتا تو آپ یہ سفر نہ کرتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے لئے ایک مسجد الحرام دوسرے میری یہ مسجد اور مسجد الاقصی

باقی یہودی اس بات کو قبول نہیں کرتے -

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَمْلُكُ حَمْلَ امْرَأَةٍ، اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، وَهُوَ الْأَزْهَرُ بْنُ الْكَلْبِيَّةِ، أَوِ الزُّهْرِيُّ ابْنُ الْكَلْبِيَّةِ، الْمُشَوَّهُ السُّفْيَانِيُّ»

مسند ابو داود طیالسی کی روایت ہے
حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيِّ، أَنَّ أَبَا بَصْرَةَ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَاءٍ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: أَقْبَلْتُ مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْ أَدْرَكْتُكَ لَمْ تَذْهَبْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى
ان دونوں سندوں میں پھر وہی عبد الملك بن عمیر ہے جو عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ سے اس روایت کو بیان کر رہا ہے
مسند احمد میں ایک دوسری روایت میں سب الگ ہے
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَسِيرُ إِلَى مَسْجِدِ الطُّورِ لِيُصَلِّيَ فِيهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْتَحِلَ مَا ارْتَحَلْتَ، قَالَ: فَقَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي
مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ، أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ مسجد الطور سے آ رہے تھے کہ وہاں عبادت کریں میں نے ان سے کہا اگر میں آپ کے سفر سے پہلے آپ سے ملا ہوتا تو آپ یہ نہ کرتے - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ سواری نہ کسی جائے سوائے اس کے تین مسجدوں کے لئے مسجد الحرام ، مسجد الاقصی اور میری مسجد
ابو بصرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کوہ طور کا سفر کرتے تھے- دور نبوی میں طور پہاڑ کے لئے ایک ہی جگہ مشہور تھی جو مصر میں ہے - کوہ طور آجکل مصر میں جزیرہ سینا میں بتایا جاتا ہے جبکہ اس کا اصل مقام ثابت نہیں – موجودہ کوہ طور در اصل نصرانی ہیلینا اور عیسائی مبلغ یسوبؤس کی دریافت تھے جن پر کوئی دلیل نہیں تھی صرف کونسٹنتیں مشرک بادشاہ کی خواہش پر اس کو دریافت کیا گیا تھا – عہد نامہ جدید میں پاول کے خطوط کے مطابق کوہ طور عرب میں ہے نہ کہ مصر میں – الغرض آج یہودی تو سرے سے اس مقام کو کوہ طور کے لئے قبول ہی نہیں کرتے اور عیسائیوں کی بھی ایک بڑی تعداد اس مقام کو کوہ طور تسلیم نہیں کرتی- لہذا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ تک کا سفر کیوں کرتے جبکہ اس کا مقام خود اہل کتاب میں متنازعہ ہے- یہودی و نصرانیوں میں سے بعض اہل کتاب کے نزدیک کوہ طور سعودی عرب میں تبوک کے پاس جبل اللوز ہے ،

تُبَيْع نے کعب سے روایت کیا کہا ایک عورت کا حمل حاکم ہو گا اس کا نام عبد اللہ بن یزید ہے جو الْأَزْهَرُ بْنُ الْكَلْبِيَّةِ یا الزُّهْرِيُّ بْنُ الْكَلْبِيَّةِ ہو گا یہ سفیانی سے الجھے گا

اہل شام میں فتنوں کا ظہور

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " ثَلَاثُ فِتَنٍ تَكُونُ بِالشَّامِ: فِتْنَةُ إِهْرَاقَةِ الدِّمَاءِ، وَفِتْنَةُ قَطْعِ الْأَرْحَامِ وَنَهْبِ الْأَمْوَالِ، ثُمَّ يَلِيهَا فِتْنَةُ الْمَغْرِبِ وَهِيَ الْعَمْيَاءُ "

تُبَيْع نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا تین فتنے شام میں ہوں گے – خون بہانے والا فتنہ، رشتہ داریاں توڑنے والا اور مال لوٹنے والا فتنہ ، پھر اس سے ملا ہو گا مغرب کا فتنہ جو اندھا کرے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ رُشَيْدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْقَصِيرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْغَرْبِيَّةُ هِيَ الْعَمْيَاءُ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ مغربی ہونا ہی اندھا ہونا ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أُمِّ بَدْرٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زُرْعَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ، يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: إِنِّي أَجِدُ أَنَّ هَذَا الْعَامَ تُجَلِّلُ فِيهِ دِمَشْقَ الْمُسُوحُ وَالْبَرَاذِعُ وَاللُّبُودُ، وَتَخْرُجُ قَتْلَاهُمْ عَلَى الْعَجَلِ، وُتُبْقَرُ بُطُونُ نِسَائِهِمْ، فَقَالَ كَعْبٌ: " إِنَّمَا أُولَئِكَ قَوْمٌ يَأْتُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ حِرِدِينَ، مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ مَكْتُوبٌ فِي رَايَاتِهِمْ عَهْدُكُمْ وَبَيْعَتُكُمْ وَفَيْنَا بِهَا ثُمَّ نَكَثُوهَا، فَيَأْتُونَ حَتَّى يَنْزِلُوا بَيْنَ حِمْصَ وَدَيْرِ مِسْحَلٍ، فَتَخْرُجُ إِلَيْهِمْ سَرِيَّةٌ [ص:210] فَيَعْرُكُونَهُمْ عَرْكَ الْأَدِيمِ، ثُمَّ يَسِيرُونَ إِلَى دِمَشْقَ فَيَفْتَحُونَهَا قَسْرًا، شِعَارُهُمْ: أَقْبِلْ أَقْبِلْ، يَعْنِي بُكُش بُكُش، تُرْفَعُ عَنْهُمُ الرَّحْمَةُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ "

نَوْفً الْبِكَالِيَّ نے اپنے اصحاب سے کہا مجھ کو ملا ہے کہ اس سال دمشق میں ... یہ قاتلین گائے سے لے کر عورتوں تک کو قتل کر دیں گے – کعب بولے یہ قوم حِرِدِينَ

(لبنان) سے آئیں گے ان کے ساتھ کالے جھنڈے ہوں گے ان پر لکھا ہو گا تمہارا عہد تمہاری بیعت ، پھر یہ عہد خود ہی توڑ دیں گے پھر نکلیں گے اور حمص اور دَيْرِ مِسْحَلٍ کے درمیان رکیں گے تو ایک قوم ان سے لڑنے نکلے گی

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ نَافِعٍ أَبِي الْيَمَانِ الْحِمْصِيِّ، حَدَّثَنَا جَرَّاحٌ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَيُوشِكَنَّ الْعِرَاقُ يُعْرَكُ عَرْكَ الْأَدِيمِ، وَيَشُقُّ الشَّامُ شَقَّ الشَّعْرِ، وَتُفَتُّ مِصْرُ فَتَّ الْبَعْرَةِ، فَعِنْدَهَا يَنْزِلُ الْأَمْرُ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ عراق والے جنگ سے شک پر ہوں گے کہ شام تار تار ہو جائے گا ، مصر بکھر جائے گا ، اسکے پاس امر آئے گا

چیونٹی کی طرح چھپ جانا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مَوْضِعًا فِي نَفَسٍ وَفَرَاغٍ، كَحِيلَةِ النَّمْلَةِ لِشِتَائِهَا، وَلْيَكُنْ ذَلِكَ فِيمَا يَجْمُلُ وَلَا تَشْتَهِرُ بِهِ، وَالْحِرْزُ مِنْ ذَلِكَ وَغَيْرِهِ الْمَدِينَةُ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْحِجَازِ، وَالسَّوَاحِلُ أَسْلَمُ مِنْ غَيْرِهَا»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ جب ایسا ہو تو اپنے آپ کے لئے کوئی مقام ڈھونڈ لینا جسے چونٹی سردی میں کرتی ہے ، اس مقام کو خوبصورت کر دینا ، اس کو مشہور نہ کرنا ، اور کو مدینہ و حجاز والوں سے بچانا، اور ساحل والے باقیوں سے بچنے والے ہیں

بنو عباس کی حکومت

تارہ کا طلوع ہونا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شَيْخٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «عَلَامَةُ انْقِطَاعِ مُلْكِ وَلَدِ الْعَبَّاسِ حُمْرَةٌ تَظْهَرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ، وَهَذِهِ تَكُونُ فِيمَا بَيْنَ الْعَشْرِ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ، وَوَاهِيَةٌ فِيمَا بَيْنَ الْعِشْرِينَ إِلَى الرَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ، وَنَجْمٌ يَطْلُعُ مِنَ الْمَشْرِقِ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ يَنْعَقِفُ»

يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہ کعب نے کہا آسمان پر سرخی انا یہ ایک علامت ہو گی کہ بنو عبّاس کی حکومت ختم ہونے کا وقت ہے اور یہ دس سے پندرہ رمضان کے درمیان ہو گا پھر ۲۰ سے ۲٤ رمضان کے درمیان اس سرخی میں کمی ہو گی اور تارہ مشرق سے نکلے گا اور اس طرح روشن ہو گا جس طرح چاند ہوتا ہے ، پھر یہ غائب ہو جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ: " وَقَالَ كَعْبٌ: هُوَ نَجْمٌ يَطْلُعُ مِنَ الْمَشْرِقِ، وَيُضِيءُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ كَإِضَاءَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ "

ولید نے کہا کعب نے کہا تارہ مشرق سے نکلے گا اور زمین والوں پر اس طرح چمکے گا جسے چودھویں کا چاند

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «هَلَاكُ بَنِي الْعَبَّاسِ عِنْدَ نَجْمٍ يَظْهَرُ فِي الْجَوْفِ، وَهَدَّةٌ، وَوَاهِيَةٌ، يَكُونُ ذَلِكَ أَجْمَعُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، تَكُونُ الْحُمْرَةُ مَا بَيْنَ الْخَمْسِ إِلَى الْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْهَدَّةُ فِيمَا بَيْنَ النِّصْفِ إِلَى الْعِشْرِينَ، وَالْوَاهِيَةُ مَا بَيْنَ الْعِشْرِينَ إِلَى أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ، وَنَجْمٌ يُرْمَى بِهِ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْقَمَرُ، ثُمَّ يَلْتَوِي كَمَا تَلْتَوِي الْحَيَّةُ،

حَتَّى يَكَادَ رَأْسَاهَا يَلْتَقِيَانِ، وَالرَّجْفَتَانِ فِي لَيْلَةِ الفسحين، وَالنَّجْمُ الَّذِي يُرْمَى بِهِ شِهَابٌ يَنْقَضُّ مِنَ السَّمَاءِ، مَعَهَا صَوْتٌ شَدِيدٌ حَتَّى يَقَعَ فِي الْمَشْرِقِ، وَيُصِيبُ النَّاسَ مِنْهُ بَلَاءٌ شَدِيدٌ»

تُبَيْع نے کعب سے روایت کیا کہ کہا بنو عباس اس وقت ہلاک ہوں گے جب بھوک کے عالم میں تارہ نکلے گا ... یہ رمضان کے ماہ میں ہو گا اور حمرہ بیماری یہ پانچ سے ۲۰ گرنا یہ درمیان سے ۲۰ میں ہو گی اور ... پھر تارہ نکلے رمضان کے درمیان ہو گی اور گا ...

کالے جھنڈے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي تُبَيْعٌ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ حَتَّى تَخْرُجَ لِبَنِي الْعَبَّاسِ رَايَاتٌ سُودٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ»

تُبَيْع نے کعب سے روایت کیا کہا دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ مشرق سے بنو عباس کے کالے جھنڈے نکلیں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " تَظْهَرُ رَايَاتٌ سُودٌ لِبَنِي الْعَبَّاسِ حَتَّى يَنْزِلُوا الشَّامَ، وَيَقْتُلُ اللَّهُ عَلَى أَيْدِيهِمْ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ أَوْ عَدُوًّا لَهُمْ، يُرَابِطُ بِسَاحَتِهِمْ أَدَمُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَيَدْخُلُهَا سَبْعُونَ أَلْفًا شِعَارُهُمْ فِيهَا: أَمِتْ أَمِتْ، ثُمَّ تَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، فَيَمْكُثُ مُلْكُهُمْ تِسْعًا فِي سَبْعٍ، ثُمَّ يَنْتَكِثُ أَمْرُهُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً

ابو الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا کہا بنو عباس کے کالے جھنڈے نکلیں گے حتی کہ شام میں پہنچ جائیں گے اور اللہ ان کے ہاتھ پر ہر جبار عنید اور اپنے دشمن کا قتل کروا دے گا ، یہ ان کے علاقہ میں ۴۵ دن قیام کریں گے ، پھر اس پر ستر ہزار نعرے لگانے والے داخل ہوں گے جن میں ہو گا یہ مار دیا گیا ... پھر جنگ اپنا وزن رکھ دے گی اور ان کی مملکت ... پھر ۷۳ سال بعد ان کی حکومت ہل جائے گی

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «أَسْعَدُ أَهْلِ الشَّامِ بِخُرُوجِ الرَّايَاتِ السُّودِ أَهْلُ حِمْصَ، وَأَشْقَاهُمْ بِهَا أَهْلُ دِمَشْقَ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ کالے جھنڈوں کے خروج کے وقت اہل شام میں سب سے خوش بخت اہل حمص ہوں گے اور سب سے بد بخت اہل دمشق ہوں گے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا اخْتَلَفَ آلُ الْعَبَّاسِ فِيمَا بَيْنَهُمْ فَهُوَ أَوَّلُ انْتِقَاضِ أَمْرِهِمْ»

تُبَيْعٍ نے کعب سے روایت کیا کہ جب ال عباس کا اپس میں اختلاف ہو گا تو پہلی بار ان میں اپس میں پھوٹ پڑے گی

بنو عباس میں اختلاف نمودار ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا خُلِعَ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ رَجُلَانِ وَهُمَا الْفِرْعَانِ وَقَعَ بَيْنَهُمَا الِاخْتِلَافُ الْأَوَّلُ، ثُمَّ يَتْبَعُهُ الِاخْتِلَافُ الْآخِرُ الَّذِي فِيهِ الْفَنَاءُ، وَخُرُوجُ السُّفْيَانِيِّ عِنْدَ اخْتِلَافِهِمُ الثَّانِي»

أَرْطَاةَ نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا ہے کہا جب بنی عباس میں سے دو مرد نکلیں گے وہ دو شاخوں کی طرح ہوں گے ان دونوں میں پہلے اختلاف ہو گا، پھر دوسرا اختلاف ہو گا جس میں یہ فنا ہو جائیں گے اور سفیانی نکلے گا جب ان کے ہاں اختلاف ثانی ہو گا

مشرق میں قحط

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ الْوَلِيدُ: وَبَلَغَنِي عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ: «قَحْطٌ فِي الْمَشْرِقِ، وَوَاهِيَةٌ فِي الْمَغْرِبِ، وَحُمْرَةٌ فِي الْجَوْفِ، وَمَوْتٌ فَاشٍ فِي الْقِبْلَةِ»

ولید نے کہا ان کو ملا ہے کہ کعب نے کہا مشرق میں قحط ہو گا اور مغرب میں رزق کی کمی ہو گی اور پیٹ پر حمرہ کا آنا

حمرہ Erysipelas

مہدی کا ذکر

نظریہ مہدی کا تعلق یہودی مسیحا سے بھی ہے – بعض کا کہنا ہے کہ اس تصور کو کتاب دانیال سے اخذ کیا گیا تھا – الحاوي للفتاوي میں عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ) نے أبو الحسين أحمد بن جعفر بن محمد بن عبيد الله بن صبيح المعروف بابن المنادي المتوفى ٩٤٧ ھ کے قول کا ذکر کیا ہے

قَالَ ابن المنادى: وَفِي كِتَابِ دانيال أَنَّ السُّفْيَانِيِّينَ ثَلَاثَةٌ وَأَنَّ الْمَهْدِيِّينَ ثَلَاثَةٌ، فَيَخْرُجُ السفياني الْأَوَّلُ، فَإِذَا خَرَجَ وَفَشَا ذِكْرُهُ خَرَجَ عَلَيْهِ المهدي الْأَوَّلُ، ثُمَّ يَخْرُجُ السفياني الثَّانِي فَيَخْرُجُ عَلَيْهِ المهدي الثَّانِي، ثُمَّ يَخْرُجُ السفياني الثَّالِثُ فَيَخْرُجُ عَلَيْهِ المهدي الثَّالِثُ، فَيُصْلِحُ اللَّهُ بِهِ كُلَّ مَا أَفْسَدَ قَبْلَهُ، وَيَسْتَنْقِذُ اللَّهُ بِهِ أَهْلَ الْإِيمَانِ، وَيُحْيِي بِهِ السُّنَّةَ، وَيُطْفِئُ بِهِ نِيرَانَ الْبِدْعَةِ، وَيَكُونُ النَّاسُ فِي زَمَانِهِ أَعِزَّاءَ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ، وَيَعِيشُونَ أَطْيَبَ عَيْشٍ، وَيُرْسِلُ اللَّهُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ زَهْرَتَهَا وَنَبَاتَهَا فَلَا تَدَّخِرُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا، فَيَمْكُثُ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يَمُوتُ. ثُمَّ قَالَ: ثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَدَقَةَ، ثَنَا محمد بن إبراهيم أبو أمية الطرسوسي، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عمار بن عبد الله الدهني، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: يَكُونُ المهدي إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً، أَوِ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ يَكُونُ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ صَالِحٌ تِسْعَ سِنِينَ.

ابن المنادی نے کہا کتاب دانیال میں تین سفیانی ہیں – تین مہدی ہیں – پہلا سفیانی جب نکلے گا تواس کی خبر پھیل جائے گی - اس پر مہدی اول اس کے مقابلے پر نکلے گا – پھر دوسرا سفیانی نکلے گا تو اس پر مہدی دوم مقابلے پر نکلے گا- پھر تیسرا سفیانی نکلے گا تو تیسرا مہدی نکلے گا - پھر اللہ تعالی اس سب کی اصلاح کرا دے گا جس میں اس سے قبل فساد رونما ہو چکا ہو - (برکتوں کا ذکر ہے) ... یہ سات سال رہیں گی – پھر مہدی کی وفات ہو گی ... ایک دوسری سند سے ہے کہ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ نے کہا مہدی ٢١ – ٢٢ سال رہے گا پھر اگلا ٩ سال رہے گا

مہدی سے قبل

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: «يَطْلُعُ نَجْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ، لَهُ ذِنَابٌ»

ولید نے کہا مجھ تک پہنچا کہ کعب نے کہا کہ مہدی سے قبل مشرق سے تارہ طلوع ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا رِشْدِينُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ شُفَيٍّ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا مَلَكَ رَجُلٌ الشَّامَ، وَآخَرُ مِصْرَ، فَاقْتَتَلَ الشَّامِيُّ وَالْمِصْرِيُّ، وَسَبَى أَهْلُ الشَّامِ قَبَائِلَ مِنْ مِصْرَ، وَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَشْرِقِ بِرَايَاتٍ سُودٍ صِغَارٍ قَبْلَ صَاحِبِ الشَّامِ، فَهُوَ الَّذِي يُؤَدِّي الطَّاعَةَ إِلَى الْمَهْدِيِّ» قَالَ أَبُو قَبِيلٍ: يَكُونُ بِإِفْرِيقِيَّةَ أَمِيرًا اثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَهُ فِتْنَةٌ، ثُمَّ يَمْلِكُ رَجُلٌ أَسْمَرُ يَمْلَؤُهَا عَدْلًا، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَى الْمَهْدِيِّ فَيُؤَدِّي إِلَيْهِ [ص:313] الطَّاعَةَ وَيُقَاتِلُ عَنْهُ

تُبَيْع نے کعب سے روایت کیا کہا جب ایک شامی بادشاہ ہو گا اور دوسرا ایک مصری مد مقابل ہو گا تو مصری و شامی کی لڑائی ہو جائے گی – مصری قبائل اہل شام کو گالیاں دیں گے – شام کے حاکم پر مشرق سے کالے جھنڈوں کے ساتھ ایک مرد نکلے گا ، یہ وہ ہو گا جو مہدی کی اطاعت کی طرف لے کر جائے گا - أَبُو قَبِيل کہا افریقہ میں امیر ۱۲ سال رہے گا پھر فتنہ ہو گا پھر ایک بھورا یمنی عدن پر حاکم ہو گا پھر مہدی کی طرف جائے گا اور اس کی اطاعت و پیروی کی طرف بلائے گا

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: «يَطْلُعُ نَجْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ، لَهُ ذِنَابٌ»

الولید نے کہا : مجھ تک پہنچا کہ کعب نے کہا مشرق سے ستارہ خروج مہدی سے پہلے طلوع ہو گا اس کی آخری نشانی کے طور پر

مہدی کی علامات

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ سَمِعْتُ كَعْبًا، يَقُولُ: «إِنَّنِي أَجِدُ الْمَهْدِيَّ مَكْتُوبًا فِي أَسْفَارِ الْأَنْبِيَاءِ، مَا فِي عَمَلِهِ ظُلْمٌ وَلَا عَيْبٌ»

أَبِي زِيَادٍ نے کہا میں نے کعب کو کہتے سنا انہوں نے کہا میں نے المہدی کا ذکر پچھلے انبیاء کی کتب میں پایا ہے جن کے کام (تحریر) میں نہ کوئی ظلم ہے نہ کوئی عیب ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ»

يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی یہ عباس کی نسل میں سے ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «عَلَامَةُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ أَلْوِيَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ، عَلَيْهَا رَجُلٌ أَعْرَجُ مِنْ كِنْدَةَ

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی کے خروج کی علامت ایک لشکر ہو گا جس کو مغرب قبول کر رہا ہو گا (یعنی اہل مغرب کی حمایت حاصل ہو گی)، اس میں كِنْدَةَ کا ایک لنگڑا ہو گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ خَاشِعٌ لِلَّهِ كَخُشُوعِ النَّسْرِ يَنْشُرُ جَنَاحَيْهِ»

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی، اللہ تعالی سے ڈرتا ہے جس طرح عقاب اپنے پر پھیلاتا ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ يُبْعَثُ بِقِتَالِ الرُّومِ، يُعْطَى فِقْهَ عَشَرَةٍ، يَسْتَخْرِجُ تَابُوتَ السَّكِينَةِ مِنْ غَارٍ بِأَنْطَاكِيَةَ، فِيهِ التَّوْرَاةُ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْإِنْجِيلُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَحْكُمُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ، وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ»

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا مہدی کو روم سے لڑنے بھیجا جائے گا ، اس کو دس (انسانوں جتنی) عقل دی جائے گی، وہ تابوت سکینہ کو نکال لے گا جس میں التَّوْارَةُ ہے جو اللہ نے موسی علیہ السلام پر نازل کی اور انجیل ہے جو اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی – وہ اہل التَّوْارَةُ پر ان کی التَّوْارَةُ سے حکم جاری کرے گا اور اہل انجیل پر ان کی انجیل سے حکم جاری کرے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَهْدِيَّ لِأَنَّهُ يَهْدِي لِأَمْرٍ خَفِيٍّ، وَيَسْتَخْرِجُ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا أَنْطَاكِيَةُ

مَطَرٍ الْوَرَّاقِ نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا کہ اس کو المہدی اس وجہ سے کہا جائے گا کہ وہ مخفی امر کی طرف ہدایت دے گا ، وہ زمین جس کو أَنْطَاكِيَةُ کہا جاتا ہے وہاں سے التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ نکال لے گا

مصنف عبد الرزاق کی روایت ہے

أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن مطر قال كعب إنما سمي المهدي لأنه لا يهدي لأمر قد خفي قال ويستخرج التوراة والإنجيل من أرض يقال لها أنطاكية

کعب نے کہا اس کو مہدی کہا جائے گا کہ یہ ہدایت دے گا اس امر کی طرف جو مخفی ہے کہ توریت و انجیل کو ایک زمین أنطاكية سے نکالے گا

أنطاكية پر بنو امیہ نے معركة الجسر الحديدي میں سن ١٦ ہجری میں قبضہ کیا لیکن یہ شہر اسلامی خلافت اور رومن امپائر کی سرحد پر تھا لہذا یہاں حالات صحیح نہیں رہتے تھے

کعب احبار کی زندگی میں أنطاكية فتح ہوا تھا لہذا ان کے نزدیک امر منتظر یا المہدی یا مسیح بہت قریب تھا

تابوت السکینہ سن ٥٨٧ ق م سے لا پتا ہے جب بابلی فوجوں نے مسجد الاقصی کو تباہ کیا تھا- ابھی تک اس کی تلاش جاری ہے لیکن ہماری کتابوں میں موجود ہے کہ اس کو امام المہدی نکالیں گے - یہودی مسیحا اور اسلامی المہدی کے ڈانڈے یہاں آ کر مل جاتے ہیں-محمد ظفر اقبال کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور میں لکھتے ہیں کہ مہدی کی نشانی ہو گی

علامت نمبر ١٠:

حضرت امام مہدیؓ کے زمانے میں اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے جس کی وجہ یہ ہو گی کہ امام مہدیؓ کو تابوت سکینہ (جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی بایں طور آیا ہے۔ "**وقال لهم نبيهم ان آية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم**" (البقرہ: ٢٤٨) مل جائے گا جس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے اعتقادات وابستہ ہیں، اس لیے وہ اس تابوت کو حضرت امام مہدیؓ کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

> "وازانجملہ آنکہ تابوت سکینہ را از غار انطاکیہ یا از بحیرۂ طبریہ بر آوردہ در بیت المقدس نہد ویہود بدیدن وے مسلمان شوند الا القلیل منہم۔" (آثار القیامہ: ص ٣٦٦) یہی بات (الاشاعۃ: ص ١٩٩) پر بھی ہے۔")
>
> "منجملہ ان علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام مہدیؓ تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے کسی غار یا بحیرۂ طبریہ سے نکال کر بیت المقدس میں رکھ دیں گے جس کو دیکھ کر سوائے چند ایک کے باقی سارے یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔"

راقم امام مہدی کے تصور کا قائل نہیں ہے اور اس سے متعلق روایات پر سیر حاصل تحقیق کر کے یہ ثابت کر چکا ہے کہ یہ امام مہدی ایک سیاسی تصور تھا جس کا اجراء نبو امیہ کی حکومت کے انہدام کے تحت مخالفین کی جانب سے کیا گیا

تابوت کی یہ خبریں مسلمان مجہولین کی دی گئی ہیں لہذا یہ تمام لائق التفات نہیں ہیں

مہدی کے بعد

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَمُوتُ الْمَهْدِيُّ مَوْتًا، ثُمَّ يَلِي النَّاسَ بَعْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِ خَيْرٌ وَشَرٌّ، وَشَرُّهُ أَكْثَرُ مِنْ خَيْرِهِ، يُغْضِبُ النَّاسَ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْفُرْقَةِ بَعْدَ الْجَمَاعَةِ، بَقَاؤُهُ قَلِيلٌ، يَثُورُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَقْتُلُهُ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ بَعْدَهُ قِتَالًا شَدِيدًا، وَبَقَاءُ الَّذِي قَتَلَهُ بَعْدَهُ قَلِيلٌ، ثُمَّ يَمُوتُ مَوْتًا، ثُمَّ يَلِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ مِنَ الشَّرْقِ، يُكَفِّرُ النَّاسَ، وَيُخْرِجُهُمْ مِنْ دِينِهِمْ، يُقَاتِلُ أَهْلَ الْيَمَنِ قِتَالًا شَدِيدًا فِيمَا بَيْنَ النَّهْرَيْنِ فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَمَنْ مَعَهُ»

ولید بن مسلم نے اس سے روایت کیا جس نے کعب سے روایت کیا کہ مہدی اپنی موت مرے گا ، پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک شخص حاکم ہو گا جس میں خیر و شر ملا ہو گا لیکن اس کا شر اس کے خیر سے بڑھا ہوا ہو گا - لوگوں پر غضبناک ہوا کرے گا ان کو جماعت ہونے کے باوجود فرقہ کی طرف بلائے گا .... اس کے بعد مشرق کا مضر کا ایک شخص حاکم ہو گا ، لوگوں کی تکفیر کرے گا اور ان کو دین سے نکال دے گا ، اہل یمن سے قتال کرے گا ان کی دو نہروں کے درمیان یہاں تک کہ شکست کھا جائے گا

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمَشْيَخَةِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَكُونُ بَعْدَ الْمَهْدِيِّ خَلِيفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ قَحْطَانَ أَخُو الْمَهْدِيِّ فِي دِينِهِ، يَعْمَلُ بِعَمَلِهِ، وَهُوَ الَّذِي يَفْتَحُ مَدِينَةَ الرُّومِ، وَيُصِيبُ غَنَائِمَهَا» قَالَ كَعْبٌ: «وَيَلِي النَّاسَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، يُطْفِئُ سُنَنًا

كَانَتْ مَعْرُوفَةً، وَيَبْتَدِعُ سُنَنًا لَمْ تَكُنْ، حَتَّى لَا تَجِدَ عَالِمًا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ وَاحِدٍ، وَفِي زَمَانِهِ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ، وَيَعُودُ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَالْمُتَمَسِّكُ يَوْمَئِذٍ بِدِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ، وَكَخَارِطِ الْقَتَادِ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَيُرْسِلُ ابْنَتَهُ تَخْطُرُ فِي الْأَسْوَاقِ مَعَهَا الشُّرَطُ، عَلَيْهَا بَطِيطَانِ مِنْ ذَهَبٍ، لَا تَوَارَى مُقْبِلَةً وَلَا مُدْبِرَةً، فَلَوْ تَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ رَجُلٌ ضُرِبَتْ عُنُقُهُ»

ابْنُ عَيَّاش نے اپنے شیوخ سے انہوں نے کعب سے روایت کیا کہ کہا مہدی کے بعد اہل یمن میں قحطان میں سے خلیفہ ہو گا جو مہدی کا دینی بھائی ہو گا ، اس کا سا عمل کرے گا ، یہی روم کو فتح کرے گا اور اس کی غنیمت کو لے گا – کعب نے کہا بیت المقدس پر بنو ہاشم کا راج ہو گا ، یہ وہاں کے معروف و مشہور رواج بجھا دے گا اور وہ رواج جاری کرے گا جو پہلے نہ ہو گا یہاں تک کہ کوئی عالم نہ بچے گا جو اس سے ایک حدیث بھی بیان کر سکے - اس دور میں زمین دھنسے گی ، لوگ مسخ ہوں گے اور اسلام واپس پلٹ آئے گا اجنبی کی طرح جیسا شروع میں تھا ...

غزوہ ہند ، خروج دجال،نزول مسیح

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا، فَيَطَئُوا أَرْضَ الْهِنْدِ، وَيَأْخُذُوا كُنُوزَهَا، فَيُصَيِّرُهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ حِلْيَةً لِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَيُقْدِمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْجَيْشُ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مُغَلَّلِينَ، وَيُفْتَحُ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَيَكُونُ مَقَامُهُمْ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَّالِ»

کعب نے کہا کہ بیت المقدس کے بادشاہ کي جانب سے ہندوستان کي جانب لشکر روانہ کیا جائے گا پس ہند کو پامال کیا جائے گا اور اس کے خزانوں پر قبضہ کریں گے اور اس سے بیت المقدس کو سجائیں گے وہ لشکر ہند کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اور مشرق و مغرب فتح کرے گا اور دجال کا خروج ہو گا

اس کي سند میں الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اور کعب کے درمیان مجھول راوي ہے جس کا نام تک نہیں لیا گیا

غزوہ ہند والی روایات کعب احبار کے اقوال ہیں جو اس کو اغلبا گھڑی ہوئی کتاب دانیال سے ملے – اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے شامی راویوں نے منسوب کیا ہے اور بعض نے اس کو ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا

سوال یہ ہے کہ یہود ہندوستان پر حملہ کا کیوں سوچ رہے تھے اگر یہ سب دانیال سے منسوب کتاب میں لکھا گیا ؟ راقم سمجھتا ہے کہ یہودی جو فارس میں آباد تھے وہ اپنے عقائد کو فارسی سوچ پر ڈھال رہے تھے جس طرح انہوں نے توریت میں سے ابلیس کا تذکرہ ختم کر دیا تھا – فارس میں یہود کی ایک بڑی تعداد رہتی تھی – فارسیوں اور ہنود میں بنتی نہیں تھی اور ان کے اپس میں جھگڑے ہوتے رہتے تھے لہذا ممکن ہے کہ کسی جنگ کا پلان بنایا گیا اور دانیال سے منسوب کیا گیا لیکن اسی دوران مسلمانوں نے فارس فتح کر لیا

قابل غور ہے کہ مجھول راویوں کو چھوڑ کر ان روایات میں اہل شام حمص کا تفرد ہے

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں بہت سی سندوں سے یہ متن کعب احبار سے منسوب ہے

قَالَ صَفْوَانُ، وَحَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَأْتِيهِمُ الْخَبَرُ وَهُمْ يَقْسِمُونَ غَنَائِمَهُمْ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، وَإِنَّمَا هُوَ كَذِبٌ، فَخُذُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّكُمْ تَمْكُثُونَ سِتَّ سِنِينَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فِي السَّابِعَةِ»

مال غمیت کی تقسیم ہو رہی گی کہ خبر آئے گی دجال نکل آیا

کعب احبار نے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا اس متن کو مرفوع بھی بیان کیا ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَأْتِيهِمُ الْخَبَرُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ بَعْدَ فَتْحِهِمُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَيَنْصَرِفُونَ، فَلَا يَجِدُونَهُ، ثُمَّ لَا يَلْبَثُونَ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى يَخْرُجَ»

حلية الأولياء وطبقات الأصفياء از نعیم میں کعب کا قول ہے

حَدَّثَنَا أَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، أَنْبَأَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: إِنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ شَمِتَتْ بِخَرَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .... فَتَحْمِلُونَ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ كُنُوزِهَا فَتَقْسِمُونَهَا بِالْفَرْقَدُونَةِ، ثُمَّ يَأْتِيكُمْ آتٍ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَتَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيكُمْ وَمَنْ رَفَضَ مِنْكُمْ، فَإِذَا بَلَغْتُمُ الشَّامَ وَجَدْتُمْ ذَلِكَ بَاطِلًا إِنَّمَا هِيَ نَفْخَةٌ مِنْ كَذِبٍ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ بَعْدَهَا إِلَّا بِسَبْعِ سِنِينَ يَمْكُثُ سِتًّا وَيَخْرُجُ فِي السَّابِعَةِ تَتَعَلَّقُ بِهِ حَيَّةٌ إِلَى جَانِبِ سَاحِلِ الْبَحْرِ

مسند احمد میں یہ راشد بن سعد کا قول ہے

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَيَارٍ (1) ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ إِصْطَخْرُ نَادَى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، قَالَ: فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: فَقَالَ: لَوْلَا مَا تَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ، وَحَتَّى تَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ

شعیب الأرنؤوط اس سند کو رد کرتے ہیں

إسناده ضعيف، راشد بن سعْد: هو المَقْرائي الحمصي، لم يدرك الصعب بن جَثامة، وبقية: وهو أبن الوليد يدلس ويسوي، وهو وإن صرح بسماعه من شيخه صفوان بن عمرو عند ابن أبي عاصم، فإن مثله يحتاج إلى التصريح في جميع طبقات الإسناد، ثم إنه انفرد به وهو ممن لا يحتمل تفرده.

راقم کے نزدیک یہ متن مرفوع نہیں ہے – یہ کعب احبار کا کلام ہے جو ابو ہریرہ نے روایت کیا اور لوگ سمجھے یہ حدیث ہے[9]

9

صحیح ابن حبان میں یہ متن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منسوب کیا گیا ہے سند ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ وَنَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ "1"، فَغَضِبَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى عَرَفْنَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ وَقَالَ: عَدُوٌّ يَجْتَمِعُ لِلْمُسْلِمِينَ"2" مِنْ ها هنا فَيَلْتَقُونَ، فَتُشْتَرطُ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ إِلَّا وهي غالبة، فيقتتلون حتى تغيب الشمس فيفيء "3" هؤلاء وهؤلاء، وكل غير غالب،" وتفنى الشرطة" ثُمَّ تُشْتَرَطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ إلا وهي غالبة فيقتتلون حتى تغيب الشمس، فيفيء هؤلاء وهؤلاء، وكل غير غالب، "وتفنى الشُّرْطَةُ" ثُمَّ تُشْتَرطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ: لَا تَرْجِعُ إِلَّا وَهِيَ غَالِبَةً، فيقتتلون حتى تغيب الشمس فيفيء هؤلاء وهؤلاء، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ "وَتُفْنَى الشُّرْطَةُ" ثُمَّ يَلْتَقُونَ فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ، فَيُقَاتِلُونَهُمْ وَيَهْزِمُونَهُمْ حَتَّى تَبْلُغَ الدِّمَاءُ نَحْرَ الْخَيْلِ" وَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى إِنَّ بَنِي الْأَبِ، كَانُوا يَتَعَادُّونَ عَلَى مِائَةٍ" فَيُقْتَلُونَ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ، فَأَيُّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ بَعْدَ هَذَا وَأَيُّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ بِهَا، ثُمَّ يَسْتَفْتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُونَ الدَّنَانِيرَ بالترسة، إذا أَتَاهُمْ فَزَعٌ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قد خرج في ذراريكم، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ، وَيَبْعَثُونَ طَلِيعَةَ فَوَارِسَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسِ الْأَرْضِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ

اس کی سند میں اسیر بن جابر یا يُسيرِ بن جابرٍ مجهول ہے جو فرضی شخص اویس قرنی کا واقعہ بھی بیان کرتا پھرتا تھا

دجال مصر سے نکلے گا کعب الاحبار کا قول تھا - کتاب الفتن از نعیم بن حماد کے مطابق کعب نے کہا

ذُكِرَ فِي كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ، يُولَدُ فِي قَرْيَةٍ بِمِصْرَ يُقَالُ لَهَا قُوصُ، يَكُونُ بَيْنَ مَوْلِدِهِ وَمَخْرَجِهِ ثَلَاثُونَ سَنَةً

کتب انبیاء میں ہے کہ دجال مصر کے ایک قریہ جس کو قوص کہا جاتا ہے اس میں پیدا ہو گا اور تیس سال بعد اس سے نکلے گا

قوص یا

Qus

مصر کا شہر ہے جہاں قبطی

Christians Coptic

کی ایک بڑی تعداد رہتی تھی اغلبا کعب کے نزدیک دجال نصرانی تھا

کعب سے منسوب ایک دوسرا قول ہے کہ دجال عراق سے نکلے گا - جامع معمر بن راشد میں ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَسْكُنَ الْعِرَاقَ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: «لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ فِيهَا الدَّجَّالَ، وَبِهَا مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَبِهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ السِّحْرِ، وَبِهَا كُلُّ دَاءٍ عُضَالٍ» يَعْنِي الْأَهْوَاءَ

طاؤس نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عراق میں سکونت کرنے کا ارادہ کیا اس پر کعب نے کہا امیر المومنین یہ نہ کریں کیونکہ وہاں دجال ہے اور دھتھکارے ہوئے جن اور جادو کی منزلیں اور لاعلاج چیزیں یعنی گمراہیاں

اس کو امام مالک نے بھی موطا میں نقل کیا ہے لیکن وہاں یہ ذکر نہیں کہ دجال عراق میں ہے

بغوی شرح السنہ میں کہتے ہیں

قُلْتُ: فَسَّرَ أَهْلُ الْحَدِيثِ الدَّاءَ الْعُضَالَ: بِالْبِدَعِ، وَأَصْلُهُ الَّذِي لَا دَوَاءَ لَهُ.

میں کہتا ہوں اہل حدیث اس میں الدَّاءَ الْعُضَالَ کی تفسیر بدعت کرتے ہیں اور اصل میں اس سے مراد ہے جس کی دوا نہ ہو

كتاب العراق في أحاديث وآثار الفتن از أبو عبيدة مشهور بن حسن بن محمود آل سلمان کے مطابق

قال ابن عبد البر: «سئل مالك عن الداء العضال، فقال: الهلاك في الدين» ، وقال: «وأما السحر؛ فمنسوب إلى أرض بابل، وهي من العراق، وتنسب ... –أيضاً- إلى مصر.

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

قَالَ صَفْوَانُ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: «مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ دِمَشْقُ، وَمِنَ الدَّجَّالِ نَهَرُ أَبِي فُطْرُسٍ، وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ الطُّورُ»

أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ نے کعب سے روایت کیا کہا مسلمانوں کا گڑھ خون زیر جنگوں میں دمشق ہو گا ، مسلمانوں کا گڑھ دجال کے دور میں نہر أَبِي فُطْرُسٍ ہو گی اور مسلمانوں کا گڑھ یاجوج ماجوج کے دور میں طور ہو گا

نہر أَبِي فُطْرُسٍ کو نہر العوجا اور نہر الجریشة بھی کہا جاتا ہے یہ تل ابیب میں سے گزرتی ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " يُحَاصِرُ الدَّجَّالُ الْمُؤْمِنِينَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيُصِيبُهُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ، حَتَّى يَأْكُلُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ مِنَ الْجُوعِ، فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا صَوْتًا فِي الْغَلَسِ، فَيَقُولُونَ: إِنَّ هَذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبْعَانَ، قَالَ: فَيَنْظُرُونَ فَإِذَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، قَالَ: وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيَرْجِعُ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ الْمَهْدِيُّ، فَيَقُولُ عِيسَى: تَقَدَّمْ، فَلَكَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيُصَلِّي بِهِمْ ذَلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ عِيسَى إِمَامًا بَعْدَهُ "

يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ نے کعب سے روایت کیا کہا دجال مسلمانوں کا بیت المقدس میں محاصرہ کر لے گا ، ان پر شدید بھوک کی حالت ہو گی یہاں تک کہ وہ چھال کھا جائیں گے، پھر ان کو تاریکی میں آواز آئے گی ، وہ بولیں گے یہ تو کسی جوان کی آواز ہے – پھر یہ دیکھیں گے تو وہ عیسیٰ ابن مریم ہوں گے – کعب نے کہا نماز کھڑی ہو گی تو عیسیٰ پلٹ کر مسلمانوں کے امام مہدی کو بولیں گے آگے بڑھیں - نماز قائم ہو گی ان کو مہدی نماز پڑھائیں گے پھر اس کے بعد عیسیٰ امام ہوں گے

دجال سے بچنے کے لئے سورہ کہف پڑھنے کا ذکر کعب الاحبار نے کیا ہے - کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے کہ کعب کا ایک قول ہے

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " مَنْ صَبَرَ عَلَى فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَمْ يَفْتَتِنْ وَلَمْ يُفْتَنْ أَبَدًا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا، وَمَنْ أَدْرَكَهُ وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَإِذَا أَخْلَصَ الرَّجُلُ وَكَذَّبَ الدَّجَّالَ مَرَّةً وَاحِدَةً، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَنْ أَنْتَ: أَنْتَ الدَّجَّالُ، ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ سُورَةِ الْكَهْفِ، وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنَّ يَفْتِنَهُ، وَكَانَتْ لَهُ تِلْكَ الْآيَةُ كَالتَّمِيمَةِ مِنَ الدَّجَّالِ، فَطُوبَى لِمَنْ نَجَا بِإِيمَانِهِ قَبْلَ فِتَنِ الدَّجَّالِ وَهَوَانِهِ وَصَغَارِهِ، وَلَيُدْرِكَنَّ الدَّجَّالُ أَقْوَامًا مِثْلَ خِيَارِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

کعب نے کہا جو دجال کے فتنہ میں صبر کرے وہ مرنے کے بعد اور باقی زندگی میں فتنہ کا شکار نہ ہو گا اور جو اس کو پائے گا اور اس کا ساتھ نہ دے اس پر جنت واجب ہے اور ایک شخص ... دجال کو کہے گا میں جانتا ہوں تو کون ہے پھر سورہ کہف پڑھے گا تو دجال اس کو فتنہ میں مبتلا نہ کر سکے گا یہ آیات اس کے لئے تعویذ کی طرح ہو جائیں گی پس بشارت ہے جو اپنے ایمان کی بنا پر نجات پا گیا فتنہ دجال سے قبل ... اور دجال سے ملاقات کریں گے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بہترین لوگ

عیسیٰ کی وفات کے حوالے سے کعب کا قول تھا – کتاب الفتن میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ جَرَّاحٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «تَجِيءُ رِيحٌ طَيِّبَةٌ فَتَقْبِضُ رُوحَ عِيسَى وَالْمُؤْمِنِينَ»

کعب نے کہا ایک پاک ہوا آئے گی اور عیسیٰ اور مومنوں کی روح قبض ہو جائے گی

ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَوْذَرٍ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَبْقَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَعْدَمَا يَنْزِلُ أَرْبَعِينَ سَنَةً» قَالَ الْوَلِيدُ: وَقَرَأْتُ عَلَى دَانْيَالَ مِثْلَ ذَلِكَ

کعب نے کہا عیسیٰ چالیس سال رہیں گے نازل ہونے کے بعد – الولید بن مسلم نے کہا اور کتاب دانیال میں ایسا پڑھا

حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا خَرَجَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ انْقَطَعَتِ الْإِمَارَةُ»

کعب نے کہا جب عیسیٰ آئیں گے تو اسلام میں خلافت ختم ہو جائے گی

کتاب دانیال میں ہے

70 ہفتوں کا بھید

20 یوں مَیں دعا کرتا اور اپنے اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہوں کا اقرار کرتا گیا۔ مَیں خاص کر اپنے خدا کے مقدّس پہاڑ یروشلم کے لئے رب اپنے خدا کے حضور فریاد کر رہا تھا۔

21 مَیں دعا کر ہی رہا تھا کہ جبرائیل جسے مَیں نے دوسری رویا میں دیکھا تھا میرے پاس آ پہنچا۔ رب کے گھر میں شام کی قربانی پیش کرنے کا وقت تھا۔ مَیں بہت ہی تھک گیا تھا۔ 22 اُس نے مجھے سمجھا کر کہا، ”اے دانیال، اب مَیں تجھے سمجھ اور بصیرت دینے کے لئے آیا ہوں۔ 23 جونہی تُو دعا کرنے لگا تو اللہ نے جواب دیا، کیونکہ تُو اُس کی نظر میں گراں قدر ہے۔ مَیں تجھے یہ جواب سنانے آیا ہوں۔ اب دھیان سے رویا کو سمجھ لے! 24 تیری قوم اور تیرے مقدّس شہر کے لئے 70 ہفتے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اُتنے میں جرائم اور گناہوں کا سلسلہ ختم کیا جائے، قصور کا کفارہ دیا جائے، ابدی راستی قائم کی جائے، رویا اور پیش گوئی کی تصدیق کی جائے اور مقدّس ترین جگہ کو مسح کر کے مخصوص و مقدّس کیا جائے۔

ستر ہفتوں الفاظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے لیکن اصل آرامی میں شبعم شبوعا کے الفاظ ہیں، جس کا لفظی ترجمہ سات سات بار ہے یعنی سات ضرب سات برابر ٤٩ سال- اس سے اہل کتاب کے علماء نے یہ استخراج کیا ہے کہ مسیح نازل ہونے کے بعد ٤٠ سال رہے گا- یہ سب ہوائی باتیں نہیں ہیں اس پر الولید بن مسلم نے خود شہادت دی کہ عیسیٰ چالیس سال رہیں گے کتاب دانیال میں ہے- کتاب

Everyman's Talmud By Abraham Cohen , Schocken Books, page 356

کے مطابق جو تلمود کی تلخیص ہے

Many Rabbis believed that the period of the Messiah was to be only a transitionary stage between this world and the World to Come, and opinions differed on the time of its duration. 'How long will the days of the Messiah last? R. Akiba said, Forty years, as long as the Israelites were in the wilderness. R. Eliezer (b. José) said, A hundred years. R. Berechya said in the name of R. Dosa, Six hundred years. R. Judah the Prince said, Four hundred years, as long as the Israelites were in Egypt. R. Eliezer (b. Hyrcanus) said, A thousand years. R. Abbahu said, Seven thousand years; and the Rabbis generally declared, Two thousand years' (Tanchuma Ekeb §7). Other versions read: 'R. Eliezer said, The days of the Messiah will be forty years. R. Eleazar b. Azariah said, Seventy years. R. Judah the Prince said, Three generations' (Sanh. 99*a*). 'R. Eliezer said, The days of the Messiah will be forty years. R. Dosa said, Four hundred years. R. Judah the Prince said, Three hundred and sixty-five years. R. Abimi b. Abbahu said, Seven thousand years. R. Judah said in the name of Rab, As long as the world has already lasted. R. Nachman b. Isaac said, As long as from the days of Noah up to the present' (ibid.). 'It was taught in the School of Elijah, The world will

یہودی علماء کا اس پر اختلاف ہے کہ مسیح کتنے دن رہے گا - ربی عقبہ ، ربی علییضر کا کہنا ہے کہ مسیح چالیس سال رہے گا - یہ علماء یہود ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزرے ہیں - نصرانی علماء نے کتاب دانیال سے ٤٩ سال مراد لئے ہیں – اہل کتاب میں ان کی روایت کے مطابق عموما اکائی کا ہندسہ تحریر و کلام میں گرا دیا جاتا ہے لہذا ٤٩ کو ٤٠ سال بھی کہا گیا ہے

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق یہ قول کعب الاحبار کا تھا

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «لَا يَزَالُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيفَةٌ يَجْمَعُهُمْ، وَإِمَارَةٌ قَائِمَةٌ، وَيُعْطَى الرِّزْقُ وَالْجِزْيَةُ حَتَّى يُبْعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ يَكُونُ هُوَ يَجْمَعُهُمْ، ثُمَّ تَنْقَطِعُ الْإِمَارَةُ»

کعب نے کہا اس امت پر کبھی نہ ہو گا کہ خلیفہ پر اجماع نہ ہو اور امارت اس کی قائم رہے گی اور اس کو رزق ملے گا اور جزیہ یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہو پھر ان پر لوگ جمع ہوں گے اور امارت منقطع ہو گی

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228ھ) کے مطابق کعب الاحبار کا قول تھا

يَهْبِطُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْقَنْطَرَةِ الْبَيْضَاءِ عَلَى بَابِ دِمَشْقَ الشَّرْقِيِّ إِلَى طَرَفِ الشَّجَرِ، تَحْمِلُهُ غَمَامَةٌ، وَاضِعٌ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبِ مَلَكَيْنِ، عَلَيْهِ رِيطَتَانِ، مُتَّزِرٌ بِإِحْدَيهِمَا، مُرْتَدٍ بِالْأُخْرَى، إِذَا أَكَبَّ رَأْسَهُ قَطَرَ مِنْهُ كَالْجُمَانِ، فَيَأْتِيهِ الْيَهُودُ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَصْحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذَبْتُمْ، ثُمَّ يَأْتِيهِ النَّصَارَى فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَصْحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذَبْتُمْ، بَلْ أَصْحَابِي الْمُهَاجِرُونَ، بَقِيَّةُ أَصْحَابِ الْمَلْحَمَةِ، فَيَأْتِي مُجَمِّعُ الْمُسْلِمِينَ حَيْثُ هُمْ، فَيَجِدُ خَلِيفَتَهُمْ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيَتَأَخَّرُ لِلْمَسِيحِ حِينَ يَرَاهُ، فَيَقُولُ: يَا مَسِيحَ اللَّهِ، صَلِّ لَنَا [ص:568]، فَيَقُولُ: بَلْ أَنْتَ فَصَلِّ لِأَصْحَابِكَ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُ وَزِيرًا، وَلَمْ أُبْعَثْ أَمِيرًا، فَيُصَلِّي لَهُمْ خَلِيفَةُ الْمُهَاجِرِينَ رَكْعَتَيْنِ " مَرَّةً وَاحِدَةً، وَابْنُ مَرْيَمَ فِيهِمْ، ثُمَّ يُصَلِّي لَهُمُ الْمَسِيحُ بَعْدَهُ، وَيَنْزِعُ خَلِيفَتَهُمْ

عیسیٰ علیہ السلام کا ہبوط (نزول) ہو گا سفید الْقَنْطَرَةِ (یا سفید محراب) کے پاس جو دمشق کے مشرق میں ہے، ایک درخت کی طرف - بادل پر سوار ہوں گے اور وہ دو فرشتوں پر ہاتھ رکھے ہوں گے ان پردو باریک چادریں ہوں گی ایک دوسرے میں لپٹی ہوئی کہ ایک الگ ڈھیلی سی ہو گی – جب وہ سر جھکائیں گے قطرے موتی کی طرح گریں گے پس یہود آئیں گے اور بولیں گے ہم اپ کے اصحاب ہیں – عیسیٰ کہیں گے تم نے تو انکار کیا ہے – پھر نصرانی آئیں گے وہ بولیں گے ہم آپ کے اصحاب ہیں – عیسیٰ کہیں گے تم نے تو انکار کیا بلکہ میرے اصحاب تو مہاجر ہیں جو الْمَلْحَمَةِ کے بچ جانے والے لوگ ہوں گے - پس مسلمان جمع ہوں گے تو وہ پائیں گے کہ مسلمانوں کا خلیفہ ان کے لئے نماز پڑھا رہا ہے - مسیح کے لئے وہ نماز میں تاخیر کریں گے جب ان کو دیکھیں گے اور کہیں گے اے مسیح اللہ ہمارے لئے نماز پڑھائیں عیسیٰ جواب دیں گے بلکہ تم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاو کیونکہ اللہ تم سے راضی ہے مجھے تو وزیر بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ امیر – پس وہ خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھیں

گے دو رکعت ایک بار اور ابن مریم ان کے ساتھ ہوں گے پھر اس کے بعد مسیح نماز پڑھیں گے – اور مسلمانوں کے خلیفہ کو (امارت سے) ہٹا دیں گے

کعب الاحبار کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کا نزول سفید الْقَنْطَرَةِ (یا سفید محراب) کے پاس ہو گا لیکن صحیح مسلم میں ہے کہ نزول مینار کے پاس ہو گا – اس کی وجہ یہ ہے کہ کعب کے دور حیات میں جامع الاموی دمشق ایک چرچ تھا اس کا مینار بھی کسی راھب کا مسکن ہو گا لہذا کعب ، مسیح کو مینار کے پاس نہیں لاتا – سفید الْقَنْطَرَةِ (یا سفید محراب) سے مراد ایک رومی آرچ ہے

Ancient Roman Triumphal Arch , Damascus, Syria

یہ آرچ قدیم دمشق میں رومیوں نے اس شارع پر بنوایا جس کو

Straight Street, Damascus

Latin, Via Recta

https://en.wikipedia.org/wiki/Damascus_Straight_Street

کہا جاتا ہے جو دمشق کے وسط سے گزرتی ہے اور قدیم شہر کا شرقی دروازہ اسی روڈ پر ہے اسکو آپ

Google Earth

سے دیکھ سکتے ہیں- دمشق کے مشرق میں باب تومہ کے پاس سفید مینار ہے جو اصلا نصرانیوں کا تعمیر کردہ تھا اسی طرح جامع اموی کا مینار بھی نصرانی یادگار ہے – کعب کی روایات میں یہود کا بھی ذکر ہے جبکہ صحیح مسلم میں یہ سب نکال دیا گیا ہے - تفصیل کے لئے راقم کی کتاب روایات مسیح و خروج الدجال ملاحظہ کریں

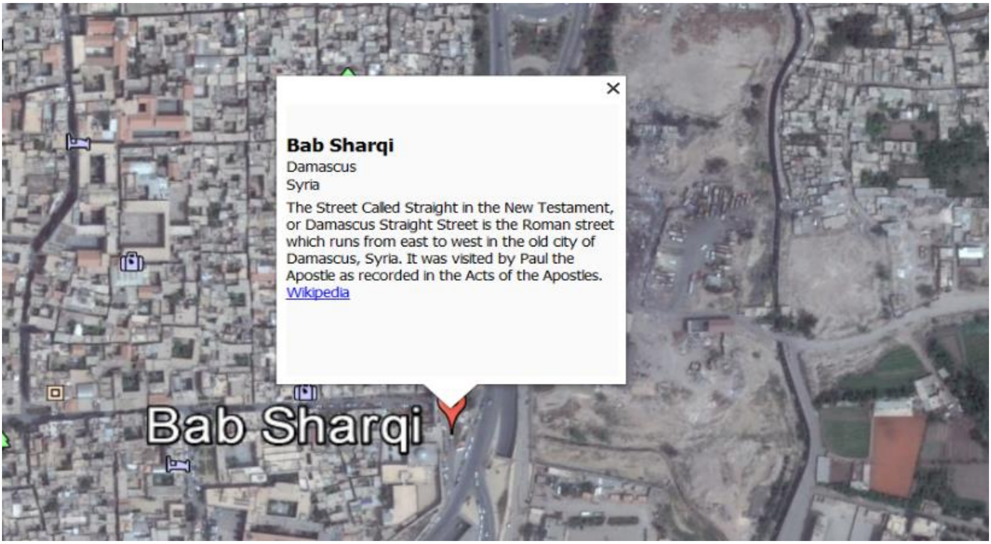

تصویر میں جو متن ہے اس میں لکھا ہے کہ سیدھی سڑک کو عہد نامہ قدیم میں بیان کیا گیا ہے یا شارع دمشق یہ رومیوں کی بنائی سڑک ہے جو مشرق سے مغرب میں جاتی ہے قدیم شہر میں اور اسی سڑک سے سینٹ پاول نے شہر کی زیارت کی جس کا ذکر کتاب اعمال میں ہے

یعنی یہ مشرقی دروازہ، سڑک اور محراب یا آرچ یہ تمام کعب الاحبار کے دور میں تھیں کیونکہ یہ رومیوں کی تعمیرات ہیں

مزید دیکھیں

باب شرقی اس جگہ تھا جہاں یہودی رہتے تھے اغلبا یہیں کہیں کعب الاحبار بھی رہتے ہوں گے

اس کے برعکس محراب سے مسجد جامع الاموی بہت دور واقع ہے-

کعب کے قول کے مطابق عیسیٰ نازل ہوں گے تو اس محراب پر آئیں گے وہاں سے گزریں گے تو پہلے یہودی استقبال کریں گے اور جیسا اپ دیکھ سکتے ہیں

Jewish Quarters

یہیں باب شرقی پر تھے

اس کے بعد نصرانی آئیں گے وہ استقبال کریں گے اس کی وجہ ہے کہ اسی سڑک پر چلتے ہوئے ایک کنیسہ

الكنيسة المريمية

Mariamite Cathedral of Damascus

https://en.wikipedia.org/wiki/Mariamite_Cathedral_of_Damascus

آتا ہے - اس بعد وہ وہاں پہنچیں گے جہاں مسلمان نماز پڑھتے ہیں[10]

عیسیٰ دجال کو لد پر قتل کریں گے- کتاب الفتن میں کعب کا قول ہے

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " إِذَا سَمِعَ الدَّجَّالُ، نُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ هَرَبَ، فَيَتْبَعُهُ عِيسَى فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلَّا دَلَّ عَلَى أَصْحَابِ الدَّجَّالِ، فَيَقُولُ: يَا مُؤْمِنُ هَذَا كَافِرٌ "

دجال جب نزول عیسیٰ کا سنے گا تو بھاگے گا اور عیسیٰ اس کا تعاقب کریں گے یہاں تک کہ لد کے دروازے پر پائیں گے وہاں قتل کر دیں گے پس کوئی چیز نہ بچے گی جو اصحاب دجال کی خبر دے پس کہیں گے اے مومن یہ کافر ہے

مصنف عبد الرزاق کی روایت ٢٠٨٣٦ ہے

أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه أن عمر سأل رجلا من اليهود عن شيء فحدثه ، فصدقه عمر ، فقال له عمر قد بلوت صدقك ، فأخبرني عن الدجال " قال وإله اليهود ليقتلنه ابن مريم بفناء لد

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہود میں سے ایک شخص سے سوال کیا کسی چیز پر تو اس نے روایت بیان کی جس کی تصدیق عمر رضی اللہ عنہ نے کی اور کہا تمہاری آزمائش کی تم سچے نکلے پس الدجال کی خبر دو تو یہودی بولا یہ تو یہود کا معبود ہے اس کو ابن مریم لد کے میدان میں قتل کریں گے

معلوم ہوا کہ یہ ایک یہودی قول تھا کہ دجال (مسیح مخالف) کا قتل لد میں ہو گا

10

صحیح مسلم کی نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت اصل میں کعب الاحبار کے اقوال کا مجموعہ ہے – جن میں رد و بدل کرنے کے بعد اس میں نصرانی اجزاء کو شامل کیا گیا ہے اور یہودی اجزاء سے پاک کیا گیا ہے – عیسیٰ کو یہود سے کوسوں دور رکھا گیا ہے کہ کوئی کلام یا ڈائلاگ کا موقعہ نہیں دیا گیا اور عیسیٰ کو ڈائریکٹ مینار پر اتارا گیا ہے مسجد میں نہ کہ محراب پر جو دمشق کا شرقی دروازہ تھا

موسی کوئی اور تھے

کعب اسرائیلیات لوگوں کو سناتے – کعب ایک ضدی ذہن کے مالک تھے اور وہ اور ان کا خاندان اسلام کو کھینچ تان کر کے یہودی روایات کے مطابق بیان کرتا – مثلا یہ کہتے کہ سورہ مریم میں آیت میں یا اخت ہارون میں یہ ہارون ، موسی علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں

تفسیر طبری ج ۱۸ ص ۱۸۷ کے مطابق عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس قول کو رد کیا

حدثني يعقوب، قال: ثنا ابن علية، عن سعيد بن أبي صدقة، عن محمد بن سيرين، قال: نبئت أن كعبا قال: إن قوله (يَاأُخْتَ هَارُونَ) ليس بهارون أخي موسى، قال: فقالت له عائشة: كذبت، قال: يا أمّ المؤمنين،إن كان النبيّ صلى الله عليه وسلم قاله فهو أعلم وأخبر، وإلا فإني أجد بينهما ستّ مئة سنة، قال: فسكتت.

ابن سیرین نے کہا ہم کو پتا چلا کہ کعب کہتا ہے کہ اللہ تعالی کے قول یا اخت ھارون میں یہ ہارون، موسی کے بھائی نہیں ہوں پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا تم جھوٹ کہتے ہو کعب نے کہا اے ام المومنین ، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کہا تو ہے کیونکہ وہ علم والے خبر والے تھے ورنہ میں تو ان دونوں (یعنی ہاورن اور عیسیٰ علیہ السلام) کے بیچ ۶۰۰ سال کا فرق دیکھتا ہوں [11]-اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں

---

[11] ابن کثیر نے تفسیر میں اس قول کو نقل کر کے کہا ہے وَفِي هَذَا التَّارِيخِ نَظَرٌ اس تاریخ پر نظر ہے یعنی محل نظر ہے – راقم کے خیال میں ستّ مئة کی بجائے یہ شاید ست ستّ مئةَ تھا یعنی قریب ۱۲۰۰ سال – اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود کے مطابق موسی و ہارون ۱۲۷۳ قبل مسیح میں گزرے ہیں اور عیسیٰ ۱۰۰ قبل مسیح میں گزرے ہیں - اس طرح قریب ۱۲۰۰ سو سال بنتے ہیں- قتادہ بصری اور السهيلي کے مطابق یہ ھارون کوئی اور ہیں رسول نہیں ہیں - صحیح مسلم اور ترمذی کے مطابق
إن النبي صلى الله عليه وسلم أرسل المغيرة بن شعبة إلى نجران في أمر، فقال له نصاراها كيف يزعم نبيّك أن مريم أخت هارون. فلمّا رجع أخبر النبي صلى الله عليه وسلم بما قالوه فقال له ألا أخبرتهم أنهم كانوا يسمّون بأنبيائهم والصالحين قبلهم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو نجران بھیجا - تو نصاری نے اس آیت پر سوال کیا کہ تمھارے نبی نے دعوی کیا ہے کہ یہ مریم ام المسیح ، یہ ہارون کی بہن تھیں - پس جب واپس آئے تو اس کی خبر

کعب نے ایسا کیوں کہا ؟ اس کی وجہ ہے کہ یہود کے مطابق مسیح یا تو داود علیہ السلام کی نسل سے ہو گا یا یوسف علیہ السلام کی نسل سے جبکہ قرآن کے مطابق وہ ہارون علیہ السلام کے خاندان کے بنتے ہیں کیونکہ مریم علیہ السلام کے خاندان کا ہارون علیہ السلام سے تعلق تھا – توریت کے مطابق مسجد اقصی کا انتظام ہارون علیہ السلام کے خاندان کے لئے خاص ہے

سجین کا ذکر

تفسیر طبری کی روایت ہے

حدثني يونس، قال: أخبرنا ابن وهب، قال: أخبرني جرير بن حازم، عن سليمان الأعمش، عن شمر بن عطية، عن هلال بن يساف، قال: كنا جلوسا إلى كعب أنا وربيع بن خيثم وخالد بن عُرْعرة، ورهط من أصحابنا، فأقبل ابن عباس، فجلس إلى جنب كعب، فقال: يا كعب أخبرني عن سِجِّين، فقال كعب: أما سجِّين: فإنها الأرض السابعة السفلى، وفيها أرواح الكفار تحت حدّ إبليس.

ہلال بن یساف نے کہا میں اور ربیع بن خیثم اور خالد بن عُرْعرة (ہم سب) کعب احبار کے پاس بیٹھے تھے اور ہمارے اصحاب کا ایک ٹولہ ، پس ابن عباس آئے اور کعب کے برابر بیٹھ گئے اور کہا اے کعب ہم کو سجین کی خبر دو - کعب الاحبار نے کہا سجین یہ تو ساتویں زمین ہے نیچے جس میں کفار کی روحیں ہیں ابلیس کے قید خانہ کے نیچے

تفسیر طبری میں اسی سند سے ہے

رسول اللہ کو کی تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ نیک لوگوں اور صالحین کے نام پر نام رکھتے تھے
اس حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ اس میں سماک بن حرب ہے جس پر جرح ہے
راقم کے خیال میں قرآن میں مریم کو اخت ھارون اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ ھارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں – ان کے خالو زکریا علیہ السلام انجیل کے مطابق ہیکل سلیمانی میں لاوی تھے اور لاوی کے لئے ضروری تھا کہ وہ ھارون علیہ السلام کی نسل سے ہو لہذا اخت ھارون سے مراد عربیت کے مطابق ھارون علیہ السلام کے خاندان کی فرد ہے

حدثني يونس، قال: أخبرنا ابن وهب، قال: أخبرني جرير بن حازم، عن الأعمش، عن شمر بن عطية، عن هلال بن يساف، قال: سأل ابن عباس كعبًا وأنا حاضر عن العليين، فقال كعب: هي السماء السابعة، وفيها أرواح المؤمنين

ابن عباس نے علیین پر سوال کیا کعب نے کہا ساتواں آسمان جس میں مومنوں کی روحیں ہیں

دونوں کی سند منقطع ہے کتاب الاکمال کے مطابق

وفي كتاب «سؤالات حرب الكرماني» قال أبو عبد الله: الأعمش لم يسمع منه شمر بن عطية

اعمش کا سماع شمر بن عطية سے نہیں ہے

بعض جہلا نے اس کعب الاحبار کو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے یا کعب الاحبار کو صحابی سمجھا ہے جبکہ کعب الاحبار صحابی نہیں ہے

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا يعقوب القُمِّي، عن حفص بن حميد، عن شمر، قال: جاء ابن عباس إلى كعب الأحبار، فقال له ابن عباس: حدِّثني عن قول الله: (إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ...) الآية، قال كعب: إن روح الفاجر يصعد بها إلى السماء، فتأبى السماء أن تقبلها، ويُهبط بها إلى الأرض فتأبى الأرض أن تقبلها، فتهبط فتدخل تحت سبع أرضين، حتى ينتهي بها إلى سجين، وهو حدّ إبليس، فيخرج لها من سجين من تحت حدّ إبليس، رَقّ فيرقم ويختم ويوضع تحت حدّ إبليس بمعرفتها

شمر نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ ، کعب الاحبار کے پاس پہنچے اس سے کہا اللہ کے قول (إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ...) پر بیان کرو- کعب نے کہا فاجر کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو آسمان اس کو قبول کرنے میں کراہت کرتا ہے اس کو زمین کی طرف بھیجا جاتا ہے تو زمین کراہت کرتی ہے تو اس کو ساتویں زمین میں داخل کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ سجین میں جا پہنچتی ہے جو ابلیس کی حد ہے .. وہاں ایک ورقه نکلتا ہے جس میں رقم کیا جاتا ہے اور مہر لگائی جاتی ہے اور رکھا جاتا ہے ابلیس کے قید کے نیچے جاننے کے لئے

اسی سند سے تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا يعقوب القُمِّي، عن حفص، عن شمر بن عطية، قال: جاء ابن عباس إلى كعب الأحبار فسأله، فقال: حدثْني عن قول الله: (إِنَّ كِتَابَ الأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ...) الآية، فقال كعب: إن الروح المؤمنة إذا قُبِضت، صُعد بها، فَفُتحت لها أبواب السماء، وتلقَّتها الملائكة بالبُشرَى، ثم عَرَجُوا معها حتى ينتهوا إلى العرش، فيخرج لها من عند العرش فيُرقَم رَقّ، ثم يختم بمعرفتها النجاة بحساب يوم القيامة، وتشهد الملائكة المقرّبون.

ابن عباس نے کعب الاحبار سے عِلِّيِّينَ سے متعلق پوچھا (إِنَّ كِتَابَ الأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ...) تو کعب نے کہا مومنوں کی روحیں جب قبض ہوتی ہیں بلند ہوتی ہیں یہاں تک کہ آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور فرشتے بشارت دیتے ہیں پھر بلند ہوتی ہیں یہاں تک کہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں پس عرش کے پاس ایک ورقہ ہے جس میں رقم کرتے ہیں پھر مہر لگتی ہے معرفت کے لئے کہ قیامت میں حساب سے نجات ہو گی اور مقرب فرشتے گواہ بنتے ہیں

دونوں کی سند ایک ہے – سند ضعیف ہے

میزان از الذھبی کے مطابق حفص بن حميد، أبو عبيد القمى کو ابن المديني: مجهول کہتے ہیں

دوسرے راوی يعقوب بن عبد الله القمي کو الدارقطني ليس بالقوي قوی نہیں کہتے ہیں

مستدرک الحاکم میں ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَخْنَسِ بْنِ خَلِيفَةَ الضَّبِّيِّ، قَالَ: رَأَى كَعْبُ الْأَحْبَارِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُفْتِي النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: قُلْ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، لَا تَفْتَرِ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكَ بِعَذَابٍ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى. قَالَ: فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَصَدَّقَ كَعْبٌ، قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى وَلَمْ يَغْضَبْ. قَالَ: فَأَعَادَ عَلَيْهِ كَعْبٌ الرَّجُلَ، فَقَالَ: سَلْهُ عَنِ الْحَشْرِ مَا هُوَ؟ وَعَنْ أَرْوَاحِ الْمُسْلِمِينَ أَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ وَأَرْوَاحُ أَهْلِ الشِّرْكِ أَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «أَمَّا أَرْوَاحُ الْمُسْلِمِينَ فَتَجْتَمِعُ بِأَرِيحَاءَ، وَأَمَّا أَرْوَاحُ أَهْلِ

الشِّرْكِ فَتَجْتَمِعُ بِصَنْعَاءَ، وَأَمَّا أَوَّلُ الْحَشْرِ، فَإِنَّهَا نَارٌ تَسُوقُ النَّاسَ يَرَوْنَهَا لَيْلًا، وَلَا يَرَوْنَهَا نَهَارًا» ، فَرَجَعَ رَسُولُ كَعْبٍ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ هَذَا عَالِمٌ فَسَلُوهُ

الْأَخْنَسِ بْنِ خَلِيفَةَ الضَّبِّيِّ کہتا ہے کہ کعب الاحبار نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فتوی دیتے دیکھا – پوچھا یہ کون ہے ؟ پس کہا یہ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ہیں- کعب الاحبار نے اپنے اصحاب میں سے لوگ ان کی طرف بھیجے اور کہا ان سے کہو اے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اللہ پر جھوٹ نہ بولو وہ تم کو عذاب دے گا اور برباد ہوا جس نے جھوٹ کہا – کہا پس ایک آدمی گیا اس نے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سے یہ کہا – عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ نے کہا سچ کہا کعب الاحبار نے برباد ہوا جس نے جھوٹ گھڑا اور ان کو غصہ نہیں آیا – پس کعب الاحبار نے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ کی طرف ایک اور شخص کو بھیجا اور کہا ان سے حشر پر سوال کرنا کہ یہ کیا ہے ؟ مسلمانوں کی روحیں کہاں جمع ہیں اور اہل شرک کی کہاں جمع ہیں ؟ پس وہ گیا اور سوال کیا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ نے کہا مومنوں کی روحیں یہ أَرِيحَاءَ (شام) میں جمع ہوتی ہیں اور اہل شرک کی روحیں یہ صَنْعَاءَ (یمن) میں اور حشر تو ایک اگ ہے جو لوگوں کو دن اور رات میں ہانکے گی پس کعب کا سفیر واپس آیا اور خبر کی اس پر کعب بولا سچ کہا یہ عالم ہے اس سے سوال کرو

یہ حال ہے امام حاکم کا – یہ ان کا استدراک ہے ! کہاں ہیں وہ جو کہتے ہیں مومنوں کی روحیں علیین میں آسمان میں ہیں ؟ یہاں تو کہا گیا ہے کہ ارواح آسمان میں نہیں ہیں وہ تو زمین میں ہی ہیں

یہود کا قول ہے کہ جہنم زمین میں ہے اور اس کا ایک دروازہ ارض مقدس میں ہے

The statement that Gehenna is situated in the valley of Hinnom near Jerusalem, in the "accursed valley" (Enoch, xxvii. 1 et seq.), means simply that it has a gate there. It was in Zion, and had a gate in Jerusalem (Isa. xxxi. 9). It had three gates, one in the wilderness, one in the sea, and one in Jerusalem ('Er. 19a).

Jewish Encyclopedia, GEHENNA

http://www.jewishencyclopedia.com/articles/6558-gehenna

یہ عبارت کہ جہنم ہنوم کی وادی میں یروشلم کے پاس ہے ، پھٹکار کی وادی میں (انوخ ۲۷ ، ۱) کا سادہ مطلب ہے کہ وہاں اس (جہنم) کا دروازہ ہے- یہ (جہنم) صیہون (بیت المقدس کا ایک پہاڑ) میں تھی اور دروازہ یروشلم میں تھا (یسیاہ باب ۳۱: 9). اس کے تین دروازے (کھلتے) تھے ایک صحرا میں، ایک سمندر میں، ایک یروشلم میں

لہذا کعب الاحبار نے جو بھی بیان کیا یا جو اس سے منسوب کیا گیا وہ اسرائیلات میں سے ہے قول نبوی نہیں ہے

شیعہ تفسیر التبيان في تفسير القرآن المؤلف :شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسی کے مطابق

وقال أبوجعفر (ع) أما المؤمنون فترفع أعمالهم وأرواحهم إلى السماء، فتفتح لهم أبوابها. وأما الكافر، فيصعد بعمله وروحه حتى اذا بلغ السماء نادى مناد: اهبطوا بعمله إلى سجين، وهوواد بحضر موت يقال له: برهوت.

اور امام ابو جعفر الباقر ع نے کہا جہاں تک مومن ہیں تو ان کے اعمال اور ارواح آسمان تک بلند ہوتے ہیں پس دروازے کھل جاتے ہیں اور جہاں تک کافر ہیں تو ان کا عمل بلند ہوتا اور روح یہاں تک آسمان پر پہنچتے ہیں تو صدا اتی ہے اس کو اس کے عمل کے ساتھ سجین کی طرف لے جاؤ جو حضرالموت میں ایک وادی ہے اس کو برہوت کہا جاتا ہے

معلوم ہوا کہ سجین تک جانے کا راستہ برہوت سے ہے-چلیں آج برہوت کی سیر کریں

ہوائی جہاز سے برہوت کی تصویر

برہوت(سرخ نشان) اور جابیہ (سبز نشان) میں فاصلہ

برہوت کی خبر یمنی لوگوں نے دی اور اہل تشیع کے مطابق یہ سجین کا رستہ ہے- اغلبا یمنی یہود مثلا کعب الاحبار کے نزدیک یہ دلیل تھا کہ جہنم تک رستہ یہاں سے ہے جو زمین کے

وسط میں ہے جہاں شیطان قید ہے اس قول کو قبولیت عامہ ملی یہاں تک کہ عبد الوہاب النجدی اور خوارج اور شیعہ کے مطابق یہ مستقر ارواح ہے – غور طلب ہے کہ وہ فرقے جو عرب سے نکلے ان کے نزدیک برھوت اور سجین ایک ہیں لیکن وہ فرقے جو برصغیر کے ہیں وہ برھوت کا ذکر نہیں کرتے صرف سجین کہتے ہیں

کائنات کا یہ منظر کچھ اس طرح ہے -

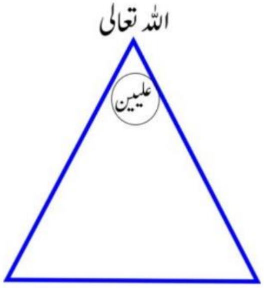

یہ پہلے آسمان سے سات آسمان تک کا منظر ہے اور نیچے

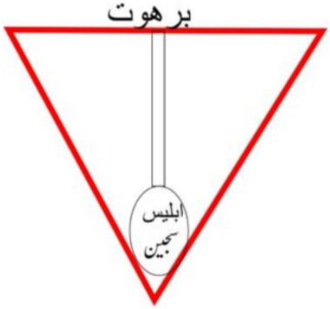

یہ زمین سے اس کی تہہ تک کا منظر ہے- ان کو ایک دوسرے پر رکھیں تو ملتا ہے

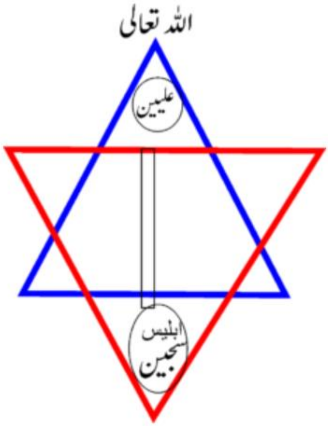

صخرہ یروشلم کی فضیلت

یہود کے مطابق ہیکل سلیمانی کا سب سے اہم مقام ایک چٹان تھی [12] جس کو کعبہ کی طرح قبلہ سمجھا جاتا اور قُدس الاقداس (ہولی آف ہولیز) کہا جاتا تھا - قُدس الاقداس کے گرد ، تباہ ہونے سے پہلے، غلاف کعبہ کی طرح ایک دبیز پردہ تھا [13]- سال میں صرف ایک دن امام یا پروہت اس میں سے داخل ہوتا تھا-

---

12

یہود ، قدس الاقداس کو زمین کا سب سے متبرک مقام مانتے ہیں اور ان میں راسخ العقیدہ لوگ اس چٹان پر قدم نہیں رکھ سکتے کیونکہ ان کے مطابق وہ ناپاک ہیں اور مسیح آنے پر توریت کی کتاب گنتی کے باب ۱۹ کے مطابق ایک سرخ گائے کی سوختنی قربانی کے بعد اس کی راکھ سے پاک ہوں گے – یہودیوں کو آج تک مسجد الاقصی کا مقام معلوم نہیں کیونکہ مسجد الاقصی کے پتھر توڑ کر بکھیر دیے گئے اور ان کو جلا وطن کر دیا گیا تھا- لہذا ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ عبد الملک کی بنوائی ہوئی قبہ الصخرہ پر عمارت کی چٹان قدس الاقداس کی چٹان ہے اور بعض اختلاف کرتے ہیں-

عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو بیت المقدس میں آنے کی اجازت دی تھی جس پر عیسائیوں نے پابندی لگا رکھی تھی - غیر مستند تاریخی روایات کے مطابق اس سفر شام میں عمر کے ساتھ کعب احبار بھی تھا - کہا جاتا ہے (یا مشہور کیا گیا ہے کہ) عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ مسجد الاقصی کہا ں ہے؟ تو کعب نے بتایا ہے یہ الصخرہ پر ہے- عمر رضی اللہ عنہ نے صخرہ چٹان کو چھوڑ کر آگے بڑھ کر قبلہ کی طرف مسجد بنائی- أبو إسحاق كعب بن ماتع الحميرى اليمنى، یمن کے حبر یعنی یہودی عالم تھے- عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایمان لائے لیکن شاید ہی انہوں نے کبھی مسجد الاقصی کا سفر کیا ہو کیونکہ یہودی ہونے کی وجہ سے ان پر یروشلم میں داخلے پر پابندی تھی- بمطابق روایت انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ الصخرہ پر مسجد الاقصی تھی – حالانکہ تاریخ کے مطابق الصخرہ چٹان رومن قلعہ انتونیا کا حصہ تھی - بحر الحال عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد سے کام لیا اور مسجد بیت المقدس کو الگ فورٹ انتونیا پر ہی ایک مقام پر بنایا جس کے لئے اس وقت کسی کا بھی عبادت گاہ ہونے کا دعوی نہیں تھا اور وہ یروشلم کا سب سے اونچا مقام تھا - لہذا مسجد ایک غیر متنازعہ جگہ بنائی گئی- مسلمانوں آج اس بات کو نہیں پیش کرتے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بنائی ہوئی مسجد اصل میں عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے بنائی - عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ مسجدالاقصی کہاں تھی، جس سے ظاہر ہے ان کو خود عمر کو بھی معلوم نہ تھا کہ کہاں تھی-

مصنف کے خیال میں یمن کے یہودیوں بشمول کعب احبار کو یہ مغالطہ چٹان کی وجہ سے ہوا- کتاب فضائل بيت المقدس از ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ) میں وهب بن منبہ جو ایک سابق یمنی یہودی تھے کہتے ہیں

قَالَ اللَّهُ لِصَخْرَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَا صَخْرَةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَنْتِ عَرْشِي الْأَدْنَى

13

انجیل متی باب ۲۷ – آیت ۵۰ ، ۵۱

اللہ تعالی چٹان جو بیت المقدس میں ہے سے کہتا ہے کہ اے چٹان تو میرا عرش ادنی ہے14

تفسیر طبری میں ہے

حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ، [ص:164] قَالَ: ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ حِينَ قَالَ كَعْبٌ: إِنَّ الصَّخْرَةَ مَوْضِعُ قَدَمِ الرَّحْمَنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: كَذَبَ كَعْبٌ، إِنَّمَا الصَّخْرَةُ جَبَلٌ مِنَ الْجِبَالِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا} [طه: 105] فَسَكَتَ عَبْدُ الْمَلِكِ

عروہ نے کہا ہم عبد الملک کے پاس بیٹھے تھے جب کعب نے کہا کہ قیامت کے دن صخرہ ، رحمان کے قدم رکھنے کی جگہ ہو گی – عروہ نے کہا جھوٹ صخرہ پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور اللہ تعالی کہتا ہے یہ پہاڑوں پر سوال کرتے ہیں کہو ہم ان کو دھول کی طرح اڑا دیں گے - اس پر عبد الملک چپ ہو گیا

سند میں ابن لَهِيعَةَ ضعیف ہے

مسجد الاقصی کی دوسری نشانی زم زم کی طرح کا ایک چشمہ تھا جو ہیکل کے صحن میں ابلتا تھا اور اس کو جیحون کہا جاتا تھا (کتاب حزقی ایل باب ٤٧) –

مسند احمد کی روایت ہے

حدثنا أسود بن عامر حدثنا حماد بن سلمة عن أبي سنان عن عُبيد بن آدم وأبي مريم وأبي شعيب: أن عمر بن الخطاب كان بالجابية، فذكر فتح بيت المقدس، قال: فقال أبو سلمة: فحدثني أبو

14

كتاب فضائل بيت المقدس از ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ) کے مطابق ایک روایت جو ابی ہریرہ سے منسوب ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْهَارُ كُلُّهَا وَالسَّحَابُ وَالْبِحَارُ وَالرِّيَاحُ مِنْ تَحْتِ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

بیت المقدس کی چٹان کے نیچے تمام نہریں اور سمندر اور ہوائیں ہیں

سنان عن عبيد بن آدم قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول لكعب: أين ترى أن أصلي؟ فقال: إن أخذت عني صليت خلف الصخرة فكانت القدس كلها بين يديك! فقال عمر: ضاهيت اليهودية، لا، ولكن أصلى حيث صلى رسول الله – صلى الله عليه وسلم -، فتقدم إلى القبلة فصلى، ثم جاء فبسط رداءه، فكنس الكناسة في ردائه وكنس الناس

أبو سنان ، عبید بن آدم سے روایت کرتا ہے کہ میں نے سنا عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے پوچھا کہ تمہاری رائے میں کہاں نماز پڑھیں ؟ کعب نے کہا اگر میں پڑھوں تو صخرہ سے پیچھے پڑھوں گا اس طرح پورا قدس آپ کے سامنے ہو گا پس عمر نے کہا یہودیوں کی گمراہی ! نہیں ہم نماز پڑھیں گے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی پس آگے بڑھ کر قبلہ کی طرف نماز پڑھی

اس کی سند میں أَبُو سِنَانٍ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ ہے جس کی تضعیف محدثین نے کی ہے ابو حاتم کہتے ہیں لیس بقوي في الحديث حدیث میں قوی نہیں ہے ابن معین وأحمد بن حنبلاس کو ضعیف کہتے ہیں اور أبو زرعة اس کو مخلط ضعیف الحدیث کہتے ہیں الذھبی کہتے ہیں ضعیف ہے متروک نہیں ہے ابن حجر لین الحدیث کہتے ہیں البیہقی سنن الکبری میں ضعیف کہتے ہیں المعلمي بھی ضعیف کہتے ہیں یہ روایت صرف بصرہ کی ہے کیونکہ اس راوی نے اسکو بصرہ میں بیان کیا ہے اسکی وفات 141 – 150 ھ کے دوران ہوئی ہے

مسند احمد کی روایت کی سند میں عبید بن ادم بھی مجھول ہے – المعلمي کہتے ہیں لم يُذْكرْ له راوٍ إلا أبو سنان اس سے صرف ابو سنان ہی روایت کرتا ہے

شعيب الأرناؤوط کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے- حیرت ہے کہ اس روایت کو ابن کثیر اور احمد شاکر حسن کہتے ہیں

راقم کہتا ہے کہ عمر نے اپنی تعمیر کردہ مسجد کو الاقصی قرار نہیں دیاتھا بلکہ اس کو مسجد القبلی کہا جاتا تھا، جو اب مشہور کردہ مسجد الاقصی کے سیسہ والے گنبد کے نیچے ہے

الکافی از کلینی میں ہے

علي بن إبراهيم، عن أبيه ; ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعا عن ابن أبي عمير، عن عمر بن اذينة، عن زرارة قال: كنت قاعدا إلى جنب أبي جعفر (ع) وهو محتب مستقبل الكعبة، فقال: أما إن النظر إليها عبادة فجاء ه رجل من بجيلة يقال له: عاصم بن عمر فقال لابي

جعفر (ع): إن كعب الاحبار كان يقول: إن الكعبة تسجد لبيت المقدس في كل غداة، فقال أبوجعفر (ع): فما تقول فيما قال كعب؟ فقال: صدق، القول ما قال كعب فقال أبوجعفر (ع): كذبت وكذب كعب الاحبار معك وغضب

زرارۃ نے ذکر کیا کہ ایک آدمی عاصم بن عمر نے امام ابو جعفر سے کہا کعب کہتا ہے کہ کعبہ ہر صبح بیت المقدس کو سجدہ کرتا ہے - امام ابو جعفر نے عاصم سے کہا کعب کے قول پر تم کیا کہتے ہو وہ بولا سچ کہتا ہے ، میں وہی کہتا ہوں جو کعب کہہ رہا ہے - امام ابو جعفر نے کہا جھوٹ جھوٹ کہا کعب احبار نے تجھ سمیت اور غصہ ہوئے

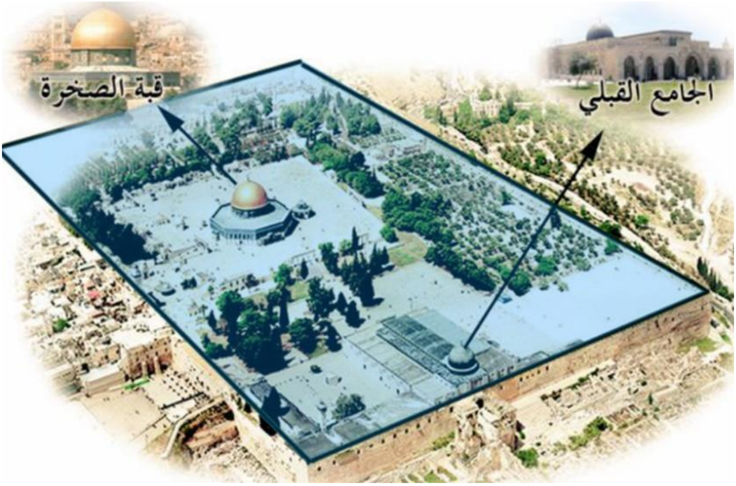

مسجد القبلی یا الجامع القبلي آجکل اس مسجد کے اندر ہے جس کو الاقصی کہا جاتا ہے

اس مسجد کا اصل نام القبلی ہے یعنی وہ مسجد جس کی جہت قبلہ کی طرف ہے اور چونکہ یہ یروشلم میں پہلی مسجد تھی اس بنا پر اس کا یہ نام ہے

المصلی المرواني یا سلیمان کا اصطبل یہ پلیٹ فارم کے نیچے مسجد الاقصی سے تھوڑی دور ہے

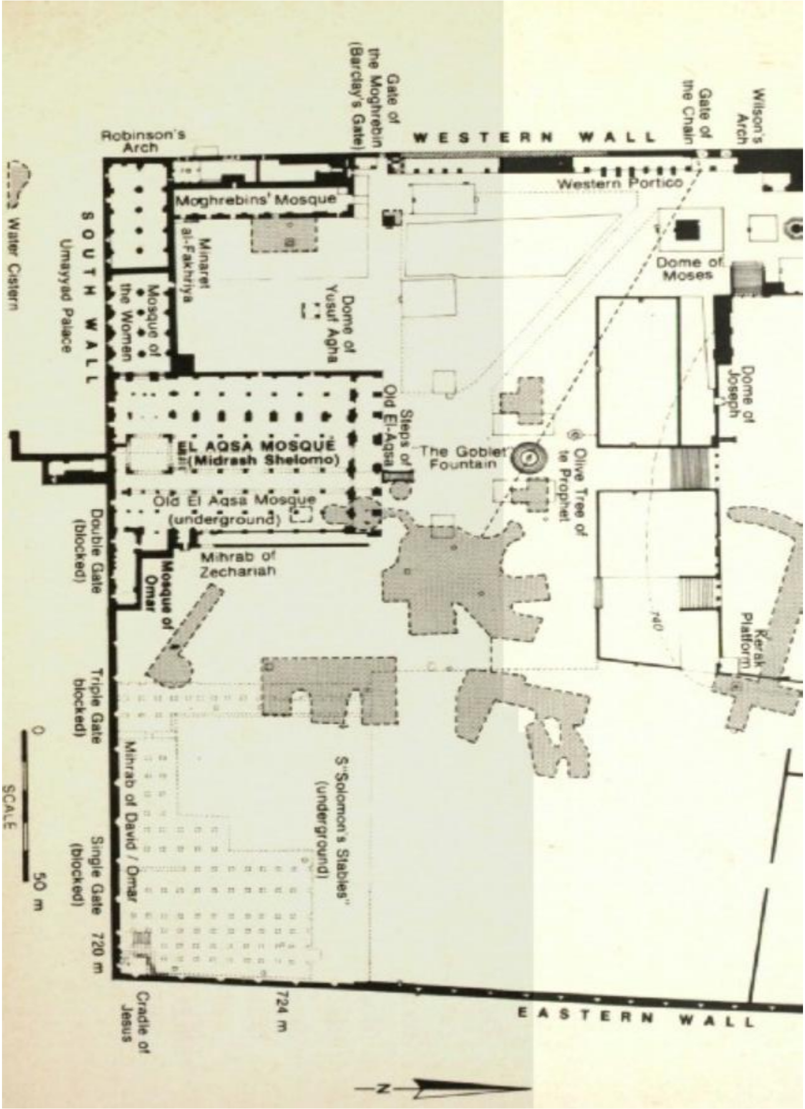
WESTERN WALL
Robinson's Arch
Gate of the Moghrebin (Barclay's Gate)
Gate of the Chain
Wilson's Arch
Western Portico
Moghrebins' Mosque
Minaret al-Fakhriya
Dome of Yusuf Agha
Dome of Moses
Dome of Joseph
Water Cistern
Umayyad Palace
SOUTH WALL
Mosque of the Women
EL AQSA MOSQUE
(Midrash Shelomo)
Old El Aqsa Mosque
(underground)
Steps of Old El-Aqsa
The Goblet Fountain
Olive Tree of te Prophet
Double Gate (blocked)
Mosque of Omar
Mihrab of Zechariah
Kerak Platform
Triple Gate (blocked)
Single Gate (blocked)
Mihrab of David / Omar
S"Solomon's Stables" (underground)
720 m
724 m
Cradle of Jesus
EASTERN WALL
0
50 m
SCALE
N

خواب سے متعلق

کتاب الفتن از أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (المتوفى: 228هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَيَانٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ تُبَيْعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِذَا كَانَ سَنَةُ سِتِّينَ وَمِائَةٍ، انْتُقِصَ فِيهَا حِلْمُ ذَوِي الْأَحْلَامِ، وَرَأْيِ ذَوِي الرَّأْيِ»

بَيْعُ بنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ نے کہا کعب نے کہا جب سن ١٦٠ ہجری ہو گا تو خواب والوں کے خواب کم ہو جائیں گے اور رائے والوں کی رائے بھی کم ہو جائے گی

صفت النبی پر کلام

مسند دارمی میں ہے

أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مَعْنٌ (2) – هُوَ ابْنُ عِيسَى -، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ: كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللهِ صَلى الله عَلَيهِ وسَلم فِي التَّوْرَاةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يُولَدُ بِمَكَّةَ، وَيُهَاجِرُ إِلَى طَابَةَ وَيَكُونُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ، وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ، وَلَا بِسَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ سَرَّاءٍ، وَيُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ، يُوَضِّؤُونَ أَطْرَافَهُمْ، وَيَأْتَزِرُونَ فِي أَوْسَاطِهِمْ، يَصُفُّونَ فِي صَلَاتِهِمْ كَمَا يَصُفُّونَ فِي قِتَالِهِمْ، دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، يُسْمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ.

ابن عباس نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ توریت میں رسول اللہ کی کیا صفت ہے ؟ کعب نے کہا محمد مکہ میں پیدا ہوں گے ہجرت کر کے طابہ جائیں گے جہاں اپ کی حکمرانی شام تک ہو گی نہ بدکلام کریں گے نہ بازار میں شور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیں گے بلکہ معاف

کریں گے اپ کے امتی اپ کی تعریف کریں گے جو پریشانی و خوشی میں اللہ کی حمد کریں گے ہر ٹیلے و اونچائی سے اللہ کی تکبیر کہیں گے اپنے ہاتھ پیر کا وضو کریں گے اور کمر پر آزار باندھیں گے نماز میں جنگ جیسی صف بنائیں گے اور مسجد میں شہد کی مکھی کی طرح بھبھنائیں گے جس کی آواز آسمان تک جائے گی

اس کی سند میں معاوية بن صالح بن حدير ہے جس سے عبد الرحمان بن المہدی کو وحشت ہوتی تھی اور ابن القطان اس سے خوش نہ تھے ابی حاتم کہتے اس سے دلیل مت لو

مسند دارمی میں اس کی دو اور اسناد ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قال: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قال: حَدَّثَنِي خَالِدٌ – هُوَ ابْنُ يَزِيدَ (1) -، عَنْ سَعِيدٍ – هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ -، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلى الله عَلَيهِ وسَلم: إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُهُ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَتَجَاوَزُ، وَلَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى يُقِيمَ الْمِلَّةَ الْمُتَعَوِّجَةَ، بِأَنْ يُشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، نَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا. [الإتحاف:7182]

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ نے اس قول کو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بھی منسوب کیا ہے

اس کو سعید بن أبی هلال نے روایت کیا ہے جو مختلط تھے

سنن دارمی کے مطابق یہ قول کعب الاحبار کا تھا

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبًا يَقُولُ: مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ –.

أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ نے کہا ایسا ہی کعب الاحبار نے کہا جیسا ابن سلام نے کہا

کعب الاحبار یا ابن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں شور نہ کریں گے – یہ آیات توریت میں نہیں بلکہ انبیاء سے منسوب کتاب یسعیاہ باب ٤٢ میں انے والے مسیح سے متعلق ہے

Is. 42:1 See my servant, whom I am supporting, my loved one, in whom I take delight: I have put my spirit on him; he will give the knowledge of the true God to the nations.

Is. 42:2 He will make no cry, his voice will not be loud: his words will not come to men's ears in the streets.

میرا بندہ جس کی میں مدد کر رہا ہوں میرا محبوب جس سے میں راضی ہوں اس میں میں نے اپنی روح ڈالی ہے یہ اقوام کو اصل رب کا علم دے گا

یہ شور و غوغہ نہ کرے گا اور اس کی آواز بلند نہ ہو گی اور لوگوں کو سڑکوں پر اس کی آواز سنائی نہ دے گی

جبکہ ہم کو معلوم ہے کہ مکی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ بازاروں میں ہی تھی جہاں بلند آواز سے اپ اللہ کی طرف سب کو پکارتے تھے

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق

وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا

رسول اللہ اس سے اندھے کی آنکھ کھولے گا اور بہرے کے کان اور دلوں کے تالے

جبکہ یہ بھی کتاب یسعیاہ سے لیا گیا گے

Book of Isaiah chapter 35

Say to those who have an anxious heart,

"Be strong; fear not!

Behold, your God

will come with vengeance,

with the recompense of God.

He will come and save you."

Then the eyes of the blind shall be opened,

and the ears of the deaf unstopped;

then shall the lame man leap like a deer,

and the tongue of the mute sing for joy.

For waters break forth in the wilderness,

and streams in the desert;

the burning sand shall become a pool,

and the thirsty ground springs of water;

کہو ان سے جن کے دل متذبذب ہیں

ڈرو مت مظبوط رہو

خبردار تمہارا رب

انتقام کے ساتھ نمودار ہو گا

اللہ کی جانب سے بدلہ

وہ آ کر تم کو بچائے گا

اندھے کی اس وقت آنکھ کھل جائے گی

بہرے کے کان بند نہ رہیں گے

لنگڑا ہرن کی طرح دوڑے گا

اور گونگے کی زبان اس وقت گنگنائے گی

پس ویرانے میں پانی بہے گا

اور نہریں صحرا میں

اور جلتی ریت ، ایک حوض ہو گی

اور سوکھی زمین ، پانی کا چشمہ

یسعیاہ باب ٣٥ آیات 4 سے 7 تک

یہود میں ان آیات کی بنیاد پر ایک مسیح کا انتظار تھا جو جنم کے اندھے کو بینا کرے، – بہرے کو سامع الصوت کرے، لنگڑے کو ٹھیک کر دے، گونگے کو زبان دے دے

راویوں کا کتاب یسعیاہ کی آیات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منطبق کرنا عجیب بات ہے کیونکہ اول یہ توریت نہیں دوم یہ مسیح سے متعلق آیات ہیں نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق

جنتی زمینی نہریں

البدء والتاريخ از المطهر بن طاهر المقدسي (المتوفى: نحو 355هـ) میں ہے

وأهل الكتاب يزعمون أن أربعة أنهار تخرج من الجنة سيحان وجيحان والفرات والنيل وزعموا أن الفرات مد فرمى برمانة شبه البعير البازل وذلك في زمن معاوية فسئل كعب الأحبار فقال هي من الجنة

اہل کتاب کا دعوی ہے کہ چار نہریں جنت سے نکلتی ہیں سیحان وجیحان والفرات والنیل اور .... اور دور معاویہ میں کعب سے پوچھا گیا تو اس نے کہا فرات جنت میں سے ہے

ادریس (ع) سے متعلق

طبری میں ہے

حدثني يونس بن عبد الأعلى ، أنبأنا ابن وهب ، أخبرني جرير بن حازم ، عن سليمان الأعمش ، عن شَمِر بن عطية ، عن هلال بن يساف قال : سأل ابن عباس كعبًا، وأنا حاضر ، فقال له : ما قول الله عز وجل لإدريس : (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) ؟ فقال كعب : أما إدريس فإن الله أوحى إليه أني أرفع لك كل يوم مثل عمل جميع بني آدم ، فأحَبّ أن يَزداد عملا ، فأتاه خليل له من الملائكة

فقال : إن الله أوحى إليّ كذا وكذا ، فَكَلِّم لي ملك الموت ، فَلْيؤخرني حتى أزداد عملا ، فحمله بين جناحيه ، حتى صعد به إلى السماء ، فلما كان في السماء الرابعة تلقاهم مَلَك الموت منحدرًا ، فَكَلَّم ملك الموت في الذي كلمه فيه إدريس ، فقال : وأين إدريس ؟ فقال : هو ذا على ظهري . قال ملك الموت: فالعجب! بُعثت وقيل لي : اقبض روح إدريس في السماء الرابعة . فَجَعَلْتُ أقول : كيف أقبض روحه في السماء الرابعة ، وهو في الأرض ؟ فَقَبَضَ روحه هناك ، فذلك قول الله : (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) ثم قال ابن كثير : هذا من أخبار كعب الأحبار الإسرائيليات ، وفي بعضه نكارة ، والله أعلم .

ھلال بن یساف نے کہا ابن عباس نے کعب سے ادریس کے بارے میں پوچھا – کعب نے کہا ملک الموت نے ادریس کی روح چوتھے آسمان پر قبض کی

ابن کثیر نے کہا یہ کعب کی خبر ہے الإسرائيليات میں سے اس میں نکارت ہے

راقم کہتا ہے ابن عباس تو اہل کتاب سے روایت لینے کے سخت مخالف تھے

اس کی سند منقطع ہے

في كتاب «سؤالات حرب الكرماني» قال أبو عبد الله: الأعمش لم يسمع منه شمر بن عطية

الأعمش کا سماع شمر بن عطية سے نہیں ہے

دوسری طرف کتاب الفتن کی روایت ہے

قَالَ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: وَحَدَّثَنِي جَرَّاحٌ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " الدَّجَّالُ بَشَرٌ وَلَدَتْهُ امْرَأَةٌ، وَلَمْ يَنْزِلْ شَأْنِهِ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، وَلَكِنْ ذُكِرَ فِي كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ، يُولَدُ فِي قَرْيَةٍ بِمِصْرَ يُقَالُ لَهَا قُوصُ، يَكُونُ بَيْنَ مَوْلِدِهِ وَمَخْرَجِهِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، فَإِذَا ظَهَرَ خَرَجَ إِدْرِيسُ وَخُنُوكُ يَصْرُخَانِ فِي الْمَدَائِنِ

جراح نے کہا وہ جس نے کعب سے روایت کیا بتایا کہ کعب نے کہا جب دجال قوص مصر سے نکلے گا تو ادریس و خُنُوكُ ظاہر ہوں گے

اس کی سند میں مجہول ہے

سحر کا ذکر

سابقہ یمنی یہودی کعب الاحبار ایک قصہ سناتے - تفسیر عبد الرزاق المتوفی ٢١١ هجري کی روایت ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ – نا الثَّوْرِيُّ , عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ , عَنْ سَالِمٍ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ , عَنْ كَعْبٍ , قَالَ: «ذَكَرَتِ الْمَلَائِكَةُ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ , وَمَا يَأْتُونَ مِنَ الذُّنُوبِ» فَقِيلَ لَهُمْ: «اخْتَارُوا مَلَكَيْنِ , فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ» قَالَ: فَقَالَ لَهُمَا: «إِنِّي أُرْسِلُ رُسُلِي إِلَى النَّاسِ , وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا رَسُولٌ , انْزِلَا وَلَا تُشْرِكَا بِي شَيْئًا , وَلَا تَزْنِيَا , وَلَا تَسْرِقَا» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ كَعْبٌ: «فَمَا اسْتَكْمَلَا يَوْمَهُمَا الَّذِي أُنْزِلَا فِيهِ حَتَّى عَمِلَا مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا»

کعب نے کہا : ذکر کیا فرشتوں کا ان کا جو نبی آدم پر نگہبان تھے اور جو ان کے گناہوں کے بارے میں ہے پس ان فرشتوں سے کہا گیا کہ چن لو فرشتوں کو انہوں نے ہاروت و ماروت کو چنا اور ہاروت و ماروت سے کہا میں اپنے سفیر بنی آدم کی طرف بھیج رہا ہوں اور میرے اور تمھارے درمیان کوئی اور نہیں ہو گا بنی آدم پر نازل ہو اور شرک نہ کرنا نہ زنا اور نہ چوری – ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کعب نے کہا انہوں نے وہ کام نہ کیا جس پر نازل کیا گیا تھا یہاں تک کہ حرام کام کیا

اسنادی حیثیت سے قطع نظر ان روایات میں یہود کی کتاب

Book of Enoch

Book of Jubilees

کا قصہ نقل کیا گیا ہے ہبوط شدہ فرشتے

Fallen Angels

یا

Watchers

اپنے ہی ہبوط شدہ فرشتوں میں سے دو کو انسانوں کو سحر سکھانے بھیجتے ہیں- سحر کا وقوع اسی صورت ممکن ہے کہ اس میں شیطان کا عمل دخل ہو اور ذہنی و نظری التباس پیدا ہو- اب اشکال یہود میں یہ پیدا ہوا کہ سحر تو بابل میں فرشتے بھی سیکھا رہے تھے لہذا شیطان بھی ایک فرشتہ ہو گا- اس کا ذکر کتاب آیوب میں ہے - اس کی آیت ہے

الله نے شیطان سے پوچھا تو کہاں سے آ رہا ہے ؟ شیطان نے کہا زمین کی سیر سے ہر کام جو اس میں ہو اس کو دیکھتا ہوں

اس آیت سے بعض یہود ثابت کرتے ہیں کہ شیطان اصل میں ایک فرشتہ ہے جو زمین کی خبر الله کو دیتا ہے -یہود کے نزدیک شیطان کا مقصد یہود کی وقتا فوقتا آزمائش ہے لیکن الله کی مدد کی وجہ سے اس کا نتیجہ اکثر یہود کے حق میں ہوتا ہے یعنی یہود الله کی نگاہ میں سر خرو ہوتے ہیں

محشر کا ذکر

صحیح ابن خزیمہ میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ -يَعْنِي الْقُرْقُسَانِيَّ- ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ".

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوا فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهِ "فِيهِ خُلِقَ آدَمُ" إِلَى قَوْلِهِ "وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ"، أَهُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ؟ قَدْ خَرَّجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فِي "كِتَابِ الْكَبِيرِ" مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ رِوَايَةً مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَمَنْ جَعَلَهُ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، وَالْقَلْبُ إِلَى رِوَايَةِ مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبٍ أَمْيَلُ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى حَدَّثَنَا، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُسْكِنَ

[182 - ب] الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. قَالَ، قُلْتُ لَهُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ وَہَكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ وَشَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (1).

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَمَّا قَوْلُهُ: "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ" فَهُوَ عَنْ أَبِي ہُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ فِيهِ، وَالزِّيَادَةُ الَّتِي بَعْدَہَا: "فِيهِ خُلِقَ آدَمُ" إِلَى آخِرِهِ ہَذَا الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُہُمْ: عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَقَالَ بَعْضُہُمْ: عَنْ كَعْبٍ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ، نے ابو ہریرہ سے روایت کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا فرمایا

سب سے اچھے دنوں میں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس میں آدم خلق ہوئے اسی روز جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن اس میں سے نکلے اور اسی روز قیامت برپا ہو گی

امام ابن خزیمہ نے کہا ان الفاظ پر محدثین کا اختلاف ہے جن میں ہے کہ اس روز آدم خلق ہوئے سے لے کر اس روز قیامت ہو گی تک کہ کیا یہ ابو ہریرہ کے الفاظ ہیں نبی سے مروی ہیں یا کعب احبار کا قول ہے جو ابو ہریرہ نے بیان کیا

پس اس پر روایات کی تخریج کی ہے کتاب الکبیر میں یہ کلام بعض نے بنایا کہ یہ روایت ہے ابو ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض نے اس کو کعب احبار کا قول کہا ہے جو ابو ہریرہ نے روایت کیا ہے

اس طرح میلان ہے کیونکہ محمد بن یحیی نے روایت کیا

مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى حَدَّثَنَا، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي ہُرَيْرَةَ:

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُسْكِنَ [182 - ب] الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. قَالَ، قُلْتُ لَهُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ.

وَہَكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ وَشَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

ابو سلمہ نے روایت کیا کہ ابو ہریرہ نے روایت کیا

سب سے اچھے دنوں میں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے .... اسی روز حشر ہو گا

ابو سلمہ نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے پوچھا : کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر کچھ سنا ہے ؟ ابو ہریرہ نے فرمایا بلکہ اس بات کو کعب نے بیان کیا ہے- اسی طرح أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ اور شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ کی سند سے روایت کیا گیا ہے

ابن خزیمہ نے کہا جہاں تک قول ہے کہ سب سے اچھے دنوں میں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے تو اس میں شک نہیں کہ یہ ابو ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے لیکن جو ذیادت اس کے بعد ہے

اس میں آدم خلق ہوئے سے آخر تک اس میں یہ اختلاف ہے کہ بعض کے نزدیک نبی کا قول ہے اور بعض کے نزدیک کعب احبار کا قول ہے

راقم سمجھتا ہے کہ روایت أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ یا وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرَ میں الفاظ کعب احبار کا قول ہے

عمر رضی اللہ عنہ کی خفگی

سعيد بن عبد العزيز عن إسماعيل بن عبيد الله عن السائب بن يزيد قال سمعت عمر بن الخطاب يقول لأبي هريرة لتتركن الحديث عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) أو لألحقنك بأرض دوس وانقطع من كتاب أبي بكر كلمة معناها دوس وقال لكعب لتتركن الحديث أو لألحقنك بأرض القردة

سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں اسمعیل نے السائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عمررضی اللہ عنہ کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے سنا کہ رسول اللہ سے حدیث روایت کرنا

چھوڑو ورنہ تم کو ارض دوس اور کعب الاحبار کو کہا کہ تم کو بندروں کی زمین میں بدر کروں گا15

أهل تشيع نے بھی کعب سے روایت اپنی کتب میں درج کی ہے مثلاً الخرائج والجرائح از قطب الدين الراوندي میں کعب کی روایت موجود ہے کہ ایک شخص نہ خواب کا ذکر کیا اور کعب احبار نے کہا ایسا ہی کتاب اللہ (تورات) میں لکھا ہے

ومنها حديث كعب بن ماتع : بينا هو في مجلس ورجل من القوم معهم يحدث أصحابه يقول : رأيت في النوم أن الناس حشروا . وأن الامم تمر كل أمة مع نبيها ، ومع كل نبي نوران يمشي بينهما ومع كل من اتبعه نور يمشي به ، حتى مر محمد صلى الله عليه وآله في أمته فإذا

ليس معه شعرة إلاوفيها نوران من رأسه وجلده ، ولامن اتبعه من أمته إلاومعه نوران

مثل الانبياء . فقال كعب : والتفت إليهما ما هذا الذي يحدث به ؟ قال : رؤيا

رأيتها . فقال : والذي بعث محمدا صلى الله عليه وآله بالحق إنه لفي كتاب الله كما رأيت

15

امام ذهبی اپنی کتاب تذکرہ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ

أن عُمَرَ حَبَسَ ثَلَاثَہَ: إبْنَ مَسْعُوْدٍ وَأبَا الدَرْدَاءِ وَأبَا مَسْعُوْدَ الأنْصَارِی فَقَالَ: قَدْ أكْثَرْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی سند میں سَعْدِ بْنِ إبْرَاہِیمَ ہے جس پر میں نے کئی بار جرح پیش کی ہے

یہ قول إبراهيم بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے
الهيثمي نے مجمع الزوائد ج:1 ص:149 میں لکھا ہے
رواه الطبراني في الأوسط – قلت : ہذا أثر منقطع وإبراہیم ولد سنة عشرين ولم يدرك من حياة عمر إلا ثلاث سنين .وابن مسعود كان بالكوفة ولا يصح ہذا عن عمر (قلت : ويأتي باب التثبت عن بعض الحديث)انتہی
طبرانی نے اس کو اوسط میں روایت کیا ہے میں کہتا ہوں یہ اثر منقطع ہے إبراہیم بن عبدالرحمن سن ۲۰ میں پیدا ہوا اور ان نے عمر کو نہیں پایا سوائے زندگی کے تین سال اور ابن مسعود تو کوفہ میں تھے اور یہ إبراہیم بن عبدالرحمن کا قول صحیح نہیں ہے

شیعہ علماء میں طوسی ، طبرسی ، عبد علی بن جمعة ، الفیض الكاشاني الصافی ، قمی نے اپنی اپنی تفسیر میں کعب احبار کے اقوال مثبت انداز میں نقل کیے ہیں صرف عصر حاضر میں الطباطبائي نے ان پر جرح کی ہے

كعب سے روایت کرنے والے

اس کتاب میں ذکر کردہ راوی

تُبَيْعُ بنُ عَامِرٍ الحِمْيَرِيُّ الحَبْرُ

(س) ابْنُ امْرَأَةِ كَعْبِ الأَحْبَارِ. صَاحِبُ المَلاَحِمِ.

الذهبى : تُوُفِّيَ تُبَيْعٌ عَنْ عُمُرٍ طَوِيْلٍ، سَنَةَ إِحْدَى وَمائَةٍ، بِالإِسْكَنْدَرِيَّة.

خَرَّجَ لَهُ: النَّسَائِيُّ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ بَأْساً، وَحَدِيْثُهُ عَزِيْزٌ.

حبيب بن عبيد الرحبى ، أبو حفص الشامى الحمصى

روى عن أبي أمامة والعرباض بن سارية وغيرهما وذكر أبو حاتم أن روايته عن أبي الدرداء مرسلة

شريح بن عبيد الحضرمي الشامي

جامع التحصيل في أحكام المراسيل از صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلدي بن عبد الله الدمشقي العلائي (المتوفى: 761هـ) میں ہے

شريح بن عبيد الحضرمي جعل في التهذيب روايته عن سعد بن أبي وقاص وأبي ذر وأبي الدرداء وغيرهم مرسلا وأنه روى عن أبي أمامة والمقداد بن معدي كرب وقد قال أبو حاتم الرازي عنه لم يدرك أبا أمامة ولا الحارث بن الحارث ولا المقدام قال ابنه عبد الرحمن وسمعته يقول شريح بن عبيد عن أبي مالك الأشعري مرسل وقال أبو زرعة شريح بن عبيد عن أبي بكر رضي الله عنه مرسل

صفوان بن عمرو السكسكي الحِمْصِيُّ

المتوفى ١٥٥ ھ کا سماع کعب سے ثابت نہیں ہے

عبد الله بن دينار

....أن بن دينار لم يسمع من عمر رضي الله عنه

عروة بن رويم اللخمى ، أبو القاسم الشامى الأردنى المتوفى ١٣٥ ھ

عروة بن رويم الدمشقي قال أبو حاتم لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم وقال أبو زرعة لم يسمع من بن عمر شيئا وفي التهذيب أنه أرسل أيضا عن جابر بن عبد الله وثوبان وغيرهما وأرسل أيضا عن أبي ذر وأبي ثعلبة وغيرهما

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ

مبہم ہے

كريب بْن أبرهة

فِي صحبته نظر، وقد نظرنا فلم نجد لَهُ رواية إلا عَنِ الصحابة: حذيفة بْن اليمان، وَأَبِي الدرداء، وَأَبِي ريحانة، إلا أَنَّهُ رَوَى عَنْهُ كبار التابعين من الشاميين، منهم كعب الخبر، وسليم بن عامر، ومرة ابن كعب، وغيرهم.

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ السِّنْدِيِّ

مجہول ہے

مَطَرٍ مَوْلَى أُمِّ حَكِيمٍ

مجہول ہے

نَوْفً الْبِكَالِيَّ

جبر بن نوف الهمدانى البكالى ، أبو الوداك الكوفى

وهو ابن امرأة كعب

يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ

مجہول ہے

يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيّ لا الرَّحْبِيُّ

[الوفاة: 81 - 90 ه]

وَكِلاهُمَا حِمْصِيٌّ، وَهَذَا الْكَبِيرُ، وَذَاكَ مِنْ طَبَقَةِ قَتَادَةَ.

رَوَى عَنْ: أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَعْبِ الأَحْبَارِ.

رَوَى عَنْهُ: بسر بن عبيد الله الحضرمي، وشريح بن عبيد، وشبيب بن نعيم، وفضيل بن فضالة الحمصيون.

يعْفُرَ بْنَ حُمْرَة

مجہول ہے

أَبِي زِيَادٍ

مجہول ہے

أَبِي الْعَوَّامِ

مجہول ہے

قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز الثاني

مرویات ہمام بن منبة

از

ابو شہر یار

٢٠٢٠

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ 3
ملک الموت کی آنکھ.. 7
ہم انسان کو اپنے عکس צֶּ֫לֶם پر بنائیں گے... 18
قد آدم 26

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

جزیرہ العرب میں موجود بہت سے نصرانی اور یہودی مسلمان ہوئے أور إن لوگوں نے احادیث پر صحائف لکھے- ان میں ایک نو مسلم هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلِ بْنِ سَيْجٍ الصَّنْعَانِيِّ تھے جو مدینہ پہنچے اور ان کی نظر انتخاب صرف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر پڑی جبکہ اصحاب رسول کی کثیر تعداد وہاں موجود تھی - ہمام بن منبہ نے صرف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا شیخ بنایا اور اسی اور صحابی کو پسند نہ کیا کہ ان کی مجلس میں جا کر بیٹھتے اور علم حاصل کرتے - ہمام بن منبہ یمن سے مدینہ پہنچے تھے جو یہود کا گڑھ تھا - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سابقہ نصرانی تھے جو قبیلہ ازد تھے - یہ قبیلہ عمان میں آباد تھا –

ہمام نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ١٤٠ روایات لیں اور ان کو ایک ہی سند سے روایت کیا – لیکن ان روایات میں اپنی باتیں بھی شامل کر دیں - ہمام کا اصل مسودہ یا نسخہ بقول امام احمد اسی وجہ سے معدوم ہوا کہ لوگ یہ تمیز ہی نہیں کر پائے کیا قول نبی ہے اور کیا ان کا اپنا قول ہے –

ہمام سوڈان گئے وہاں معمر بن راشد ملے اور ان کو روایت سنائیں اس کے بعد حجاز میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی فوج نے ہمام کو پکڑا اور یہ عباسیوں کے خروج تک زندہ تھے سن ١٣٢ هجري میں فوت ہوئے – الذھبی کے مطابق ممکن ہے سو سال انکی زندگی ہو –

كتاب التَّكْميل في الجَرْح والتَّعْدِيل ومَعْرِفة الثِّقَات والضُّعفاء والمجَاهِيل از ابن كثير كے مطابق

قال أحمد أيضاً: روى عنه أخوه وَهْب، وكان رجلاً يغزو، وكان يشتري الكتب لأخيه وهب، فجالس أبا هريرة بالمدينة فسمع منه أحاديث، وكان قد أدرك المُسَوِّدة وسقط حاجباه، وهي نحو أربعين ومائة حديث بإسناد واحدٍ، ولكنَّها مُقَطَّعة في الكُتُب ففيها أشياء ليست في الأحاديث.

اور احمد نے یہ بھی کہا : ان (ہمام) سے انکے بھائی وھب بن منبہ نے روایت لی اور یہ جہاد کرتے تھے اور یہ کتابیں خریدتے اپنے بھائی وھب کے لئے ، مدینہ میں ابو ہریرہ کے پاس بیٹھے ان سے احادیث سنیں اور انہوں نے المسودہ (بنو ہاشم کے ہمددر جنھوں نے بنو امیہ کا تختہ الٹا) کو پایا اور ان (کی آنکھ پر) حجاب آیا (بینائی جاتی رہی) اور یہ ۱٤۰ احادیث ایک سی سند سے روایت کرتے لیکن ان کی کتب کٹ گئیں (معدوم ہوئیں) کیونکہ ان میں ایسی چیزیں تھیں جو احادیث نہیں تھیں[1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی ہمام نہ صرف اتنے بڑے تھے کہ یمن سے سفر کر کے مدینہ پہنچے بلکہ ابو ہریرہ المتوفي ٥٧ هجري سے ۱٤۰ حدیثیں سنیں اور لکھیں پھر سوڈان گئے وہاں معمر بن راشد کو روایات سنائیں پھر زندہ رہے اور ابن زبیر کا دور بھی دیکھا یہاں تک کہ بنو امیہ کا دور دیکھا عباسیوں کا خروج دیکھا- اتنے طویل عرصے تک یہ زندہ رہے جو خود کسی معجزے سے کم نہیں إمام بخاري کہتے ہیں علی المدینی کہتے کہ ہمام ۱۳۲ ہجری میں فوت ہوئے یعنی ابو ہریرہ کی بھی وفات کے بعد ۷۵ سال زندہ رہے لیکن ہمام کی کتابیں باقی نہیں رہیں کیونکہ انہوں نے ان میں احادیث کے ساتھ اور باتیں بھی شامل کر دیں

ہمام ہر کسی کو جس طرح استاد نہیں بناتے تھے اسی طرح ہر کسی کو شاگرد بھی نہیں بناتے تھے – تمام زندگی انہوں نے اپنا احادیث کا مجموعہ لوگوں سے چھپایا اور محض چار لوگوں پر اس کو اشکار کیا ہے - ان سے صرف ان کے بھائی وھب بن منبہ صَاحِبُ

---

[1] امام احمد کے نزدیک سب روایات صحیح نہیں ہیں البتہ امام احمد نے مسند میں ۸۱۱۵ سے ہمام کی روایات لکھ دی ہیں اور سند دی ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہمام نے کہا یہ ہے وہ جو ابو ہریرہ نے ہم سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

الْقَصَصِ ، ان کے بھتیجے عَقِيْلُ بنُ مَعْقِلٍ اور معمر بن راشد اور ایک یمنی عَلِيُّ بنُ الحَسَنِ بنِ أَنَسٍ الصَّنْعَانِيُّ روایت کرتے ہیں –

الذھبی سیر الآعلام النبلاء میں کہتے ہیں وَمَا رَأَينَا مَنْ رَوَى الصَّحِيْفَةَ عَنْ هَمَّامٍ إِلاَّ مَعْمَرٌ اور ہم نہیں دیکھتے کہ اس الصَّحِيْفَةَ کو ہمام سے کوئی روایت کرتا ہو سوائے معمر کے- امام احمد کے مطابق معمر نے یہ صحیفہ سوڈان میں سنا- معمر خود کوفی ہیں وہاں سے یمن گئے اور پھر سوڈان – سوڈان علم حدیث کے لئے کوئی مشھور مقام نہ تھا-انے والے محدثین نے ان روایات کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہے-

یاد رہے کہ عصر حاضر میں انڈیا کے ڈاکٹر حمید الله کی تحقیق کے بعد دعوی کیا گیا ہے کہ صحیفہ ہمام بن منبہ مل گیا ہے جو مسند احمد میں ہے- دوسری طرف مسند کے مولف امام احمد کا خود کہنا ہے کہ یہ صحیفہ معدوم ہوا کیونکہ ہمام نے اس میں اپنی باتیں شامل کیں

ہمام بن منبہ کی روایت رد بھی کی گئی ہے - سنن ابو داود ٤٥٩٤ میں ہے

حدَّثنا محمدُ بنُ المتوكل العسقلانيُّ، حدَّثنا عبدُ الرزاق.

وحدَّثنا جعفرُ بنُ مسافر التِّنِّيسيُّ، حدَّثنا زيدُ بن المبارك، حدَّثنا عبدُ الملك الصنعانيُّ، كلاهما عن معمر، عن همَّام بن مُنبِّه

عن أبي هريرة، قال: قال رسولُ الله - صلَّى الله عليه وسلم -: "النارُ جُبَارٌ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول الله - صلَّى الله عليه وسلم نے فرمایا آگ باطل ہے

عون المعبود میں ہے

هِيَ النَّار يُوقِدهَا الرَّجُل فِي مِلْكه لِغَرَضٍ لَهُ فِيهَا , فَتُطَيِّرهَا الرِّيح فَتُشْعِلهَا فِي مَال أَوْ مَتَاع لِغَيْرِهِ بِحَيْثُ لَا يَمْلِك رَدّهَا فَيَكُون هَدَرًا.

یعنی کسی نے اپنی زمین پر آگ جلائی اور وہ وہاں سے اڑ کر کسی کے گھر یا سامان میں لگ گئی تو جلا نے والے پر کوئی تاوان نہ ہو گا۔

السنن الصغير للبيهقي میں ہے کہ معمر نے کہا یہ وہم ہے - امام احمد نے کہا یہ حدیث کوئی چیز نہیں ، صحیح نہیں - احمد نے کہا اہل یمن اگ کو نیر لکھتے ہیں پس یہ تَصْحِيفٌ ہوئی

وَأَمَّا الَّذِي فِي صَحِيفَةِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «النَّارُ جُبَارٌ» فَقَدْ قَالَ مَعْمَرٌ: «لَا أُرَاهُ إِلَّا وَهْمًا»، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: هَذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ بَاطِلٌ وَلَيْسَ بِصَحِيحٍ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: «أَهْلُ الْيَمَنِ يَكْتُبُونَ النَّارَ النَّيرَ، وَيَكْتُبُونَ الْبِيرَ» يَعْنِي مِثْلَ ذَلِكَ، فَهُوَ تَصْحِيفٌ

بہر حال ہمام کی روایت کو مطلق متن پر رد کر دیا گیا

کتاب الفوائد المعللة میں امام أبي زرعة الدمشقي کہتے ہیں

وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَهُمْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ النَّارُ جبار يَعْنِي حَدِيثَهُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ همام عن أبي هريرة وتلكما الأَحَادِيثُ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ

اور میں نے امام احمد کو سنا کہا وہ حدیث جو عبد الرزاق روایت کرتا ہے النار جبار یعنی حدیث جو معمر عن ہمام بن منبہ عن ابو ہریرہ کی سند سے ہے اور ایسی احادیث ان کا اصل نہیں ہے

ابن عدی الکامل میں کہتے ہیں

وقال ابن حنبل ليس هذا الحديث فِي كتب عَبد الرَّزَّاق قوله النار جبار يعني عن معمر عن همام، عَن أَبِي هريرة.

اور ابن حنبل نے کہا یہ حدیث عبد الرزاق کی کتب میں نہیں تھی ان کا قول النار جبار یعنی جو عن معمر عن همام، عَن أَبِي هريرة کی سند ہے

اگرچہ متاخرین محدثین کے نزدیک مثلا امام حاکم اور ابن حجر کے مطابق ہمام بن منبہ عن ابو ہریرہ کی سند سلسلہ الذھب ہے لیکن اس کے بر خلاف محدثین ان پر تنقید بھی کرتے تھے

ملک الموت کی آنکھ

کیا فرشتوں کے اجسام بھی زخمی ہو جاتے ہیں ؟ قرآن میں اس پر کوئی نص نہیں ہے البتہ معلوم ہے کہ فرشتے جنگوں میں شریک ہوئے ہیں اور ان کے زخمی ہونے کی کوئی خبر نہیں ہے – لہذا یہی سمجھا جائے گا کہ فرشتے نہ تو مقتل میں شہید ہوتے ہیں نہ زخمی ہوتے ہیں – اہل کتاب میں اس کے برعکس بیان کیا جاتا ہے کہ فرشتے آپس میں قتال بھی کرتے ہیں مثلا اللہ کے حامی فرشتے ، شیطان (جو یہود کے مطابق ایک فرشتہ ہے) کے ساتھ ہبوط ہو جانے والے فرشتوں

FALLEN ANGELS

سے قتال کرتے ہیں - ہبوط شدہ فرشتے قتل بھی ہوتے ہیں – اب جب یہودیوں کے ہاں فرشتے مر بھی جاتے ہیں ، زخمی بھی ہو جاتے ہیں تو ظاہر ہے وہ اگر بیان کریں کہ نبی نے فرشتہ کی آنکھ پھوڑ دی یا زخمی کر کے نکال دی تو یہ یہودی روایات کے عین مطابق ہے لیکن قرانی تعلیمات کے تحت معلوم نہیں ہے – اس حوالے سے ایک روایت کتب حدیث میں موجود ہے جو بحث طلب ہے -

صحیح مسلم میں ہے

جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا

ملک الموت موسی کے پاس پہنچا اور کہا اپنے رب کو جواب دو- پس موسی نے تھپڑ مارا اور ملک الموت کی آنکھ نکل آئی

یھاں پر واضح ہے کہ اپنے رب کو جواب دو سے موسی سمجھ گئے ہوں گے کہ کیا کہا جا رہا ہے-اس روایت کو ابو ہریرہ سے یہ لوگ نقل کرتے ہیں

اول ھمام بن منبہ

دوم عمار بن ابی عمار (راوی ضعیف ہے متن میں ایک دوسری نکارت ہے)

سوم أبي يونس سُليم ابن جبير   (ان کا سماع ابو ہریرہ رضی عنہ سے ثابت نہیں ہے)

چہارم طاووس بن کیسان   (ان کا سماع ابو ہریرہ رضی عنہ سے ثابت نہیں ہے)

یہ روایت هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلِ بْنِ سَيْجٍ الصَّنْعَانِيِّ کی سند سے ہے جو یمنی تھے اور ١٤٠ احادیث ابو ہریرہ سے انہوں نے روایت کی ہیں-ان کی روایات کا محور موسی علیہ السلام ہوتے ہیں اور ان کے غیر معروف فضائل بیان کرتے ہیں جو باقی اصحاب رسول بیان نہیں کرتے

امام بخاری نے اس کو مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ کی سند سے روایت کیا ہے إس میں معمر بن راشد ہیں جو مدلس ہیں لیکن محدثین کی ایک جماعت ان کی ہمام بن منبہ والی روایات قبول کرتی ہے – ہمام بن منبہ یمن سے مدینہ پہنچے اور ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے ١٤٠ روایات لیں ان میں اپنی باتیں بھی شامل کر دیں اور ان کا نسخہ بقول امام احمد اسی وجہ سے معدوم ہوا کہ لوگ یہ تمیز ہی نہیں کر پائے کیا قول نبی اور کیا ان کا اپنا قول ہے –

ہمام سوڈان گئے وہاں معمر بن راشد ملے اور ان کو روایت سنائیں اس کے بعد حجاز میں ابن زبیر رضی الله عنہ کی فوج نے ہمام کو پکڑا اور یہ عباسیوں کے خروج تک زندہ تھے سن ١٣٢ هجري میں فوت ہوئے – الذھبی کے مطابق ممکن ہے سو سال انکی زندگی ہو لیکن اس دوران انہوں نے بہت کم لوگوں کو روایات سنائی ہیں ان سے صرف ان کے بھائی وھب بن منبہ صَاحِبُ القَصَصِ ، ان کے بھتیجے عَقِيْلُ بنُ مَعْقِلٍ اور معمر بن راشد اور ایک یمنی عَلِيُّ بنُ الحَسَنِ بنِ أَنَسٍ الصَّنْعَانِيُّ روایت کرتے ہیں –

الذھبی سير الأعلام النبلاء میں کہتے ہیں وَمَا رَأَينَا مَنْ رَوَى الصَّحِيْفَةَ عَنْ هَمَّامٍ إِلاَّ مَعْمَرٌ اور ہم نہیں دیکھتے کہ اس الصَّحِيْفَةَ کو ہمام سے کوئی روایت کرتا ہو سوائے معمر کے- امام احمد کے مطابق معمر نے یہ صحیفہ سوڈان میں سنا- معمر خود کوفی ہیں وہاں سے یمن گئے اور پھر سوڈان – سوڈان علم حدیث کے لئے کوئی مشھور مقام نہ تھا – خود معمر روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی الله عنہ سختی سے ابوہریرہ رضی الله عنہ کی کوئی ایک روایت کو رد کرتے

ابو یونس کی سند میں مسند احمد میں ہے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، [قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ] : قَالَ أَبِي: ” لَمْ يَرْفَعْهُ   احمد نے کہا ابو ہریرہ نے اس کو مرفوع نہیں کیا

یعنی یہ تمام روایت ابو ہریرہ کا قول ہے حدیث نہیں ہے

کتاب سیر الآعلام النبلاء از الذھبی کے مطابق

وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابو زرعہ کہتے ہیں سلیم بن جبیر ابو یونس نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا

یعنی یہ منقطع سند ہے

اس کی ایک سند

حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سے بھی ہے - یہ صحیح بخاری میں ہے - طاووس بن کیسان کے لئے امام بخاری کے ہم عصر امام الكرابيسي کہتے ہیں اس نے عکرمہ سے روایتوں کو لیا ہے اور ابن عباس سے ارسال کیا ہے- کرابیسی کے نزدیک طاووس بن کیسان کا سماع ابن عباس سے نہیں - اشکال یہ ہے کہ کیا طاؤس کا سماع ابو ہریرہ سے ہے جو ابن عباس سے بھی پہلے معاویہ کی خلافت میں مدینہ میں فوت ہوئے؟

ابو ہریرہ المتوفی ۵۷ کے اس پاس وفات پانے والی ام المومنین عائشہ رضی الله عنہا المتوفی ۵۷ سے بھی اس کا سماع نہیں ہے - بعض مورخین کے مطابق عائشہ اور ابو ہریرہ کی ایک سال وفات ہوئی سن ۵۷ میں، یہاں تک کہ هِشام بْن عُروَة کے حوالے سے یہ سن وفات امام بخاری نے تاریخ الکبیر میں بھی لکھا ہے

عَنْ هِشام بْن عُروَة، قَالَ: مات أَبو هُرَيرةَ، وعَائِشَة، رَضِيَ الله عَنْهُمَا، سَنَة سبع وخمسين

تعریف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس از ابن حجر کے مطابق

ثم كان بعد ذلك يرسل عن بن عباس وروى عن عائشة فقال بن معين لا أراه سمع منها وقال أبو داود لا أعلمه سمع منها

یہ ابن عباس سے ارسال کرتے ہیں اور عائشہ سے روایت کرتے ہیں ابن معین کہتے ہیں میں نہیں دیکھتا ان کا عائشہ سے سماع ہوا ہو اور ابو داؤد نے کہا ہم کو ان کے سماع کا علم نہیں ہے

اس بحث سے معلوم ہوا کہ طاؤس کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سماع کی تحقیق چاہتی ہے جو تحقیق کرنے پر ثابت نہیں ہو پاتا ہے

موسی علیہِ السلام نے ملک الموت علیہ السلام کی آنکھ پھوڑی والی روایت کی ایک سند عمار بْنِ أَبِی عَمَّارٍ سے بھی ہے

حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، وَيُونُسُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِی عَمَّارٍ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ يُونُسُ: رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

لیکن عمار ایک ضعیف راوی ہے- حماد بن سلمہ مختلط ہے

یہ مسند احمد میں ہے اس میں ہے

كان ملك الموت يأتي الناس عِياناً“

ملک الموت لوگوں کے پاس ظاہری اتے ہیں

لہذا اس متن کو منکر کہا جاتا ہے - شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں

رجاله رجال الصحيح، وفي أوله نكارة، وهي قوله: “كان ملك الموت يأتي الناس عِياناً”، وهذه اللفظة تفرد بها عمار بن أبي عمار، وعنه حماد بن سلمة، ولكل منهما بعض المناكير، ثم إن الحديث قد اختُلِفَ في رفعه ووقفه،

اس کے رجال صحیح کے ہیں لیکن اس میں شروع میں نکارت ہے کہ وہ یہ قول ہے کہ ملک الموت ظاہری اتے ہیں اور ان الفاظ میں عمار کا تفرد ہے اور ان سے حماد نے روایت کیا ہے اور اس سب میں یہ منکر میں سے ہے پھر اس میں بھی اختلاف ہے کہ یہ مرفوع ہے یا نہیں

اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ صحت میں فرماتے تھے: ”ہر نبی اپنی موت سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ پھر اسے دنیا اور آخر کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے (کہ آپ دنیا میں دائمی زندگی کو پسند کرتے ہیں یا آخرت کی زندگی)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

سر میری ران پر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہو گئی۔ افاقہ ہوا تو اپنی نظر چھت کی طرف اٹھائی پھر کہا: ”اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ اللاعلیٰ“ ”میں رفیق اعلی اللہ تعالیٰ کی رفاقت چاہتا ہوں“۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں رہنا پسند نہیں کریں گے“۔ وہ کہتی ہیں: میں نے سمجھ لیا کہ صحتمندی کی حالت میں جو حدیث بیان کرتے تھے، یہ حالت اس کی تعبیر ہے۔ (متفق علیہ)۔

جب ہر نبی پر ملک الموت اسی وقت بھیجا جاتا جب اس کو اختیار دے دیا جاتا ہے کہ دنیا کو لے یا آخرت کو تو اس میں موسی علیہ السلام کے ساتھ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجآنے دینا کی زندگی کو پسند کیا ہو؟

کہا گیا کہ موسی نے ملک الموت کو پہچانا نہیں گھر میں دیکھا مارا اس سے پہلے کہ فرشتہ کچھ بول پاتا

الأسماء والصفات از أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ) میں ہے:

وَأَمَرَهُ بِالتَّعَرُّضِ لَهُ عَلَى سَبِيلِ الِامْتِحَانِ فِي صُورَةِ بَشَرٍ، فَلَمَّا رَآهُ مُوسَى اسْتَنْكَرَ شَأْنَهُ، وَاسْتَوْعَرَ مَكَانَهُ، فَاحْتَجَرَ مِنْهُ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهِ بِمَا كَانَ مِنْ صَكِّهِ إِيَّاهُ، فَأَتَى ذَلِكَ عَلَى عَيْنِهِ الَّتِي رُكِّبَتْ فِي الصُّورَةِ الْبَشَرِّيَّةِ الَّتِي جَاءَهُ فِيهَا دُونَ الصُّورَةِ الْمَلَكِيَّةِ الَّتِي هُوَ مَجْبُولُ الْخِلْقَةِ عَلَيْهَا،

شرح السنہ از بغوی میں ہے

وَأَمَرَهُ بِالتَّعَرُّضِ لَهُ عَلَى سَبِيلِ الامْتِحَانِ فِي صُورَةِ بَشَرٍ، فَلَمَّا رَآهُ مُوسَى اسْتَنْكَرَ شَأْنَهُ، وَاسْتَوْعَرَ مَكَانَهُ، فَاحْتَجَزَ مِنْهُ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهِ، بِمَا كَانَ مِنْ صَكِّهِ إِيَّاهُ، فَأَتَى ذَلِكَ عَلَى عَيْنِهِ الَّتِي رُكِّبَتْ فِي الصُّورَةِ الْبَشَرِيَّةِ الَّتِي جَاءَهُ فِيهَا، دُونَ صُورَةِ الْمَلَكِيَّةِ الَّتِي هُوَ مَجْبُولٌ عَلَيْهَا،

راقم کہتا ہے ان تاویلات میں جان نہیں ہے کہ فرشتہ کو اجنبی جان کر موسی علیہ السلام نے مار پیٹ کی کیونکہ کسی روایت میں نہیں کہ یہ واقعہ گھر میں یا خلوت گاہ میں پیش آیا- دوم اجنبی مسافر کی تو عزت کرنا انبیاء کا کام ہے مثلا ابراہیم نے باقاعدہ فرشتوں کی دعوت ہی کر دی جبکہ وہ اجنبی تھے

راقم کہتا ہے مار پیٹ اجنبی سمجھ کر کی گئی یہ تاویل بعید ہے اگر ایسا ہے تو جنگ بدر و احد میں فرشتے مشرکین کے ہاتھوں زخمی ہوتے اور ان کا خون بہتا

قَالَ اِبْنُ خُزَيْمَةَ: أَنْكَرَ بَعْضُ الْمُبْتَدَعَةِ هَذَا الْحَدِيثَ , وَقَالُوا: إِنْ كَانَ مُوسَى عَرَفَهُ , فَقَدْ اِسْتَخَفَّ بِهِ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَعْرِفْهُ فَكَيْفَ لَمْ يُقْتَصَّ لَهُ مِنْ فَقْءِ عَيْنِهِ؟ , وَالْجَوَابُ: أَنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ مَلَكَ الْمَوْتِ لِمُوسَى وَهُوَ يُرِيدُ قَبْضَ رُوحِهِ حِينَئِذٍ، وَإِنَّمَا بَعَثَهُ إِلَيْهِ اِخْتِبَارًا , وَإِنَّمَا لَطَمَ مُوسَى مَلَكَ الْمَوْتِ لِأَنَّهُ رَأَى آدَمِيًّا دَخَلَ دَارَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ , وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، وَقَدْ أَبَاحَ الشَّارِعُ فَقْءَ عَيْنِ النَّاظِرِ فِي دَارِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ إِذْنٍ

ابن خزیمہ کہتے ہیں : بعض بدعتییوں نے اس روایت کا انکار کیا اور کہا اگر موسی جانتے تو ہونے دیتے اور اگر نہیں پہچان سکے تو کیسے آنکھ نکالی؟ اور جواب ہے کہ الله تعالی نے تو اس لئے نہیں فرشتے کو بھیجا تھا کہ وہ ان کی اس وقت روح قبض کرے بلکہ ان کو اختیار بتانے کے لئے بھیجا تھا اور موسی نے ملک الموت کو تھپڑ مارا کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ آدمی بلا اجازت گھر میں داخل ہو گیا ہے ان کے اذن کے بغیر اور وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ ملک الموت ہے اور شارع نے یہ مباح کیا ہے دار مسلم میں بغیر اجازت دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دی جائے

البانی نے الصحیحہ میں اسی تاویل کو دہرایا کہ ملک الموت جب موسی کے گھر میں گھس آئے تو غیور موسی نے جوش میں آ کر طماچے رسید کیے اسی وجہ سے آنکھ نکل آئی

فكان مجيء ملك الموت إلى موسى على غير الصورة التي كان يعرفه موسى عليه السلام عليها ، وكان موسى غيوراً ، فرأى في داره رجلاً لم يعرفه ، فشال يده فلطمه ، فأتت لطمته على فقء عينه التي في الصورة التي تصور بها ، لا الصورة

راقم کہتا ہے یہ لوگ خود فیصلہ نہیں کر پائے کہ کس وجہ سے موسی نے آنکھ پھوڑ دی ؟

اول اجنبی کو گھر میں دیکھ کر غیرت کی وجہ سے مارا یا ڈاکو سمجھ کر مارا

کیا موسی کی زوجہ اس وقت حیات تھیں ؟

دوم موسی کو کہا گیا جان حوالے کرو تو انہوں نے ایک قاتل سمجھ کر مارا

البانی نے دونوں احتمال بیان کر دیے ہیں جو خود ان کی پریشان خیالی کا منہ بولتا ثبوت ہیں

راقم کو اس روایت کے متن میں نہیں ملا کہ یہ گھر میں واقعہ پیش آیا ہو لہذا ابن خزیمہ اور متاخرین کا اس تاویل کو دہرانا ، دور کی کوڑی ہے

البانی اس حدیث کے دفاع میں سوال و جواب کی ایک نشست میں کہتے ہیں

فالجواب في رواية في «مسند الإمام» أحمد بسند صحيح قال: «**كان ملك الموت يأتي الناس علىٰ صورة البشر**».

فإذن؛ ملك الموت لما جاء إلىٰ موسىٰ فقال له: أجب ربك، ما جاءه بالعلامة التي تجعل موسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ينتبه إلىٰ كونه ملكًا مرسلًا من اللَّه، فأي إنسان لو جاءه، شخص فقال له: سلمني روحك... فماذا سيكون موقفه منه؟!

اس حدیث کا جواب مسند احمد میں صحیح سند سے ہے کہ ملک الموت لوگوں کے پاس ایک بشر کی صورت آتے ہیں - پس جب وہ موسی کے پاس آئے انہوں نے موسی سے کہا اپنے رب کو جواب دو ، وہ اس علامت کے ساتھ نہیں آئے تھے جو موسی نے اللہ کے بھیجے گے فرشتے کے لئے رکھی تھی- کسی انسان کے پاس کوئی اس طرح آ جائے اور کہے اپنی روح حوالے کرو تو پھر اس پر کیا موقف ہو گا (یعنی ظاہر ہے لڑائی ہو گی)

البانی مزید کہتے ہیں

فحينما ننظر إلىٰ الحديث بتفسير رواية الإمام أحمد يزول الإشكال، ويبطل قول من قال: إن هذا الحديث من الإسرائيليات؛ لأنه حين يقال: إن الرواية الفلانية من الإسرائيليات، فمعنىٰ ذلك أن هذه الرواية مما كان أهل الكتاب من اليهود والنصارىٰ يتحدثون به عن أسلافهم، وفيها الحق والباطل، لذلك قال ﷺ: «**إذا حدثكم أهل لكتاب، فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم**»(١).

پس جب ہم مسند احمد کی روایت کو تفسیر کے طور پر سامنے رکھتے ہیں تو اس روایت پر اشکال ختم ہو جاتا ہے اور اس کا قول بھی باطل ہو جاتا ہے جو یہ کہے کہ یہ اسرائیلیات میں سے ہے کیونکہ جب وہ یہ کہتا ہے کہ فلاں روایت اسرائیلیات میں سے ہے تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اس روایت کو اہل کتاب یہود و نصرانی اپنے اسلاف کی سند سے بیان کرتے ہیں ، پس اس میں حق بھی ہے اور باطل بھی ہے اس وجہ سے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تم اہل کتاب سے روایت کرو ان کی نہ تو تصدیق کرو نہ تکذیب کرو

راقم کہتا ہے ان الفاظ کے ساتھ مسند احمد میں کوئی روایت نہیں ہے

كان ملك الموت ياتي الناس علي صورة البشر

ملک الموت لوگوں کے پاس ایک بشر کی صورت اتے ہیں

البانی نے مسند احمد کی اسی روایت کو بالمعنی بیان کیا ہے جس کو شعیب نے منکر قرار دیا ہے – الصحیحہ میں البانی نے اس روایت کا ذکر کیا

سلسلة
الأحاديث الصحيحة
وشيء من فقهها وفوائدها

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني
رحمه الله

المجلد السابع
القسم الأول
٣٠٠٠ - ٣٢٢١

ومع أن هذا الكلام يدل عليه تمام القصة كما قدمتُ ، ويؤكده قوله في أول الحديث : «أن ملك الموت كان يأتي الناس عياناً» ، أي : في صورة البشر ، وَفَقْءُ عينه وردها إليه مما يقوي ذلك .

اس تمام کلام سے معلوم ہوا کہ کیا قصہ ہوا تھا اور اس حدیث کے شروع کے الفاظ کی تائید ہوتی ہے کہ ملک الموت کان یاتی الناس عیانا (ملک الموت ظاہری صورت انسانوں کے پاس آ جاتے ہیں) یعنی بشر کی صورت میں ....

شعيب الأرنؤوط نے ذکر کیا تھا کہ ملک الموت کا کھلے بندوں انسانوں پر آنا منکر قول ہے جس کو صرف عمار بن أبي عمار نے بیان کیا تھا اور اس کو حماد بن سلمة نے روایت کیا ہے – مسند احمد کی تعلیق میں لکھا ہے

وفي أوله نكارة، وهي قوله: "كان ملك الموت يأتي الناس عِياناً"، وهذه اللفظة تفرد بها عمار بن أبي عمار، وعنه حماد بن سلمة، ولكل منهما بعض المناكير، ثم إن الحديث قد اختُلِفَ في رفعه ووقفه

اس طرح جس روایت سے البانی نے دلیل لے کر آنکھ پھوڑ نے والی روایت کی تفسیر کی ہے وہ خود منکر ہے

مصادر اہل کتاب میں یہ روایت موجود ہے

Legends of the Jews BY LOUIS GINZBERG

کے مطابق جب سمائیل فرشتہ کو بھیجا گیا کہ جا کر موسی کو وفات دے تو موسی نے تقریر کی اور مرنے سے انکار کر دیا

Moses: “Dost thou not know that I am the son of Amram, that came circumcised out of my mother’s womb, that at the age of three days not only walked, but even talked with my parents, that took no milk from my mother until she received her pay from Pharaoh’s daughter? When I was three months old, my wisdom was so great that I made prophecies and said, ‘I shall hereafter from God’s right hand receive the Torah.’ At the age of six months I entered Pharaoh’s palace and took off the crown from his head. When I was eighty years old, I brought the ten plagues upon Pharaoh and the Egyptians, slew their guardian angel, and led the sixty myriads of Israel out of Egypt. I then clove the sea into twelve parts, led Israel through the midst of them, and drowned the Egyptians in the same, and it was not thou that took their souls, but I. It was I, too, that turned the bitter water into sweet, that mounted into heaven, and there spoke face to face with God! I hewed out two tables of stone, upon which God at my request wrote the Torah. One hundred and twenty days and as many nights did I dwell in heaven, where I dwelled under the Throne of Glory; like an angel during all this time I ate no bread and drank no water. I conquered the inhabitants of heaven, made known there secrets to mankind, received the Torah from God’s right hand, and at His command wrote six hundred and thirteen commandments, which I then taught to Israel. I furthermore waged war against the heroes of Sihon and Og, that had been created before the flood and were so tall that the waters of the flood did not even reach their ankles. In battle with them I bade sun and moon to stand still, and with my staff slew the two heroes. Where, perchance, is there in the world a mortal who could do all this? How darest thou, wicked one, presume to wish to seize my pure soul that was given me in holiness and purity by the Lord of holiness and purity? Thou hast no power to sit

where I sit, or to stand where I stand. Get thee hence, I will not give thee my soul.”

فرشتہ واپس اللہ کے پاس گیا اور خبر دی کہ یہ بندہ مرنا نہیں چاہتا- اللہ نے حکم کیا کہ واپس جاو روح قبض کرو- سمائیل واپس گیا لیکن اس بار

Samael now drew his sword out of its sheath and in a towering fury betook himself to Moses, saying, “Either I shall kill him or he shall kill me.” When Moses perceived him he arose in anger, and with his staff in his hand, upon which was engraved the Ineffable Name, set about to drive Samael away. Samael fled in fear, but Moses pursued him, and when he reached him, he struck him with his staff, blinded him with the radiance of his face, and then let him run on, covered with shame and confusion. He was not far from killing him, but a voice resounded from heaven and said, “Let him live, Moses, for the world is in need of him,” so Moses had to content himself with Samael’s chastisement.

سمائیل نے اپنی تلوار نکالی اور غصے سے موسی کی طرف پڑھا کہتا ہوا یا تو یہ مرے گا یا میں- جب موسی نے اس کو محسوس کیا وہ غصے میں کھڑے ہوئے اور عصا لیا جس پر اسم اعظم کدا ہوا تھا انہوں نے سمائیل کو اپنے نور الوجہہ سے اندھا کر دیا اور فرشتہ بھاگا موسی اس کو قتل ہی کر دیتے کہ اللہ نے پکارا اس کو چھوڑ دو دنیا کو اس کی ضرورت ہے

http://www.answering-islam.org/Books/Legends/v3_7.htm

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اسرائیلی روایت تھی جو اغلبا کعب الاحبار سے آئی ہو گی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بیان کیا تو لوگ سمجھے یہ حدیث نبوی ہے یا ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ کے کلام میں اضافہ کیا اور باقی راوی جن کا سماع بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں تھا اس کو بیان کرنے لگ گئے

ہم انسان کو اپنے عکس צֶ֫לֶם پر بنائیں گے

صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٢٢٧   کتاب: اجازت لینے کے بیان میں حدیث ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:   خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، النَّفَرِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الآنَ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا، کہاہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے ، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی ۔ جب انہیں پیدا کر چکا تو فرمایاکہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں ، سلام کر واور سنو کہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمہار اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا السلام علیکم! فرشتوں نے جواب دیا، السلام علیک ورحمۃ اللہ ، انہوںنے آدم کے سلام پر ” ورحمۃ اللہ “ بڑھا دیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے گا حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا ۔ اس کے بعد سے پھر خلقت کا قد وقامت کم ہوتا گیا۔ اب تک ایسا ہی ہوتا رہا۔

ہمام ایک سابقہ یہودی تھے – یہود میں اللہ کے لئے تجسیم کا عقیدہ ہے کیونکہ موجودہ توریت میں اللہ کو ایک مرد کی صورت بیان کیا گیا ہے جس کے آعضآ بھی ہیں – یہودی تصوف کی ایک قدیم کتاب جو بعثت نبوی سے قبل کی ہے اس کا نام کتاب شر قومہ ہے جس میں اللہ تعالی کے آعضآ کی پمائش بھی بیان کی گئی ہے – موجود توریت میں ہے

Then God said, “Let us make man in our image, after our likeness.

پھر الله نے کہا ہم انسان کو اپنے عکس צֶלֶם پر بنائیں گے –اپنی דְמוּת مشابہت کے مطابق

Genesis 1:26

لفظ דְמוּת کا ترجمہ مشابہت کے علاوہ یہود کے مطابق شکل اور تناسب بھی ہو سکتا ہے

لفظ צֶלֶם کا ترجمہ عکس کے علاوہ غیر مرئی چیز بھی کیا جاتا ہے

اس کے برعکس قرآن میں ہے

فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّاشَآئَ رَکَّبَکَ (الانفطار:82/8)

جس صورت میں چاہا اس نے تجھے بنایا۔

ابن عباس کی جرح

كتاب السنة از أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287هـ) کے مطابق

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ثنا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عن ابن طاووس عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَ رَجُلٌ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَانْتَفَضَ: قال ابن عباس ما بال هؤلاء يجدّون (يحيدون) عند محكمه ويهلكون عند متشابهه.

البانی کے مطابق اغلبا الفاظ یحیدون ہیں اور یجدّون غیر محفوظ ہیں

ابن عباس رضی الله عنہ نے فرمایا یحیدون جھٹک دو (رد کرو) جب کوئی شخص ابو ہریرہ رضی الله عنہ کی حدیث روایت کرے – ابن عباس نے کہا ان جیسوں کو کیا ہوا ہے کہ محکمات سے ہٹ گئے اور متشابہات سے ہلاک ہوئے

البانی کتاب ظِلال الجنة في تخريج السنة میں کہتے ہیں

يعني استنكارا لما سمع من حديث أبي هريرة, ولم أقف على من نبه على المراد بهذا الحديث, ويغلب على الظن أنه حديث "إن اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ" وهو حديث صحيح, مخرج في "سلسلة الأحاديث الصحيحة" 860.

يعنی انکار کیا جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی اور میں نہیں جان سکا کہ کون سی حدیث مراد تھی جس کی خبر دی اور جو گمان غالب ہے وہ یہ کہ یہ حدیث ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور یہ حدیث صحیح ہے اس کی تخریج الصحیحہ ۸٦۰ میں کی ہے

امام مالک کی جرح

کتاب الضعفاء الکبیر از امام العقيلي المكي (المتوفى: 322ھ) کے مطابق

حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْغِمْرِ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ مَالِكًا عَمَّنْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ الَّذِي قَالُوا: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ مَالِكٌ إِنْكَارًا شَدِيدًا، وَنَهَى أَنْ يَتَحَدَّثَ بِهِ أَحَدٌ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَتَحَدَّثُونَ بِهِ؟ فَقَالَ: مَنْ هُمْ، فَقِيلَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ ابْنُ عَجْلَانَ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ، وَلَمْ يَكُنْ عَالِمًا، وَذُكِرَ أَبُو الزِّنَادِ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ عَامِلًا لِهَؤُلَاءِ حَتَّى مَاتَ، وَكَانَ صَاحِبَ عُمَّالٍ يَتَّبِعُهُمْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ کہتے ہیں میں نے امام مالک سے حدیث کے متعلق پوچھا کہ کس نے اس کو روایت کیا ہے جس میں ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا ؟ پس امام مالک نے اس حدیث کا شدت سے انکار کیا اور منع کیا کہ کوئی اس کو روایت کرے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ اہل علم میں سے لوگ اس کو روایت کر رہے ہیں – امام مالک نے کہا کون ہیں وہ ؟ میں نے کہا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ اس پر امام مالک نے کہا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ کو ان چیزوں کا اتا پتا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی عالم ہے اور أَبُو الزِّنَاد کا ذکر کیا کہ یہ تو ان کا (حکومت کا) عامل تھا – یہاں تک کہ مرا اور عمال کے لوگ اسکی اتباع کرتے ہیں

فقہ مالکیہ کی معتمد کتاب المدخل از ابن الحاج (المتوفی: 737ھ) کے مطابق

وَمِنْ الْعُتْبِيَّةِ سُئِلَ مَالِكٌ – رَحِمَهُ اللَّهُ – عَنْ الْحَدِيثِ فِي جِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي اهْتِزَازِ الْعَرْشِ، وَعَنْ حَدِيثِ «إنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ» ، وَعَنْ الْحَدِيثِ فِي السَّاقِ فَقَالَ – رَحِمَهُ اللَّهُ -: لَا يُتَحَدَّثَنَّ بِهِ، وَمَا يَدْعُو الْإِنْسَانَ أَنْ يَتَحَدَّثَ بِهِ

اور الْعُتْبِيَّةِ میں ہے کہ امام مالک سے سوال ہوا حدیث کہ اللہ کا عرش معآذ کے لئے ڈگمگا گیا اور حدیث اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا اور حدیث پنڈلی والی – تو امام مالک رحمہ اللہ نے کہا یہ روایت نہ کرو اور نہ انسان کو اس کو روایت کرنے پر بلاو

کتاب الجامع في العلل ومعرفة الرجال لأحمد بن حنبل کے مطابق

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، بِفَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ: لَا يُؤْخَذُ الْعِلْمُ مِنْ أَرْبَعَةٍ، وَيُؤْخَذُ مِمَّنْ سِوَى ذَلِكَ لَا يُؤْخَذُ مِنْ سَفِيهٍ مُعْلِنٍ بِالسَّفَهِ , وَإِنْ كَانَ أَرْوَى النَّاسِ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْ كَذَّابٍ يَكْذِبُ فِي أَحَادِيثِ النَّاسِ، إِذَا جُرِّبَ ذَلِكَ عَلَيْهِ , وَإِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا مِنْ صَاحِبِ هَوًى يَدْعُو النَّاسَ إِلَى هَوَاهُ، وَلَا مِنْ شَيْخٍ لَهُ فَضْلٌ وَعِبَادَةٌ إِذَا كَانَ لَا يَعْرِفُ مَا يُحَدِّثُ بِهِ.

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَسَارِيِّ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي مَا هَذَا , وَلَكِنْ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ , يَقُولُ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ بِهَذَا الْبَلَدِ , يَعْنِي الْمَدِينَةَ , مَشْيَخَةً لَهُمْ فَضْلٌ , وَصَلَاحٌ , وَعِبَادَةٌ، يُحَدِّثُونَ، مَا سَمِعْتُ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدِيثًا قَطُّ، فَقِيلَ لَهُ: وَلِمَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ مَا يُحَدِّثُونَ

إِبْرَاهِيمُ أَبُو الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ کہتے ہیں کہ نے بیان کیا کہ امام مالک نے کہا کرتے ان چار سے علم مت لو جو اسراف کرے چاہے لوگ اس سے روایت کریں اور نہ جھوٹے سے روایت لو … اور خواہش کے پیچھے جانے والے سے روایت مت لو اور بڈھے سے روایت نہ لو جو حدیث کو نہیں جانتا ہو لیکن عبادت والا ہو – ابو منذر نے کہا میں نے مطرف سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا میں اس کو نہیں جانتا لیکن میں نے امام مالک سے سنا میں نے اپنے اس شہر یعنی مدینہ میں بہت سارے اہل فضل،نیکوکاراورعبادت گزار بزرگوں کو پایا جو حدیث بیان کرتے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی سے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لی (نہیں لکھی)،مطرف

نے سوال کیا :اے ابو عبداللہ ایسا کیوں؟ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا :اس لے کہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا بیان کر رہے ہیں

كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کے مطابق

وَقَدْ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ لُبَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ اَلْعَتْبِي، عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عبد الرحمن بْنِ اَلْقَاسِمِ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَصِفَ اَللَّهَ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ فِي اَلْقُرْآنِ، وَلَا يُشَبِّهُ يَدَيْهِ بِشَيْءٍ، وَلَا وَجْهَهُ بِشَيْءٍ، وَلَكِنْ يَقُولُ: لَهُ يَدَانِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي اَلْقُرْآنِ، وَلَهُ وَجْهٌ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ، يَقِفُ عِنْدَمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ فِي اَلْكِتَابِ، فَإِنَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا مِثْلَ لَهُ وَلَا شَبِيهَ وَلَكِنْ هُوَ اَللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ، وَيَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ كَمَا وَصَفَهَا: وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِكَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ قَالَ: وَكَانَ مَالِكٌ يُعَظِّمُ أَنْ يُحَدِّثَ أَحَدٌ بِهَذِهِ اَلْأَحَادِيثِ اَلَّتِي فِيهَا: أَنَّ اَللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَضَعَّفَهَا.

عبد الرحمن بن القاسم رحمہ اللہ (191 ھ) فرماتے ہیں کہ "کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ نے جو صفات قرآن میں بیان کئے ہیں ان کے علاوہ کسی صفت سے اللہ کو متصف کرے،اللہ کے ہاتھ سے کسی کے ہاتھ کی مشابہت نہیں ہے،اور نا ہی اللہ کا چہرہ کسی سے مشابہت رکھتا ہے ،بلکہ کہا ہے :اس کے ہاتھ جیسا اس نے قرآن میں وصف کیا ہے اور اس کا چہرہ جیسا اس نے اپنے آپ کو وصف کیا ہے – کیونکہ اللہ کا ہاتھ اور اللہ کا چہرہ ویسے ہی ہے جیسا کہ اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے،نہ تو کوئی اللہ کا مثل ہے اور نہ ہی کوئی اللہ کی شبیہ ہے بلکہ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے جیسا کہ اس نے بیان کیا ہے اور اللہ کے ہاتھ کھلے ہیں جیسا کہ اس نے کتاب اللہ میں بیان کیا ہے .... اور امام مالک اس کو بہت بڑی بات جانتے تھے کہ جب کوئی وہ حدیثیں بیان کرتا جن میں ہے کہ أَنَّ اَللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا اور اس کی تضعیف کرتے

الغرض امام بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کر کے غلطی کی ہے یہ استاذ المحدثین امام مالک کے نزدیک سخت مجروح ہے - امام بخاری نے اس حدیث کو درج کیا تو اس روایت کا دفاع جاری ہوا – چوتھی صدی میں

دارقطنی کے مطابق محمد بن عجلان کے علاوہ المُغِيْرَةُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ عَبْدِ اللهِ القُرَشِيُّ نے بھی اس کو ابی الزناد سے روایت کیا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، «عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا

سیر الآعلام البنلاء از الذهبی کے مطابق المُغِيْرَةُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ عَبْدِ اللهِ القُرَشِيُّ کے لئے امام يحيى بن معين کہتے : لَيْسَ حَدِيْثُهُ بِشَيْءٍ اس کی حدیث کوئی چیز نہیں ہے- ابن حبان كتاب مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار میں کہتے ہیں وكان يهم في الشئ بعد الشئ اس کو چیز چیز پر وہم ہوتا ہے

امام مالک کی بات کا رد کرتے ہوئے آٹھویں صدی میں کتاب سير أعلام النبلاء میں الذهبي (المتوفى : 748هـ) کہتے ہیں

:قُلْتُ: الخَبَرُ لَمْ يَنْفَرِدْ بِهِ ابْنُ عَجْلاَنَ، بَلْ وَلاَ أَبُو الزِّنَادِ، فَقَدْ رَوَاهُ

.شُعَيْبُ بنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

.وَرَوَاهُ: قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ المَرَاغِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

.وَرَوَاهُ: ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ، وَأَبِي يُوْنُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

.وَرَوَاهُ: مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

.وَصحَّ أَيْضاً مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

میں (الذهبی) کہتا ہوں : اس خبر میں ابن عجلان منفرد نہیں ہے اور نہ ابو الزناد منفرد ہے اس کو روایت کیا ہے

شُعَيْبُ بنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. نے

. اور روایت کیا ہے قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ المَرَاغِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سے

.اور روایت کیا ہے ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ، وَأَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور روایت کیا ہے مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. سے

راقم کہتا ہے قتادہ مدلس نے یہ روایت عن سے روایت کی ہے امام مسلم نے قتادہ کے عنعنہ کے ساتھ روایت کیا ہے – الذھبی کی پیش کردہ دوسری سند میں ابْنُ لَهِيعَةَ سخت ضعیف ہے – شُعَيْبُ بنُ أَبِي حَمْزَةَ   کی روایت مسند الشاميين از طبرانی کی ہے لیکن یہ بھی ضعیف ہے

حَدَّثَنَا أَبُو مَيْمُونٍ أَيُّوبُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الصُّورِيُّ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَذَّاءُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعًا

اس کی سند میں محمد بن حمير الحمصي ہے جو محدثین مثلا ابن ابی حاتم کے مطابق نا قابل احتجاج ہے اور الفسوی اس کو قوی نہیں کہتے ہیں اس راوی کو الذھبی نے خود دیوان الضعفاء میں ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے

کتاب السنہ از ابن ابی عاصم کی روایت ہے

ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ سُلَيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ صُورَةَ وَجْهِ الإِنْسَانِ عَلَى صُورَةِ وَجْهِ الرَّحْمَنِ".

ابو یونس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے وہ چہرہ سے بچے کیونکہ انسان کے چہرے کی صورت الرحمن کے چہرے کی صورت ہے

یہ ہے وہ روایت جو الذہبی نے دلیل میں پیش کی ہے جس کے متن میں نکارت ہے اور سند میں ابن لَهِيعَةَ ہے جس پر خراب حافظہ آختلاط اور ضعف کا حکم ہے

بغوی نے شرح السنہ میں بحث کی ہے کہ ضمیر کس کی طرف ہے

قَالَ أَبُو سُلَيْمَان الْخطابِيّ فِي قَوْله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خلق اللَّه آدم عَلَى صورته»، الْهَاء مرجعها إِلَى آدم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْمَعْنى: أَن ذُرِّيَّة آدم خلقُوا أطوارا كَانُوا فِي مبدإ الْخلق نُطْفَة، ثُمَّ علقَة، ثُمَّ مُضْغَة، ثُمَّ صَارُوا صورا أجنة إِلَى أَن تتمّ مُدَّة الْحمل، فيولدون أطفالا، وينشئون صغَارًا إِلَى أَن يكبروا، فَيتم طول أَجْسَادهم، يَقُولُ: إِن آدم لم يكن خلقه عَلَى هَذِه الصّفة، وَلكنه أول مَا تناولته الْخلقَة، وجد خلقا تَاما طوله سِتُّونَ ذِرَاعا.

قد آدم

صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٢٢٧ کتاب: اجازت لینے کے بیان میں حدیث ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، النَّفَرِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الآنَ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا، کہاہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے ، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی ۔ جب انہیں پیدا کر چکا تو فرمایاکہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں ، سلام کر واور سنو کہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمہار ااور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا السلام علیکم! فرشتوں نے جواب دیا، السلام علیک ورحمۃ اللہ ، انہوںنے آدم کے سلام پر " ورحمۃ اللہ " بڑھا دیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے گا حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا ۔ اس کے بعد سے پھر خلقت کا قد وقامت کم ہوتا گیا۔ اب تک ایسا ہی ہوتا رہا۔

یہ روایت متفق علیہ ہے – صحیح مسلم میں بھی ہمام کی سند سے ہے- ہمام کے علاوہ بھی بعض نے اس کو روایت کیا ہے [2]

2

مسند البزار میں ابن عجلان مدلس کی سند سے ہے
حَدَّثنا إبراهيم بن سَعِيد، قَال: حَدَّثنا أَبُو خالد، قَال: حَدَّثنا ابن عَجْلان، عَن سَعِيد، عَن أَبِي هُرَيرة، عَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم قال: إن الله خلق آدم صَلَّى الله عَلَيه وَسَلَّم طوله ستون ذراعا

کعبہ اللہ یا بیت اللہ کو سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے عبادت گاہ یا بطور مسجد تعمیر کیا – اس کی بنیاد رکھی –

کعبہ کی پیمائش ہے: اونچائی 43 فٹ ہے اور لمبائی و چوڑائی ہے

42.2 feet x 36.2 feet

آدم علیہ السلام کا قد اس روایت میں 60 ذِرَاع یا

CUBIT

کیوبت

بتایا گیا ہے –

ایک کیوبت کی مقدار ایک بازو جنتی ہے اور اس روایت میں ذِرَاع یعنی کہنی سے لے کر ہاتھیوں کی سب سے بڑی درمیانی انگلی تک کی مقدار کا ذکر ہے - ایک CUBIT

اسطرح قریب 18 انچ کا ہے - اس حساب سے آدم علیہ السلام کا قد 90 فٹ (27 میٹر) ہوا- ایک عام آدمی کا قد 5 فٹ اگر لیا جائے تو روایت کے حساب سے آدم کا قد ایک عام آدمی سے 18 گنا بڑا تھا -

مسئلہ یہ ہے کہ اس قد کے ساتھ آدم علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا ممکن نہیں رہتا کیونکہ کعبہ کی چوڑائی اس قدر ہے ہی نہیں کہ اتنے بڑے قد کے آدم علیہ السلام اس میں سما سکیں - ایک عام 5 فٹ کا آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو 4 فٹ کے اس پاس کا ہوتا ہے کیونکہ جسم سمٹ جاتا ہے -اگر آدم علیہ السلام کا قد 60 ذرع تھا تو ان کا سجدہ 70 فٹ سے اوپر کا ہو گا – کعبہ کی حدود سے باہر سجدہ ہو گا

راقم کہتا ہے یہ روایت منکر ہے - بیت اللہ کی تعمیر کا مقصد اللہ تعالی کی عبادت ہے - اگر آدم علیہ السلام کو ساٹھ بازو کا مانا جائے تو نہ تو آدم کا کعبہ میں داخلہ ممکن ہے، نہ ان کا سجدہ کعبہ میں ممکن ہے

ایک عام 5 فٹ آدمی کے کندھوں کے درمیان کا فاصلہ قریب 15 انچ ہوتا ہے - اس طرح روایت کی بنیاد پر قد کے تناسب سے آدم علیہ السلام کا جسم متناسب اسی صورت بنتا ہے اگر ان کے کندھوں کے درمیان قریب ۲۲ فٹ کا فاصلہ ہو - قرآن میں اللہ تعالی کے قول کا ذکر ہے

فاذا سوية جب میں آدم کو متناسب کر دوں

اس روایت کی بنیاد پر بعض ممالک میں آدم علیہ السلام کی قبر بھی بنا دی گئی ہے جس میں طوالت قد کی بنیاد پر لمبی قبر تو بنا دی لیکن آدم علیہ السلام کے کندھوں کو ایک عام انسان کی طرح مختصر کر دیا

صحیح مسلم کی ایک شاذ روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہتا ہوں کہ

أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ

میں حطیم میں سے پانچ ذْرُعٍ کعبہ میں شامل کروں

پانچ ذْرُعٍ یعنی پانچ
CUBITS

جو ۸ فٹ ہے- اس آٹھ فٹ کو بھی شامل کرنے کے بعد ٦٠ ذرع کے آدم علیہ السلام کا کعبہ میں سجدہ ممکن نہیں ہے

اغلبا اس روایت کا مقصد شاید یہ ثابت کرنا ہے کہ کعبہ شروع سے نہیں بنا بلکہ بعد میں محض کسی دور میں بنا ہے – یہود کے نزدیک سب سے اول تعمیر جو آدم نے کی وہ بیت المقدس ہے –

تلمود بابلی میں ہے

His height? – And I will make you go upright – komemiuth (Lev. xxvi, 13). R. Hiyya taught: That means,

with an erect bearing, fearing no creature. R. Judan said : It indicates a height of one hundred cubits. R. Simeon

said : Two hundred. R. Eleazar b. R. Simeon said : Three hundred. Whence do we know it? From the word

' komemiuth ' : komah implies one hundred cubits, while miuth implies [another] two hundred cubits. 2 R. Abbahu

said: Nine hundred cubits.

آدم کا قد - میں تم کو سیدھا کھڑا کروں گا – قومہ .. ربی حیا نے درس دیا اس کا مطلب ہے حالت قومہ، جس میں کسی اور مخلوق کا خوف نہ ہو – ربی یہودا نے کہا اس سے معلوم ہوا ۱۰۰ کیوبت قد تھا – ربی شمعون نے کہا ۲۰۰ کیوبت - ربی علییضر نے کہا ۳۰۰ کیوبت ... ربی اباھو نے کہا ۹۰۰ کیوبت

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ بابل یا عراق میں یہودی حلقوں میں آدم کا قد ۱۰۰ سے ۹۰۰ کیوبت تک کہا جاتا تھا جبکہ عرب میں ٦۰ کیوبت بیان کیا جا رہا تھا – دونوں صورتوں میں بیت اللہ کی تعمیر موخر ہو جاتی ہے کیونکہ چھوٹے سائز کا کعبہ، آدم علیہ السلام کی عبادت گاہ نہیں رہتی

قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز الثالث

متفرق روایات

از

ابو شہر یار

۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ 3

تخلیق آدم 4

تخلیق حَوَّاء 6

حَوَّاء خیانت کرنے والی ماں 13

بادل اللہ کے پاس سے اتا ہے؟ 16

آدم نے اپنی عمر داود کو دے دی؟ 18

موسی کا لباس 22

مسیحا کی خبر یا نبی کی صفت ؟ 26

ختنہ اور کلدانی پیغمبر 30

زمین مچھلی پر 33

سورج کا قطر 38

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

جزیرہ العرب میں موجود بہت سے نصرانی اور یہودی مسلمان ہوئے أور إن لوگوں نے احادیث بھی بیان کیں - اس تیسری قسط میں متفرق روایات جمع کی گئی ہیں جو راقم کی تحقیق میں حدیث رسول نہیں ہیں –

ابو شہر یار

۲۰۲۰

تخلیق آدم

سورة بنی اسرائیل میں ہے

وَ يَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ ؕ وَ كَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

اورانسان شرکے لیے بھی ویسے ہی دُعاکرتا ہے جیسے اس کی بھلائی کی دُعا ہوتی ہے اورانسان ہمیشہ سے بڑاہی جلدبازہے ۔

سلمان فارسی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعہ پر آدم علیہ السلام کا واقعہ ذکر کیا ہے کہ ابھی پیروں تلے روح نہیں پہنچتی تھی کہ آدم نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا روح سر کی طرف سے آ رہی تھی ناک تک پہنچی تو چھینک آئی آپ نے کہا الحمد للہ ۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یرحمک ربک یا ادم اے آدم تجھ پر تیرا رب رحم کرے جب آنکھوں تک پہنچی تو آنکھیں کھول کر دیکھنے لگے ۔ جب اور نیچے کے اعضا میں پہنچی تو خوشی سے اپنے آپ کو دیکھنے لگے ۔ جب اور نیچے کے اعضا میں پہنچی تو خوشی سے اپنے آپ کو دیکھنے لگے ابھی پیروں تک نہیں پہنچی تو چلنے کا ارادہ کیا لیکن نہ چل سکے تو دعا کرنے لگے کہ اے اللہ رات سے پہلے روح آ جائے ۔

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا محمد بن المثنى، قال: ثنا محمد بن جعفر، قال: ثنا شُعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، أن سلمان الفارسيّ، قال: أوّل ما خلق الله من آدم رأسه، فجعل ينظر وهو يُخلق، قال: وبقيت رجلاه؛ فلما كان بعد العصر قال: يا ربّ عَجِّل قبل الليل، فذلك قوله (وَكَانَ الإنْسَانُ عَجُولا)

سلمان فارسی نے کہا اللہ نے سب سے پہلے آدم کا سر خلق کیا اور اس طرح کہ آدم دیکھ رہے تھے ان کی تخلیق ہو رہی ہے اور ان کے پیر نہیں بنے تھے پس عصر کے بعد انہوں نے کہا اے رب جلدی کر رات سے پہلے مکمل کر دے

یہ روایت سلمان پر موقوف ہے

سند منقطع ہے ابراہیم النخعی کا کسی صحابی سے سماع نہیں ہے

حدثنا أبو كريب، قال: ثنا عثمان بن سعيد، قال: ثنا بشر بن عمارة، عن أبي رَوْق، عن الضحاك عن ابن عباس، قال: لما نفخ الله في آدم من روحه أتت النفخة من قبَل رأسه، فجعل لا يجرى شيء منها في جسده، إلا صار لحما ودما؛ فلما انتهت النفخة إلى سرّته، نظر إلى جسده، فأعجبه ما رأى من جسده فذهب لينهض فلم يقدر، فهو قول الله تبارك وتعالى (وَكَانَ الإنْسَانُ عَجُولا) قال: ضَجِرا لا صبر له على سرّاء، ولا ضرّاء.

اس کی سند بھی ضعیف ہے سند میں بشر بن عمارة الخثعمي، صاحب أبي روق ہے امام أبو جعفر العقيلي کہتے ہیں: له حديث لا يتابع عليه

اس کی حدیث کی متابعت نہیں ہوتی

دارقطنی کہتے ہیں متروک ہے

یہ دو روایات ہیں ان کو ملا کر ابن کثیر نے لکھا ہے

وَقَدْ ذكر سلمان الفارسي وابن عباس هَاهُنَا قِصَّةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ هَمَّ بِالنُّهُوضِ قَائِمًا قَبْلَ أَنْ تَصِلَ الرُّوحُ إِلَى رِجْلَيْهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ جَاءَتْهُ النَّفْخَةُ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ، فَلَمَّا وَصَلَتْ إِلَى دِمَاغِهِ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَقَالَ اللَّهُ: يَرْحَمُكَ رَبُّكَ يَا آدَمُ. فَلَمَّا وَصَلَتْ إِلَى عَيْنَيْهِ فَتَحَهُمَا، فَلَمَّا سَرَتْ إِلَى أَعْضَائِهِ وَجَسَدِهِ، جَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيُعْجِبُهُ، فَهَمَّ بِالنُّهُوضِ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَى رِجْلَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، وَقَالَ: يَا رَبِّ عَجِّلْ قبل الليل

تخليق حَوَّاء

صحیح بخاری کی حدیث ہے

عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبيِّ – صلى الله عليه وسلم – قالَ

مَنْ كانَ يُؤْمِنُ باللهِ واليَوْمِ الآخِرِ؛ فَلا يُؤذي جارَهُ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا؛ فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ؛ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ (وفي طريقٍ: المَرْأَةُ كَالضِّلَعِ: إِنْ أَقَمْتَها كَسَرْتَها،وإِنِ استَمْتَعْتَ بها استَمْتَعْتَ بها وَفيها عِوجٌ)، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّساءِ خَيْراً

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور تم کو عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں ۔ انہیں پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ سب سے اوپر والا حصہ ہوتا ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اگر اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں

امام بخاری نے سند دی ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

امام بخاری کے نزدیک اغلبا یہ مَيْسَرَة بْن عَمّار، الأَشجَعِيُّ. ہیں اور ان کا ذکر تاریخ الکبیر میں کیا ہے

اس کے برعکس امام البزار کے نزدیک یہ الگ ہیں- امام البزار کی سند ہے

حَدَّثَنا بشر بن خالد العسكري , حَدَّثَنا الحُسَين بن علي , عن زائدة يعني ابن قدامة , عن ميسرة النهدي , عن أبي حازم , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام البزار کہتے ہیں یہ ميسرة النهدي ہیں یعنی ميسرة بن حبيب النہدی ، أبو حازم الکوفی ہیں
ميسرة بن حبيب النہدی مدلس ہیں اور یہاں ان کا عنعنہ ہے لہذا یہ روایت مظبوط نہیں ہے

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ البزار کے نزدیک زائدة ابن قدامة نے ميسرة النهدي سے سنا ہے نہ کہ ميسرة الاشجعی سے- یہ علل الحدیث کا مسئلہ ہوا -

مسند احمد، مستخرج أبي عوانة میں اس کی ایک دوسری سند ہے

حَدَّثنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الذِّمَارِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ النِّسَاءَ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، لَا يَسْتَقِمْنَ عَلَى خَلِيقَةٍ، إِنْ تُقِمْهَا تَكْسِرْهَا، وَإِنْ تَتْرُكْهَا تَسْتَمْتِعْ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

اس کی تمام اسناد میں سفیان ثوری کا عنعنہ ہے لیکن شعيب الأرنؤوط اس کو حديث صحيح، وهذا إسناد قوي، عبد الملك بن عبد الرحمن صدوق لا بأس به، روى له أبو داود والنسائي، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين کہتے ہیں

راقم کہتا ہے یہ سند سفیان کی تدلیس کے احتمال کی بنا پر صحیح نہیں سمجھی جا سکتی

قرآن میں ہے کہ ایک نفس آدم سے ان کا زوج یعنی بیوی کو خلق کیا گیا

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا (الزمر:٦)

اس نے تم (سب) کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اس نفس کا جوڑا بنایا

اسی طرح

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

اور اسکی نشانیوں میں سے ہے کہ بے شک اس نے تمہارے نفوس میں سے جوڑے بنا دیے کہ تم سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت ڈالی اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں

قرآن میں ہے

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

تم کو ایک نفس سے خلق کیا پھر نفس کا جوڑا بنایا

سوره النساء میں ہے

ياأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے خلق کیا اور خلق کیا نفس کا جوڑا

سوره الاعراف کی آیت ہے

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (189) فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس سے خلق کیا اور نفس کا جوڑا بنایا کہ سکون حاصل کرے - پس جب اس نے اس کو ڈھانپ لیا اور ہلکا سا حمل رہ گیا کہ وہ اس کے ساتھ چلی پس جب بوجھل ہوئی تو ان دونوں نے الله کو پکارا کہ ہم کو صالح دے تاکہ تم شکر گزار ہوں -پس جب ان کو صالح اولاد عطا کی انہوں نے اس کے ساتھ شریک بنا دیے اس پر جو ان کو ملا پس اللہ اس شرک سے بلند ہے جو یہ کرتے ہیں

بعض لوگوں نے ان آیات سے یہ استخراج کیا کہ آدم و حوا علیہما السلام نے شرک کیا کیونکہ نفس واحدہ (ایک نفس) آ رہا ہے- لیکن یہ صحیح نہیں ہے – انبیاء شرک نہیں کرتے اور خاص کر جب آدم علیہ السلام کا ذکر ہو جو غیب و بہشت دیکھ چکے تھے

یہاں نفس واحد سے مراد آدم علیہ السلام ہیں خلقکم تمام بنی آدم سے خطاب ہے – زوج سے مراد حوا علیہ السلام کو بھی لیا جا سکتا ہے یعنی خاص کیا جا سکتا ہے اور عام مفہوم

بھی لیا جا سکتا ہے کہ تمام انسانیت میں سے ان کا زوج یا جوڑا ہے- سورہ الاعراف میں عام مشرک کا ذکر ہے کہ وہ اولاد عطا کرنے کو اللہ کے سوا کسی اور سے منسوب کر دیتے ہیں

لہذا اگر ترتیب دیکھیں تو پہلے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا اس کے بعد حوا علیہ السلام کو کیا گیا – قرآن میں کہیں نہیں ہے کہ حوا علیہ السلام کو پسلی سے خلق کیا گیا- بلی و ھو خلاق علیم – اس کو آدم کی پسلی کی ضرورت نہیں – جو روایت پیش کی جاتی ہے ان کی اسناد میں راوی کا اختلاف ہے

توریت کی کتاب پیدائش میں ہے

Gen. 2:21 So the LORD God caused a deep sleep to fall upon the man, and while he slept took one of his ribs and closed up its place with flesh.

Gen. 2:22 And the rib that the LORD God had taken from the man he made into a woman and brought her to the man.

لہذا رب نے آدمی پر نیند طاری کی اور جب وہ سویا اس کی ایک پسلی نکال لی اور اس کی جگہ گوشت بھر دیا اور جو پسلی نکالی تھی اسکو رب نے عورت بنا دیا اور اس کو آدمی کے پاس لایا

اللہ نے آپریشن کر کے آدم کی (צֵּלָע) پسلی لی جبکہ وہ تمام تخلیق سے واقف ہے اور وہ کیا آدم کی پسلی واپس نہ بنا سکا کہ اس کو وہاں گوشت بھرنا پڑا – نہ صرف یہ بلکہ پہلی انسانی تخلیق میں عیب آ گیا لیکن یہ اسکی نسل میں نہیں آیا آج تک مردوں کی پسلیاں ساری ہی ہوتی ہیں اگر نہیں تھیں تو ابو البشر میں نہیں لہذا یہ سب ایک مہمل بات ہے جو خالق کی صفت نہیں ہے

عبد الملك بن حسين بن عبد الملك العصامي المكي (المتوفى: 1111ھ) کتاب سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي میں اس کی وجہ علم اعداد میں بتاتے ہیں- شاید یہود سے یہ قول ملا ہو کیونکہ انہوں نے ہی علم اعداد پر بہت کام کیا اور انہی سے ہم تک آیا ہے

وَقيل إِن معنى كَونهَا أخذت من ضلع آدم أَن الْمُرَاد الضلع الحسابي فَإِنَّهَا ضلع من أضلاع آدم كَمَا هُوَ مُقَرر فِي علم الأوفاق قَالَ بعض المغاربة فِي كَلَامه على وفْق زحل هَذَا فَإِن جملَة أعداد حُرُوف الوفق

خَمْسَة وَأَرْبَعُونَ بِيَ مَجْمُوع قَوْلك آدم لِأَن كل ضلع مِنْهُ وكل ب ط د ز وَج وَا ح شطر من أشطاره جملَته خَمْسَة عشر وَہُوَ جملَة اسْم حَوَّاء قَالَ وَله مُنَاسبَة ظَاہِرَة من حَيْثُ إِن حَوَّاء خلقت من ضلع آدم وَقد ظهر مَعَ ہَذَا اسْم حَوَّاء فِي الوفق فِي السطر الثَّالِث وَہُوَ واح بِتَقْدِيم وَتَأْخِير

اور کہا جاتا ہے کہ آدم کی پسلی سے مراد حساب کی پسلی ہے کیونکہ یہ ان کی پسلیوں میں سے ایک ہے جیسا کہ علم الاوفاق میں مقرر ہے بعض مغاربہ کہتے ہیں کہ کہ یہ زحل کا وقف ہے کیونکہ اس میں حروف کے اعداد ۴۵ ہیں اور یہ جمع ہے آدم کے کہنے (نام) کا ہر پسلی اس میں ب ط د ز وَ ج وَ ا ح جو شطر میں اتا ہے جو ۴۵ بنتا ہے اور یہ عدد ہے اسم حَوَّاء کا اور کہا یہ مناسبت ہے ظاہری اس طرح کہ حَوَّاء کی تخلیق آدم کی پسلی سے ہوئی اور اس سے ان کا نام حَوَّاء ظاہر ہوا

اس متن کو اپ راقم کی کتاب مجمع البحرین سے سمجھ سکتے ہیں

نقشہ ۱: گیمٹریا اور ابجد نظام

ہندسہ عبرانی عربی	ہندسہ عبرانی عربی	ہندسہ عبرانی عربی
1 الف א ا 2 بیت ب ב	10 ید ي י 20 کاف כ ك 30 لمد ל ل	100 ق ק ق 200 رایش ר ر 300 شن ש ش 400 تاو ת ت

3	جیمل	ג	ج	40	میم	מ	م	500	(آخری)کاف	ך	ث
4	دلد	ד	د	50	نون	נ	ن	600	(آخری)مم	ם	خ
5	ھے	ה	ہ	60	سمیخ	ס	س	700	(آخری)نون	ן	ذ
6	و	ו	و	70	عین	ע	ع	800	(آخری)ف	ף	ض
7	زین	ז	ز	80	ف	פ	ف	900	(آخری)تصد	ץ	ظ
8	ہتھ	ח	ح	90	تصد	צ	ص	1000			غ
9	طتھ	ט	ط								

مثال : آدم کا لفظ عبرانی میں אָדָם ہے

אָדָם = آدم = 40+4+1=45

اگر اپ پہلے کولم کو جمع کریں تو ٤٥ ملے گا -عبد الملك بن حسين بن عبد الملك العصامي المكي کے نزدیک آدم کی ٩ حسابی پسلیاں ہیں (عام ابن آدم میں مرد و عورت میں حقیقی ١٢ ہوتی ہیں) اپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان اعداد میں بلکل بیچ میں عبرانی لفظ ה (ھ) ہے جو عبرانی میں חַוָּה حوا علیہ السلام کے نام میں اتا ہے اور یہ لفظ احبار کے مطابق بہت پر اسرار ہے کیونکہ یہ تخلیق کا سب سے اہم لفظ ہے

کتاب سمط النجوم میں ٤٥ کو زحل سے بھی ملایا گیا ہے کیونکہ یہ زحل کا

Magic Square

ہے جس کی ہر سطر کا جمع ٤٥ ہے اور بیچ میں عدد ٥ اتا ہے

اس تمام تفصیل کو سمھجنے کے بعد یہ جاننا مشکل نہیں ہے کہ اصلا یہ جادو کی روایت ہے جو یہود نے گھڑی تاکہ ان اعداد کی اہمیت اپنے متبعین پر جتا سکیں

حَوَّاء خیانت کرنے والی ماں

صحیح بخاری میں روایت ہے

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلاَ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حَوَّاءُ نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کے ساتھ خیانت نہ کرتی

کون سی خیانت تھی جو بنی آدم کی ماں نے کی؟ روایت نہایت مبہم ہے

اسکی سند میں ہمام بن منبہ ہیں

روایت منکر ہے اماں حوا اپنے شوہر سے خیانت کر ہی نہیں سکتیں کیونکہ اس وقت ان کا کوئی اور شوہر نہیں تھا تمام ان کے بچے تھے اور ایک ماں اگر اپنی اولاد کو کچھ دے تو وہ شوہر سے خیانت نہیں

صحیح مسلم میں یہ سلیم بن جبیر ابو یونس مولی ابوہریرہ کی سند سے ہے

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا يُونُسَ، مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا حَوَّاءُ، لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ»

کتاب سیر الآعلام النبلاء از الذھبی کے مطابق

وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ   ابو زرعہ کہتے ہیں انہوں نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا

یعنی یہ منقطع سند ہے

مسند احمد میں اسکی ایک اور سند ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو الْهَجَرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ، لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا

كتاب جامع التحصيل في أحكام المراسيل از العلائي (المتوفى: 761ھ) کے مطابق خلاس بن عمرو الهجري کے ترجمہ میں ہے

وقال أبو داود لم يسمع من علي رضي الله عنه وسمعت أحمد يقول لم يسمع من أبي هريرة شيئا

اور ابو داود کہتے ہیں انہوں نے علی سے کچھ نہ سنا اور میں نے احمد کو کہتے سنا کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے کچھ نہ سنا

دارقطنی کے مطابق فما كان من حديثه عن أبي رافع، عن أبي هريرة احتمل انکی حدیث ابی رافع سے ہے-شوکانی اور ابن جوزی ان کو ليس بشيء کہتے ہیں اگرچہ دیگر ثقہ کہتے ہیں لیکن یہ روایت منقطع ہے

اس روایت کی تشریح کی جاتی ہے

یہاں " خیانت" کے وہ معنی مراد نہیں ہیں جو امانت و دیانت کی ضد ہے بلکہ " خیانت' 'سے ناراستی یعنی کجی مراد ہے لہٰذا حضرت حوا کی کجی یہ تھی کہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کا وہ درخت کھانے کی ترغیب دی جس سے اللہ تعالیٰ نے روک رکھا تھا ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کجی حضرت حوا سے سرزد ہو گئی تھی وہ ہر ایک عورت کی سرشت کا جزو بن گئی ہے اگر حضرت حوا سے یہ کجی سرزد نہ ہوتی تو کسی بھی عورت میں کجی کا خمیر نہ ہوتا اور وہ اپنے خاوند کے ساتھ کجروی کا کوئی بھی برتاؤ نہ کرتی ۔

کجی کہتے ہیں ٹیڑھے پن کو کہ عورت مرد کی ہر بات میں مخالفت کرے اور خیانت کہتے ہیں کسی سے چھپ کر کوئی عمل کرنا لہذا یہ شرح بیہودہ بات ہے- ہمارے لئے اس طرح کے جملے ادا کرنا نہایت غیر مناسب ہے- حوا علیہ السلام کا آدم علیہ السلام کو شجر ممنوعہ سے کھانے

کی ترغیب دینے کا قرآن میں ذکر ہی نہیں بلکہ آدم علیہ السلام کا یہ ذاتی عمل تھا یہی وجہ ہے کہ قرآن کہتا ہے

ولقد عهدنا إلى آدم من قبل فنسي ولم نجد له عزما

أور بے شک ہم نے آدم سے عہد لیا اس سے قبل اور ان میں ہم نے (قوت) ارادہ نہیں پائی

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ملا علی القاری نے لکھا ہے

قَالَ الْقَاضِي: أَيْ لَوْلَا أَنَّ حَوَّاءَ خَانَتْ آدَمَ فِي إِغْرَائِهِ وَتَحْرِيضِهِ عَلَى مُخَالَفَةِ الْأَمْرِ بِتَنَاوُلِ الشَّجَرَةِ، وَسَنَّتْ بِهَذِهِ السُّنَّةَ لَمَا سَلَكَتْهَا أُنْثَى مَعَ زَوْجِهَا. اهـ. وَقِيلَ إِنَّ خِيَانَتَهَا أَنَّهَا ذَاقَتِ الشَّجَرَةَ قَبْلَ آدَمَ وَكَانَ قَدْ نَهَاهَا فَغَرَّتْهُ حَتَّى أَكَلَ مِنْهَا، وَقِيلَ: خِيَانَتُهَا أَنَّهَا أَرْسَلَهَا آدَمَ لِقَطْعِ الشَّجَرَةِ فَقَطَعَتْ سُنْبُلَتَيْنِ وَأَدَّتْهُ وَاحِدَةً، وَأَخْفَتْهُ أُخْرَى، وَاللَّهُ - تَعَالَى - أَعْلَمُ

قاضی نے کہا یعنی اگر حوا نہ ہوتیں تو آدم پر درخت کو پیش نہ کرتیں کہ وہ اس میں سے کھا لیتے اور پھر یہ سنت خواتین بن گئی کہ وہ اپنے شوہر کی خیانت کرتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے درخت میں آدم سے پہلے ہی چکھ لیا تھا جبکہ ان کو منع کیا گیا تھا

آدم علیہ السلام نے حوّاء کو بھیجا کہ گندم کا درخت اکھاڑ کر پھینک دیں،آپ وہاں گئیں،درخت تو اکھاڑ دیا مگر اس کی دو بالیاں محفوظ رکھ لیں جو کچھ عرصہ بعد خود بھی کھالیں اور آدم علیہ السلام کو بھی کھلائیں

راقم کہتا ہے یہ فرضی خیالات ہیں گمان کی دین میں کوئی وقعت نہیں

صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت اسرئیلایات میں سے ہے جس کو مستند مان لیا گیا ہے جبکہ یہ ثابت نہیں ہے

گوشت سڑنے کی روایت میں جو دلیل پیش کی گئی ہے وہ بھی نا قابل فہم ہے نظم کائنات میں تغیر ہے جو بنی اسرائیل کی وجہ سے ہو ممکن نہیں ہے- انسان اور جانور کا گوشت سڑ جاتا ہے اور جسم پنجر میں تبدیل ہو جاتا ہے روایات میں ہے کہ خود یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں قبر سے نکلیں جب خروج مصر کے وقت بنی اسرائیل نے انکی قبر وصیت کے مطابق کھودی

بادل اللہ کے پاس سے اتا ہے؟

صحیح مسلم میں ہے

وحدثنا يحيى بن يحيى ، اخبرنا جعفر بن سليمان ، عن ثابت البناني ، عن انس، قال: قال انس : اصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مطر، قال: فحسر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه حتى اصابه من المطر، فقلنا: يا رسول الله لم صنعت ہذا؟ قال: " لانه حديث عهد بربه تعالى

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو کھول دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مینہ اور ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے “فرمایا: ”اس لئے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

راقم کہتا ہے اس کی سند ضعیف ہے

جعفر بن سليمان الضبعي (م على) : عن ثابت وخلق شيعي صدوق صعفه القطان ووثقه ابن معين وغيره وقال ابن سعد ثقة فيه ضعف

یہود کے مطابق اللہ تعالی آسمان میں بادلوں میں پھرتا ہے مثلا اس کتاب کے جز اول میں حزقی ایل کا مکاشفہ درج ہے جس کے مطابق مرکبہ پر ایک ذات تھی جو آسمان میں تھی
-

کتاب دانیال باب ۷ آیات ۹ سے ۱۳ میں ذکر ہے

9 مَیں دیکھ ہی رہا تھا کہ تخت لگائے گئے اور
قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اُس کا لباس برف جیسا سفید اور اُس
کے بال خالص اُون کی مانند تھے۔ جس تخت پر وہ بیٹھا تھا وہ
آگ کی طرح بھڑک رہا تھا، اور اُس پر شعلہ زن پہیے لگے
تھے۔ 10 اُس کے سامنے سے آگ کی نہر بہہ کر نکل رہی
تھی۔ بے شمار ہستیاں اُس کی خدمت کے لئے کھڑی تھیں۔
لوگ عدالت کے لئے بیٹھ گئے، اور کتابیں کھولی گئیں۔
11 مَیں نے غور کیا کہ چھوٹا سینگ بڑی بڑی باتیں
کر رہا ہے۔ مَیں دیکھتا رہا تو چوتھے جانور کو قتل کیا گیا۔
اُس کا جسم تباہ ہوا اور بھڑکتی آگ میں پھینکا گیا۔ 12 دیگر
تین جانوروں کی حکومت اُن سے چھین لی گئی، لیکن اُنہیں
کچھ دیر کے لئے زندہ رہنے کی اجازت دی گئی۔
13 رات کی رویا میں مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ آسمان
کے بادلوں کے ساتھ ساتھ کوئی آ رہا ہے جو ابنِ آدم سا
لگ رہا ہے۔ جب قدیم الایام کے قریب پہنچا تو اُس کے
حضور لایا گیا۔ 14 اُسے سلطنت، عزت اور بادشاہی دی
گئی، اور ہر قوم، اُمت اور زبان کے افراد نے اُس کی
پرستش کی۔ اُس کی حکومت ابدی ہے اور کبھی ختم نہیں ہو گی۔
اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔

یہاں قدیم الایام اللہ تعالی ہے اور آسمان سے انے والا اس کی شبہہ ہے – یہ ذات بادل میں تھی جس کو بار اناش کہا گیا ہے یعنی ابن آدم – نصرانی ان آیات سے دلیل لیتے ہیں کہ یہ عیسیٰ تھا جو نعوذ با للہ آسمان میں بادل میں تھا - یہودی فرقوں نے اس سے یہ اخذ کیا کہ آسمان پر دو قوتین ہیں – اس عقیدے کو

Two Powers in Heavens

کہا جاتا ہے - اس نام کی ایک مکمل کتاب چھپ چکی ہے جو یہودی فرقوں کے بارے میں ہے[1]

[1] Two Powers in Heaven: Early Rabbinic Reports About Christianity and Gnosticism Alan F. Segal, Brill Publishers, Netherlands 1945

آدم نے اپنی عمر داود کو دے دی؟

جامع ترمذی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيصًا مِنْ نُورٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ مَنْ هَذَا ؟، فَقَالَ: هَذَا رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ: دَاوُدُ، فَقَالَ: رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ ؟، قَالَ: سِتِّينَ سَنَةً، قَالَ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَلَمَّا قُضِيَ عُمْرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ: أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً ؟، قَالَ: أَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ، قَالَ: فَجَحَدَ آدَمُ، فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنُسِّيَ آدَمُ فَنُسِّيَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَخَطِئَ آدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو اس سے ان کی اولاد کی وہ ساری روحیں باہر آ گئیں جنہیں وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔ پھر ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کی بیچ میں نور کی ایک ایک چمک رکھ دی، پھر انہیں آدم کے سامنے پیش کیا، تو آدم نے کہا: میرے رب! کون ہیں یہ لوگ؟ اللہ نے کہا: یہ تمہاری ذریت (اولاد) ہیں، پھر انہوں نے ان میں ایک ایسا شخص دیکھا جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کی چمک انہیں بہت اچھی لگی، انہوں نے کہا: اے میرے رب! یہ کون ہے؟ اللہ نے فرمایا: تمہاری اولاد کی آخری امتوں میں سے ایک فرد ہے۔ اسے داود کہتے ہیں: انہوں نے کہا: میرے رب! اس کی عمر کتنی رکھی ہے؟ اللہ نے کہا: ساٹھ سال، انہوں نے کہا: میرے رب! میری عمر میں سے چالیس سال لے کر اس کی عمر میں اضافہ فرما دے، پھر جب آدم کی عمر پوری ہو گئی، ملک الموت ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کیا میری عمر کے چالیس سال ابھی باقی نہیں ہیں؟ تو انہوں نے کہا: کیا تو نے اپنے بیٹے داود کو دے نہیں دیئے تھے؟ آپ نے فرمایا: تو آدم نے انکار کیا، چنانچہ ان کی اولاد بھی انکاری بن گئی۔ آدم بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول گئی۔ آدم نے غلطی کی تو ان کی اولاد بھی خطاکار بن گئی“۔ امام

ترمذی کہتے ہیں: ١- یہ حدیث حسن صحیح ہے، ٢- یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہ رضی الله عنہ کے واسطہ سے اور نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم سے آئی ہے۔

تبصره :

یہ روایت اسرائیلایات میں سے معلوم ہوتی ہے

هِشَامُ بْنُ سَعْد، عَن زَيد بْنِ أَسْلَمَ، عَن أبي صالح، عَن أبي هُرَيرة

اور

هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور

الحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور

.رَوَاهُ مُبشر بن عبيد عَن الزُّهْرِيّ، عَن سعيد بن الْمسيب، عَن أبي هُرَيْرَة

کی سند سے ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت کی گئی ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو روایت کیا ہے لیکن ممکن ہے یہ کعب الاحبار کا قول ہو

لہذا دلیل نہیں لی جا سکتی

یہی متن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اتا ہے

عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَوَّلُ مَنْ جَحَدَ آدَمُ – قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ – إِنَّ اللَّهَ لَمَّا خَلَقَهُ مَسَحَ ظَهْرَهُ، فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّتَهُ، فَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ فَرَأَى

فِيهِمْ رَجُلًا يَزْهَرُ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: ابْنُكَ دَاوُدُ. قَالَ: كَمْ عُمُرُهُ؟ قَالَ: سِتُّونَ. قَالَ: أَيْ رَبِّ، زِدْ فِي عُمُرِهِ. قَالَ: لَا، إِلا أَنْ تَزِيدَهُ أَنْتَ مِنْ عُمُرِكَ. فَزَادَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ عُمُرِهِ، فَكَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ كِتَابًا، وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ الْمَلائِكَةَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقْبِضَ رُوحَهُ، قَالَ: بَقِيَ مِنْ أَجَلِي أَرْبَعُونَ. فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ جَعَلْتَهُ لِابْنِكَ دَاوُدَ. قَالَ: فَجَحَدَ، قَالَ: فَأَخْرَجَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِتَابَ، وَأَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ، فَأَتَمَّهَا لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلامُ مِائَةَ سَنَةٍ، وَأَتَمَّهَا لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ عُمْرَهُ أَلْفَ سَنَةٍ

شعیب نے اس طرق کو ضعیف کہا ہے

علي بن زيد -وہو ابن جدعان- ضعيف، وكذا يوسف بن مہران

الفاظ

هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ يَكُونُ فِي آخِرِ الْأُمَمِ

یہ تمہارا بیٹا داود ہے جو آخری امتوں میں سے ہے

یہ الفاظ کس طرح صحیح ہیں؟ داود علیہ السلام تو امت موسی میں سے ہیں جو عیسیٰ سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پہلے سے ہیں

یہودی کتاب

Rabbinical Literature: The Traditions Of The Jews Volume 1

میں یہ روایت موجود ہے جو حکایات تلمود کا مجموعہ ہے

He (God) opened to him the gate of Paradise and conducted him into the seventy apartments of Holy Places … And when he Adam beheld King David, he saw that he is without life. Then said he, O Thou Lord of the World, who is he in whom I feel no life? And the Holy and Blessed God replied, It is King David. And the first Man beheld how the matter was, he gave out of the Years assigned for his own life, seventy years to David

رب العزت نے آدم کا لئے جنت کے ابواب کھول دیے اور ان کو ستر مقامات دکھائے اور آدم نے شاہ داود کو دیکھا کہ وہ بے جان ہے – پوچھا اے رب یہ کون ہے ؟ ارشاد باری ہوا یہ شاہ داود ہے اور پہلے انسان یعنی آدم نے اپنی عمر کے سالوں میں سے ستر سال داود کو عطا کر دیے

موسی کا لباس

قرآن کی ایک آیت الأحزاب: 69 کی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا

اے ایمان والوں ان کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے موسی کو تکلیف دی پس اللہ نے اس سے اس قول کو دور کیا اور وہ اللہ کے نزدیک وجیہہ تھے

امام بخاری نے صحیح میں ہی ایک دوسرے مقام پر یحیی علیہ السلام کے حوالے سے وجیہا کے الفاظ کی شرح کی ہے {وَجِيهًا} [آل عمران: 45]: شَرِيفًا یعنی شریف

اس کے علاوہ سورہ الاحزاب کی آیت کی شرح ایک روایت سے کی

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، وَخِلاَسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا، لاَ يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا: مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسَتُّرَ، إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ: إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ: وَإِمَّا آفَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَى، فَخَلاَ يَوْمًا وَحْدَهُ، فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الحَجَرِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا، وَإِنَّ الحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ، فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الحَجَرَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرُ، ثَوْبِي حَجَرُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ، وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ، وَقَامَ الحَجَرُ، فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ، وَطَفِقَ بِالحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ، فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ، ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا [ص:157] لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا ' کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا ' ان سے عوف بن ابوجمیلہ نے بیان کیا ' ان سے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس بن عمرو نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی شرم والے اور بدن ڈھانپنے والے تھے۔ ان کی حیاء کی وجہ سے ان کے بدن کو کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جو لوگ انہیں اذیت پہنچانے کے درپے تھے ' وہ کیوں باز رہ سکتے تھے ' ان لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اس درجہ بدن چھپانے کا

اہتمام صرف اس لیے ہے کہ ان کے جسم میں عیب ہے یا کوڑھ ہے یا ان کے خصیتین بڑھے ہوئے ہیں یا پھر کوئی اور بیماری ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کی ان کی ہفوات سے پاکی دکھلائے۔ ایک دن موسیٰ علیہ السلام اکیلے غسل کرنے کے لیے آئے ایک پتھر پر اپنے کپڑے (اتار کر) رکھ دیئے۔ پھر غسل شروع کیا۔ جب فارغ ہوئے تو کپڑے اٹھانے کے لیے بڑھے لیکن پتھر ان کے کپڑوں سمیت بھاگنے لگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا اٹھایا اور پتھر کے پیچھے دوڑے۔ یہ کہتے ہوئے کہ پتھر! میرا کپڑا دیدے۔ آخر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے اور ان سب نے آپ کو ننگا دیکھ لیا ‘ اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر حالت میں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی تہمت سے ان کی برات کر دی۔ اب پتھر بھی رک گیا اور آپ نے کپڑا اٹھا کر پہنا۔ پھر پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے۔ اللہ کی قسم اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ جگہ نشان پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان «يا أيها الذين آمنوا لا تكونوا كالذين آذوا موسى فبرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها» تم ان کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی تھی ‘ پھر ان کی تہمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں بڑی شان والے اور عزت والے تھے۔ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

امام مسلم نے بھی اس کو روایت کیا ہے

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: " كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيِيًّا، قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا، قَالَ فَقَالَ: بَنُو إِسْرَائِيلَ: إِنَّهُ آدَرُ، قَالَ: فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى، وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ: ثَوْبِي، حَجَرُ ثَوْبِي، حَجَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا} [الأحزاب: 69]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو چار بصریوں نے روایت کیا ہے

بصری عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

خلاس ابن عمرو البصري

محمد ابن سیرین بصری

حسن بصری

اور ہمام بن منبہ یمنی نے بھی روایت کیا ہے

ابو داود کہتے ہیں خلاس نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا

أنہ لم يسمع من أبي ہريرة

عینی کتاب عمدة القاري شرح صحيح البخاري میں کہتے ہیں

وَأما الْحسن فَلم يسمع من أبي هُرَيْرَة عِنْد الْمُحَقِّقين من الْحفاظ، وَيَقُولُونَ: مَا وَقع فِي بعض الرِّوَايَات من سَمَاعه عَنهُ فَهُوَ وهم

حسن بصری نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا

ابن سیرین کے لئے کہا جاتا ہے انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے اور عبد اللہ بن شقیق کی سند ہے کہ اس کو قبول کیا جاتا ہے

متنا یہ روایت مبہم ہے – موسی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام ساتھ ساتھ رہے – روایت میں صرف موسی کا ذکر ہے ہارون کا ذکر نہیں یہ معلوم ہے کہ ہارون (۱۲۳ سال عمر)، موسی سے پہلے انتقال کر گئے تھے لیکن اس وقت موسی علیہ السلام بوڑھے تھے – بائبل کے مطابق فرعون سے اس مطالبہ کے وقت کہ نبی اسرئیل کو چھوڑ دے موسی ۸۰ سال کے تھے اور ہارون ۸۳ سال کے تھے – ظاہر ہے یہ دونوں جوان نہ تھے جب نبی اسرائیل کو لے کر نکلے

موسی علیہ السلام چھپ کر نہاتے تھے تو ہارون علیہ السلام کیا سب کے ساتھ نہاتے تھے ؟ یقینا وہ بھی چھپ کر نہاتے ہوں گے تو نبی اسرائیل کا الزام ہارون پر کیوں نہیں؟

روایت میں اس ابہام کی وجہ سے اس کو قبول نہیں کیا جا سکتا

روایت میں ہے کہ بنواسرائیل تمام برہنہ نہاتے تھے جبکہ حیا ایمان میں سے ہے تو یقینا تمام بنو اسرائیل برہنہ نہیں نہا سکتے – کیونکہ قرآن کے مطابق خروج سے پہلے ایسے مومن موسی کے ساتھ تھے جنہوں نے گھروں کو قبلہ بنایا ہوا تھا وہ یقینا موسی کی طرح چھپ کر ہی نہاتے ہوں گے

الغرض راقم کو یہ روایت سمجھ نہیں آئی کہ اس کو موسی علیہ السلام کے لئے خاص کر سکے

قرآن میں بنی اسرائیل کے کسی قول کا ذکر ہے جس سے انہوں نے موسی علیہ السلام کو الزام دیا – لیکن اللہ نے اس کو ان سے دور کیا قرآن میں اس کی تفصیل نہیں کہ وہ الزام کیا تھا

حقیقت اللہ کو پتا ہے

عصر حاضر کے بعض شیعہ کہتے ہیں کہ یہ ابو ہریرہ نے بیان کی جبکہ یہ ابی عبد اللہ سے بھی منسوب ہے-شیعہ تفسیر قمی میں آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا میں سند کے ساتھ اس کی وضاحت کی گئی ہے ہے

وحدثني أبي عن النضر بن سويد عن صفوان عن ابي بصير عن ابي عبدالله عليه السلام ان بني إسرائيل كانوا يقولون ليس لموسى ما للرجال وكان موسى إذا أراد الاغتسال يذهب إلى موضع لا يراه فيه أحد من الناس وكان يوما يغتسل على شط نهر وقد وضع ثيابه على صخرة فأمر الله الصخرة فتباعدت عنه حتى نظر بنو إسرائيل اليه فعلموا انه ليس كما قالوا فانزل الله (يا ايها الذين آمنوا لا تكونوا ...الخ

ابی عبد اللہ علیہ السلام نے کہا کہ بنی اسرائیل کہا کرتے کہ موسی میں وہ نہیں جو مردوں میں ہے اور موسی جب غسل کا ارادہ کرتے تو اس جگہ جاتے جہاں کوئی ان کو دیکھ نہ سکتا تھا اور وہ نہر کنارے غسل کر رہے تھے اور کپڑے پتھر پر رکھے تھے پس اللہ نے چٹان کو حکم کیا انہوں نے پیچھا کیا یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے دیکھا

شیعہ تفسیر مجمع البیان از مجلسی میں ہے

و اختلفوا فيما أوذي به موسى على أقوال ... أن موسى كان حييا ستيرا يغتسل وحده فقالوا ما يستتر منا إلا لعيب بجلده إما برص و إما أدرة فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على حجر فمر الحجر بثوبه فطلبه موسى فرآه بنو إسرائيل عريانا كأحسن الرجال خلقا فبرأه الله مما قالوا رواه أبو هريرة مرفوعا

تفسیر قمی شروع کی تفاسیر میں سے ہے

مسیحا کی خبر یا نبی کی صفت ؟

صحیح بخاری میں ہے

حدیث نمبر: 2125 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، حَدَّثَنَا هِلَالٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْتُ: "أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ ؟ قَالَ: أَجَلْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ، وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا"، تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ هِلَالٍ ، وَقَالَ سَعِيدٌ ، عَنْ هِلَالٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ ، غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ سَيْفٌ أَغْلَفُ، وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ، وَرَجُلٌ أَغْلَفُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا.

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے فلیح نے بیان کیا، ان سے ہلال بن علی نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یسار نے کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات توریت میں آئی ہیں ان کے متعلق مجھے کچھ بتائیے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں! قسم اللہ کی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات میں بالکل بعض وہی صفات آئی ہیں جو قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ جیسے کہ اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ تم نہ بدخو ہو، نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور غل مچانے والے، (اور تورات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ) وہ (میرا بندہ اور رسول) برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لے گا۔ بلکہ معاف اور درگزر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرا لے، یعنی لوگ «لا إله إلا الله» نہ کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو پردے کھول دے گا۔ اس حدیث کی متابعت عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہلال سے کی ہے۔ اور سعید نے بیان کیا کہ ان سے ہلال نے، ان سے عطاء نے کہ «غلف» ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پردے میں ہو۔ «سيف أغلف، وقوس غلفاء» اسی سے ہے اور «رجل أغلف» اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

یہ روایت صحیح نہیں ہے

ایسا توریت کے کسی نسخہ میں نہیں ملا یہاں تک کہ بحر مردار کے طومار میں بھی نہیں ملا

سند میں فليح بن سليمان المدني بھی ہے جس کی روایت لینے سے محدثین ابن معین ، النسائي نے منع کیا ہے

یہ آیات توریت میں نہیں بلکہ انبیاء سے منسوب کتاب یسعیاہ باب ٤٢ میں انے والے مسیح سے متعلق ہے

Is. 42:1 See my servant, whom I am supporting, my loved one, in whom I take delight: I have put my spirit on him; he will give the knowledge of the true God to the nations.

Is. 42:2 He will make no cry, his voice will not be loud: his words will not come to men's ears in the streets.

میرا بندہ جس کی میں مدد کر رہا ہوں میرا محبوب جس سے میں راضی ہوں اس میں میں نے اپنی روح ڈالی ہے یہ اقوام کو اصل رب کا علم دے گا

یہ شور و غوغہ نہ کرے گا اور اس کی آواز بلند نہ ہو گی اور لوگوں کو سڑکوں پر اس کی آواز سنائی نہ دے گی

جبکہ ہم کو معلوم ہے کہ مکی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ بازاروں میں ہی تھی جہاں بلند آواز سے اپ اللہ کی طرف سب کو پکارتے تھے

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق

وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا

رسول اللہ اس سے اندھے کی آنکھ کھولے گا اور بہرے کے کان اور دلوں کے تالے

جبکہ یہ بھی کتاب یسعیاہ سے لیا گیا گرے

Book of Isaiah chapter 35

Say to those who have an anxious heart,

“Be strong; fear not!

Behold, your God

will come with vengeance,

with the recompense of God.

He will come and save you.”

Then the eyes of the blind shall be opened,

and the ears of the deaf unstopped;

then shall the lame man leap like a deer,

and the tongue of the mute sing for joy.

For waters break forth in the wilderness,

and streams in the desert;

the burning sand shall become a pool,

and the thirsty ground springs of water;

کہو ان سے جن کے دل متذذب ہیں

ڈرو مت مظبوط رہو

خبردار تمہارا رب

انتقام کے ساتھ نمودار ہو گا

اللہ کی جانب سے بدلہ

وہ آ کر تم کو بچائے گا

اندھے کی اس وقت آنکھ کھل جائے گی

بہرے کے کان بند نہ رہیں گے

لنگڑا ہرن کی طرح دوڑے گا

اور گونگے کی زبان اس وقت گنگنائے گی

پس ویرانے میں پانی بہے گا

اور نہریں صحرا میں

اور جلتی ریت ، ایک حوض ہو گی

اور سوکھی زمین ، پانی کا چشمہ

یسعیاہ باب ۳۵ آیات 4 سے 7 تک

یہود میں ان آیات کی بنیاد پر ایک مسیح کا انتظار تھا جو جنم کے اندھے کو بینا کرے، بہرے کو سامع الصوت کرے، لنگڑے کو ٹھیک کر دے، گونگے کو زبان دے دے –

راویوں کا کتاب یسعیاہ کی آیات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منطبق کرنا عجیب بات ہے کیونکہ اول یہ توریت نہیں دوم یہ مسیح سے متعلق آیات ہیں نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق

ختنہ اور کلدانی پیغمبر

ابراہیم علیہ السلام ایک کلدانی پیغبر تھے یعنی مملکت کلدو

Chaldea

میں مبعوث کیے گئے تھے

صحیح مسلم: كِتَابُ الْفَضَائِلِ (بَابُ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ) صحیح مسلم: کتاب: أنبیاء کرامؑ کے فضائل کا بیان (باب: حضرت ابرا ہیم خلیل کے فضائل) ح ٦١٤١ میں ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ»

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فر ما یا : ابرا ہیم علیہ السلام نبی علیہ السلام نے اَسی سا ل کی عمر میں قدوم (مقام پر تیشے یا بسولے کے ذریعے)سے ختنہ کیا۔

تبصرہ

یہ روایت ادب المفرد میں بھی ہےأَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي مَوْضِعًا

امام بخاری کہتے ہیں یہ مقام ہےترجمہ ہو گا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی علیہ السلام نے اَسی سا ل کی عمر میں قدوم میں ختنہ کیا

قدوم آج کل اسرائیل میں ہے – اس کو کفر قدوم کہتے ہیں

Location of Kafr Qaddum within Palestine

https://en.wikipedia.org/wiki/Kafr_Qaddum

قدوم عربی میں تیشہ کو بھی کہتے ہیں لہذا بعض مترجموں نے غلطی کی اور اس روایت کو سمجھا کہ ابراهیم نے اپنے اوپر تیشہ چلا دیا – افسوس مترجموں کی عقل پر

بائبل میں جھوٹ درج کیا گیا کہ ابراهیم نے ۹۹ سال کی عمر میں ختنہ کرایا

http://biblehub.com/genesis/17-24.htm

ہماری کتب میں یہ قول ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے آیا ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالقَدُّومِ»،

حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، وَقَالَ «بِالقَدُومِ مُخَفَّفَةً»،

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

تَابَعَهُ عَجْلاَنُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

یہ روایت اسرائیلیات میں سے ہے اس کو چھوڑ دیا جائے-انبیاء کا ختنہ کرانا ایک بنی اسرائیلی گھڑنت ہے کیونکہ ختنہ فطرت میں سے ہے، جس پر انبیاء کا قدرتی عمل ہے ایسا نہیں کہ ۸۰ سال کی عمر میں خیال آئے-ابراہیم کا خاص ذکر کرتے ہیں کیونکہ وہ بابل سے تھے اور بنی اسرائیل والوں نے یہ کہانی گھڑی کہ دنیا میں ان کے سوا کوئی ختنہ نہیں کراتا تھا جبکہ انبیاء قدیم عربوں میں بھی آئے ہیں مثلا ھود اور صالح علیہما السلام

فراعنہ مصر کے کھنڈروں میں ان کے عضو کی تصویریں ہیں جن میں ان کو ختنہ کے ساتھ دکھایا گیا ہے یعنی بنی اسرائیل کے علاوہ ال فرعون میں بھی ختنہ کا تصور موجود تھا

زمین مچھلی پر

اہل سنت کی کتاب تفسیر الطبری ج ٢٣ ص ٥٢٤ میں ہے

حدثنا واصل بن عبد الأعلى، قال: ثنا محمد بن فُضَيل، عن الأعمش، عن أبي ظبيان، عن ابن عباس قال: "أوّل ما خلق الله من شيء القلم، فقال له: اكتب، فقال: وما أكتب؟ قال: اكتب القدر، قال فجرى القلم بما هو كائن من ذلك إلى قيام الساعة، ثم رفع بخار الماء ففتق منه السموات، ثم خلق النون فدُحيت الأرض على ظهره، فاضطرب النون، فمادت الأرض، فأُثبتت بالجبال فإنها لتفخر على الأرض

أبي ظبيان ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں سب سے پہلی چیز جو اللہ نے خلق کی وہ قلم ہے پس اس کو حکم دیا لکھ – قلم نے کہا کیا لکھوں ؟ فرمایا تقدیر لکھ پس قلم لکھنا شروع ہوا جو بھی ہو گا قیامت تک پھر اس کی سیاہی کے بخارت آڑ گئے جس سے آسمان بن گئے پھر النون کو تخلیق کیا جس پر زمین کو پھیلا دیا پھر النون پھڑکی جس سے زمین ڈگمگائی پس پہاڑ جما دیے

حصين بن جندب أبو ظبيان الجنبي کا سماع ابن عباس سے ثابت کہا جاتا ہے انہوں نے یزید بن معاویہ کے ساتھ القُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حملہ میں شرکت کی – سند میں الأعمش ہے جو مدلس ہے اور اس بنیاد پر یہ روایت ضعیف ہے- الأعمش صحیحین کا بھی راوی ہے اور یہ مثال ہے کہ صحیحین کے راویوں کی تمام روایات صحیح نہیں ہیں

سورہ القلم کی تفسیر میں ابن کثیر لکھتے ہیں

وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ النُّونُ الْحُوتُ الْعَظِيمُ الذي تحت الأرض السابعة، وقد ذكر الْبَغَوِيُّ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ إِنَّ عَلَى ظَهْرِ هذا الحوت صخرة سمكها كغلظ السموات وَالْأَرْضِ، وَعَلَى ظَهْرِهَا ثَوْرٌ لَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ قَرْنٍ وَعَلَى مَتْنِهِ الْأَرَضُونَ السَّبْعُ وَمَا فِيهِنَّ وما بينهن، والله أَعْلَمُ.

اور ابن أَبِي نَجِيحٍ نے کہا کہ ان کو ابراہیم بن بکر نے خبر دی کہ مجاہد نے کہا وہ (لوگ) کہا کرتے النون ایک عظیم مچھلی ہے جو ساتویں زمین کے نیچے ہے اور البغوی نے ذکر کیا اور مفسرین کی ایک جماعت نے کہ اس مچھلی کے پیچھے چٹان ہے جیسے زمین و آسمان ہیں اور اس کے پیچھے بیل ہے جس کے چالیس ہزار سینگ ہیں

سند میں إِبْرَاهِيم بْن أَبي بكر، الأخنسيُّ کا حال مستور ہے

کسی دور میں مسلمانوں میں یہ روایت چل رہی تھی چاہے شیعہ ہوں یا سنی ہوں کافی بعد میں انکا رد کیا گیا مثلا ابو حیان نے تفسیر میں اس کو بے اصل بات کہا اسی طرح اللؤلؤ المرصوع فيما لا أصل له أو بأصله موضوع میں القاوقجي (المتوفى: 1305ھ) نے اس کو موضوع روایت کہا – ابن قیم نے کتاب المنار المنيف في الصحيح والضعيف میں اسکو الْهَذَيَانَاتِ کہا ہے- جو بات سند سے ہو اس کو محض الْهَذَيَانَاتِ کہہ کر سلف کے محدثین کا رد کرنا اور راوی پر بحث نہ کرنا بھی عجیب ہے دوم جب یہ الْهَذَيَانَاتِ میں سے تھی تو ابن کثیر نے اسکو تفسیر جیسی چیز میں شامل کیوں کیا

حیرت ہے کہ بہت سی اسلامی ویب سائٹ پر اس کو آج تک حدیث رسول کہہ کر اس کا دفاع کیا جا رہا ہے دوسری طرف عیسائی مشنری اس کو تنقید کے طور پر پیش کر رہے ہیں

مستدرک الحاکم کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الْأَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضٍ إِلَى الَّتِي تَلِيهَا مَسِيرَةُ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ فَالْعُلْيَا مِنْهَا عَلَى ظَهْرِ حُوتٍ قَدِ الْتَقَى طَرَفَاهُمَا فِي سَمَاءٍ، وَالْحُوتُ عَلَى ظَهْرِهِ عَلَى صَخْرَةٍ، وَالصَّخْرَةُ بِيَدِ مَلَكٍ، وَالثَّانِيَةُ مُسَخَّرُ الرِّيحِ، فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْلِكَ عَادًا أَمَرَ خَازِنَ الرِّيحِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمْ رِيحًا تُهْلِكُ عَادًا، قَالَ: يَا رَبِّ أُرْسِلُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ قَدْرَ مِنْخَرِ الثَّوْرِ، فَقَالَ لَهُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِذًا تَكْفِي الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا، وَلَكِنْ أَرْسِلْ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ خَاتَمٍ، وَهِيَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ: {مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ} [الذاريات: 42] ، وَالثَّالِثَةُ فِيهَا حِجَارَةُ جَهَنَّمَ، وَالرَّابِعَةُ فِيهَا كِبْرِيتُ جَهَنَّمَ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِلنَّارِ كِبْرِيتٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ فِيهَا لَأَوْدِيَةٌ مِنْ كِبْرِيتٍ لَوْ أُرْسِلَ فِيهَا الْجِبَالُ الرَّوَاسِي لَمَاعَتْ، وَالْخَامِسَةُ فِيهَا

حَيَّاتُ جَهَنَّمَ إِنَّ أَفْوَاهَهَا كَالْأَوْدِيَةِ تَلْسَعُ الْكَافِرَ اللَّسْعَةَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُ لَحْمٌ عَلَى عَظْمٍ، وَالسَّادِسَةُ فِيهَا عَقَارِبُ جَهَنَّمَ إِنَّ أَدْنَى عَقْرَبَةٍ مِنْهَا كَالْبِغَالِ الْمُؤَكَّفَةِ تَضْرِبُ الْكَافِرَ ضَرْبَةً تُنْسِيهِ ضَرْبَتُهَا حَرَّ جَهَنَّمَ، وَالسَّابِعَةُ سَقَرُ وَفِيهَا إِبْلِيسُ مُصَفَّدٌ بِالْحَدِيدِ يَدٌ أَمَامَهُ وَيَدٌ خَلْفَهُ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُطْلِقَهُ لِمَا يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَطْلَقَهُ» هَذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو السَّمْحِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ عَدَالَتَهُ بِنَصِّ " الْإِمَامِ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

عبد اللہ بن عمرو نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : زمینیں ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہیں

امام حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور الذھبی نے منکر

سوال ہے کہ ٤٠٠ سے ٨٠٠ ہجری تک جو امام حاکم اور الذھبی کے بیچ کا دور ہے لوگ اس روایت پر کیا کہتے تھے؟

شیعہ کتاب الكافي – از الكليني – ج 8 – ص 89 کی روایت ہے

حديث الحوت على أي شئ هو 55 – محمد ، عن أحمد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال : سألته عن الأرض على أي شئ هي ؟ قال : هي على حوت ، قلت : فالحوت على أي شئ هو ؟ قال : على الماء ، قلت : فالماء على أي شئ هو ؟ قال : على صخرة ، قلت : فعلى أي شئ الصخرة ؟ قال : على قرن ثور أملس ، قلت : فعلى أي شئ الثور ؟ قال : على الثرى ، قلت : فعلى أي شئ الثرى ؟ فقال : هيهات عند ذلك ضل علم لعلماء

باب مچھلی کی حدیث کہ یہ کس پر ہے ؟ محمد ، احمد سے وہ ابن محبوب سے وہ جمیل بن صالح سے وہ ابان بن تغلب سے وہ ابی عبد اللہ امام جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابان نے امام سے زمین کے بارے میں پوچھا کہ یہ کس چیز پر ہے ؟ امام نے فرمایا مچھلی پر میں نے پوچھا یہ مچھلی کس چیز پر ہے ؟ فرمایا پانی پر میں نے پوچھا پانی کس پر ہے ؟ فرمایا چٹان پر میں نے پوچھا اور چٹان کس چیز پر ہے ؟ فرمایا چکنے بیل کے سینگ پر اس پر پوچھا بیل کس چیز پر ہے کہا یہ الثری پر ہے میں نے پوچھا الثری ؟ پس فرمایا دور بہت دور! علماء کا علم پر پر ضائع ہو گیا

اس پر حاشیہ لکھنے والے لکھتے ہیں

في ہذا الحديث رموز إنما يحلها من كان من أہلها . (في) وذلك لان حديثهم صعب مستصعب

اس حدیث میں رموز ہیں جن کو وہی حل کر سکتا ہے جن میں اہلیت ہو اور انکی حدیث الجھی ہوئی مشکل ہے

یہ روایت تفسیر قمی میں بھی ہے اور صدوق نے اسکو قبول کیا ہے البتہ مفید نے اس کی صحت پر شک کیا ہے-اس قسم کی روایات سے باطنی شیعوں کے مطابق تاویل کا علم نکلتا ہے[2]

آئیں ہم تحت الثری میں اترتے ہیں زمین کی سطح کے نیچے ترتیب یہ ہے

مچھلی

پانی

چٹان

بیل کے سینگ

یہ اصلا اشارت ہیں برجوں کی طرف لہذا مندرجہ ذیل برج ترتیب میں اتے ہیں

2

زمیں ایک بیل کے سنگ پر ہے ہمالیہ کے ہندوں کا بھی عقیدہ ہے

Hindus of the Himalayas: Ethnography and Change page 105 By Gerald Duane Berreman

Himalayan Heritage page 123 By J. P. Singh Rana

گویا کسی دور میں یہ بات بہت پھیلی ہوئی تھی

مچھلی – برج حوت

پانی – برج دلو

چٹان – برج الحمل

چکنے بیل کے سینگ – برج ثور

الحمل کے عربي میں کئی مفہوم ہیں ان میں دنبہ اور وزن بھی ہے اسی سے عربی اور اردو میں حمل ٹھہرنا کہا جاتا ہے پاؤں بھاری ہونا کہا جاتا ہے لہذا چٹان کو وزن کی وجہ سے برج الحمل سے نسبت دی گئی ہے

زمین کسی دور میں گول نہیں سمجھی جاتی تھی بلکہ چپٹی سمجھی جاتی تھی اور اس کے نیچے سمجھا جاتا تھا کہ برج ہیں جو آسمان پر نمودار ہوتے ہیں – اوپر روایات میں برجوں کی ترتیب تمثیلی انداز میں سمجھائی گئی ہے

سورج کا   قطر

تفسیر القرطبی، تفسیر آیت 71:16 میں ہے

وقيل لعبد الله بن عمر: ما بال الشمس تَقْلِينا أحياناً وتَبْرُد علينا أحياناً؟ فقال: إنها في الصيف في السماء الرابعة، وفي الشتاء في السماء السابعة عند عرش الرحمن، ولو كانت في السماء الدنيا لما قام لها شيء.

اور عبداللہ ابن عمر سے سورج کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ بعض مرتبہ جھلسا دینے والا گرم ہوتا ہے اور کبھی راحت پہنچانے والی گرمی دے رہا ہوتا ہے۔ اس پر ابن عمر نے کہا: بے شک گرمی کے موسم میں سورج چوتھے آسمان میں ہوتا ہے ، جبکہ سردیوں کے موسم میں یہ ساتویں آسمان پر اللہ کے عرش کے قریب چلا جاتا ہے۔ اور اگر سورج اس دنیا کے آسمان میں آ جائے تو اس دنیا میں کوئی چیز نہ بچے۔

اس اثر کو و جعل الشمس سراجا کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے لیکن اس کی سند نہیں ملی

اسی طرح ایک اور قول تفسیر القرطبي میں ہے

وحكى القشيري عن ابن عباس أن الشمس وجهها في السموات وقفاها في الأرض

اور القشیری نے حکایت کیا ہے ابن عباس سے کہ سورج کا چہرہ آسمانوں کی طرف اور پشت زمین کی طرف ہے

اسکی سند کتاب العظمة از ابو الشيخ ، مستدرک الحاکم میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا} [نوح: 16] قَالَ: «قَفَاهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، وَوَجْهُهُ مِمَّا يَلِي السَّمَاءَ

اس کی سند میں یوسف بن مہران ہے المیموني کہتے ہیں امام احمد اس کے لئے کہتے لا یعرف نہیں جانتا

یعنی یہ ایک مجھول شخص ہے جس سے صرف علي بن زید نے روایت لی ہے- امام الحاکم اس کو امام مسلم کی شرط پر کہتے ہیں جو صحیح نہیں اور حاکم غلطیاں کرنے کے لئے مشھور ہیں- امام بخاری تاریخ الکبیر میں یوسف کے لئے لکھتے ہیں وكَانَ يهوديا فأَسلَمَ. یہ یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے -

بہت سے اقوال یہود کی کتب کے ہمارے پاس اس وجہ سے آئے اور ان کو اسرائیلیت کہا جاتا ہے اگر وہ کسی نبی کی عجیب و غریب خبر ہو لیکن جب کائنات و تکوین کی خبر ہوتی تھی تو اس کو مفسرین لکھ لیتے تھے کیونکہ اس پر تفصیل کم تھی

اسی کتاب العظمة کی دوسری روایت ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ رَاهَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ: {وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا} [نوح: 16] قَالَ: «وَجْهُهُ يُضِيءُ السَّمَاوَاتِ، وَظَهْرُهُ يُضِيءُ الْأَرْضَ

قتادہ ابن عبّاس سے روایت کرتے ہیں کہ چاند کا چہرہ آسمانوں کو روشن کرتا ہے اور اسکی پشت زمین کو روشن کرتی ہے

سند میں قتادہ مدلس ہے عن سے روایت کرتا ہے لہذا روایت ضعیف ہے

مفسرین نے ان روایات کو تفسیر میں لکھا ہے جبکہ یہ صحیح نہیں ہیں

شیعہ کتاب علل الشرائع میں ہے

سأل رجل من أهل الشام أميرالمؤمنين عليه السلام عن مسائل فكان فيما سأله أن سأله عن أول ما خلق الله تعالى قال : خلق النور ، وسأله عن طول الشمس والقمر وعرضهما ، قال : تسعمائة فرسخ في تسعمائة فرسخ

اہل شام میں سے کسی شخص نے علی علیہ السلام سے پوچھا کہ سورج اور چند کا عرض کتنا ہے؟ علی نے کہا ۹۰۰ فرسنگ

ایک فرسنگ ٥.٧ میٹر کا ہوتا ہے اور سورج و چاند کا یہ عرض نہیں ہے

تفسیر قمی میں ہے علی نے کہا سورج والشمس ستون فرسخا في ستين فرسخا یعنی ٦٠ فرسنگ اس کا قطر ہے

جس دور میں یہ کتب لکھی جا رہی تھیں اس دور میں ان مخصوص روایات کو رد کرنے کی کوئی دلیل نہیں تھی لہذا ان کو لکھ دیا گیا آج ہم سمجھ سکتے ہیں کہ رآویوں نے غلطیاں کی ہیں

افسوس بعض جہلاء کہتے ہیں کہ یہ تفسیری ضعیف روایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑیں! محدثین نے اگر تین ہزار روایات لکھی ہیں تو ٥٠ ہزار سے اوپر رد بھی کی ہیں اور یہ بات معروف ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ پر جھوٹ باندھا اور راویوں کا حافظہ خراب ہوا کیا- آج لوگوں کا حافظہ خراب نہیں ہوتا یا وہ اختلاط کا شکار نہیں ہوتے ؟

قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز الرابع

متفرق روایات

از

ابو شہر یار

۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ 3
توریت پڑھنا حرام ہے ؟ 6
قصہ بلعم باعور 10
عبد اللہ بن عمرو اور اہل کتاب کی کتب 27
مملکت سلیمان کا ذکر 28

بسم الله الرحمان الرحيم

پیش لفظ

صحیح   بخاری کی روایت ہے کہ ابن عبّاس کہتے ہیں

يا معشر المسلمين، كيف تسألون أهل الكتاب عن شيء، وكتابكم الذي أنزل الله على نبيكم صلى الله عليه وسلم أحدث الأخبار بالله، محضا لم يشب، وقد حدثكم الله: أن أهل الكتاب قد بدلوا من كتب الله وغيروا، فكتبوا بأيديهم الكتب، قالوا: هو من عند الله ليشتروا بذلك ثمنا قليلا، أولا ينهاكم ما جاءكم من العلم عن مسألتهم؟ فلا والله، ما رأينا رجلا منهم يسألكم عن الذي أنزل عليكم

اے مسلمانوں تم اہل کتاب سے کیسے سوال کر لیتے ہو ان چیزوں پر ان کا ذکر اللہ نے اس کتاب میں کیا ہے جو اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے ... اور اللہ نے تم کو بتا دیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب بدلی اور اپنے ہاتھ سے لکھا اور کہا کہ یہ وہ ہیں جنھوں نے اس کو جو ان کے پاس ہے اس کو قلیل قیمت پر بیچ دیا- میں تم کو کیوں نہ منع کروں ان مسائل میں ان سے سوال کرنے سے جن کا علم تم کو آ چکا ہے- اللہ کی قسم میں نہیں دیکھتا کہ وہ تم سے سوال کرتے ہو جو تم پر نازل ہوا ہے

ابن عبّاس کی بات سے ظاہر ہے کہ یہ ان نو مسلموں کے لئے ہے جن کی تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی تھی اور وہ یہود و نصاری سے ان مسائل میں سوال کر رہے تھے جن کی وضاحت قران میں کی جا چکی ہے – ان میں کعب الاحبار تھے جو عمر کے دور میں ایمان لائے لیکن ابن عباس ان کے بیٹے نوف البکالی کو ابن عباس کذاب کہتے تھے

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورة العنکبوت آیت ٥١ میں فرمایا ہے کہ

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ان کو کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر پڑھی جاتی ہے

لیکن اس آیت کی یہ تفسیر نہیں ابن کثیر مقدمہ میں لکھتے ہیں

وَمَعْنَى ذَلِكَ: أو لم يَكْفِهِمْ آيَةٌ دَالَّةٌ عَلَى صِدْقِكَ إِنْزَالُنَا الْقُرْآنَ عَلَيْكَ وَأَنْتَ رَجُلٌ أُمِّيٌّ

اور اس کا معنی ہے أو لم يَكْفِهِمْ آيَةٌ دال ہے کہ قرآن اللہ نے نازل کیا ہے اور اپ ایک امی رسول ہیں

قرآن میں النَّحْلِ ٤٣ یہ بھی ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

اور ہم نے اپ سے پہلے جن رسولوں کو بھیجا وہ سب مرد تھے ہم ان پر وحی کرتے تھے پس اہل ذکر سے پوچھ لو اگرتم (لوگوں) کو معلوم نہیں ہے

عربوں کو کہا جا رہا ہے کہ اہل کتاب سے پوچھ لو یہی تفسیر ابن عباس سے نقل کی گئی ہے.
تفسیر ابن کثیر کے مطابق مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْمُرَادَ بِأَهْلِ الذِّكْرِ: أَهْلُ الْكِتَابِ

تفسیر ابن ابی حاتم ج ٧ ص ٢٨٨٤ کے مطابق يَعْنِي فاسألوا أَهْلَ الذكر والكتب الماضية

پس اہل کتاب سے پوچھو اور کتب ماضی سے رجوع کرو

عَنْ ابْنِ عباس فسئلوا أَهْلَ الذِّكْرِ يَعْنِي مشركي قريش، إِنَّ محمدًا رسول الله في التوراة والإنجيل

سعید بن جبیر کہتے ہیں یہ عبدللہ بن سلام اور اہل توریت کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے

عن سعيد بن جبير في قوله: فسئلوا أَهْلَ الذِّكْرِ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلامٍ ونفر مِنَ اهْلِ التوراة

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اور روایت ہے جو بخاری روایت کرتے

اہل کتاب (یہودی) تورات کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے ہیں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تم تکذیب کرو بلکہ یہ کہا کرو : آمنا باللہ وما أنزل إلیناہم ایمان لائے اللہ پر اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی صحیح بخاري

اب ان کتب کا تمام زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے لہذا یہ مسئلہ نہیں ہو گا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عبرانی سیکھ لی تھی جس کا مقصد خط و کتابت تھا

صحيح بخاري ، كتاب احاديث الانبياء ، باب : ما ذكر عن بني اسرائيل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

بلغوا عني ولو آية، وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج، ومن كذب علي متعمدا، فليتبوأ مقعده من النار

پہنچاؤ میری جانب سے خواہ ایک آیت ہی ہو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے اس میں کوئی حرج نہیں اور جس کسی نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے-

اسرائیلیات اورسابقہ کتب سماوی میں فرق رکھنا ضروری ہے ان دونوں میں وہ چیزیں جو قرآن و حدیث سے متفق ہوں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن ان کا مقصد احقاق حق اور تبین ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ،قرآن میں خود کئی جگہ توریت و انجیل کا حوالہ دیا گیا ہے

ابن عباس اور دیگر اصحاب رسول سے بعض لوگوں نے نبی اسرائیل کے کچھ ایسے قصے منسوب کیے ہیں جو صحیح نہیں ہیں – ان میں ایک بلعم نام کے ایک شخص کا قصہ ہے جس کا ذکر اس کتاب میں ہے

توریت پڑھنا حرام ہے ؟

اللہ تعالی کا قول ہے کہ دور نبوی کے یہود کے پاس اصل توریت تھی لیکن وہ اس کو نافذ نہیں کرتے تھے[1]

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُـمُ التَّوْرَاةُ فِيْـهَا حُكْمُ اللّـٰهِ ثُـمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (43)

اور وہ تجھے کس طرح منصف بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں، اور یہ مومن نہیں ہیں۔

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ: «أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا، مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اپنے ہاتھوں میں اہل کتاب کی کوئی تحریر لے کر آئے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کو پڑھا اپ صلی اللہ علیہ

1

سورہ المائدہ

توریت کیا ہے ؟ اس پر راقم کی کتاب ملاحظہ کریں

In Search of Hidden Torah

وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ اے ابن الخطاب! کیا تم لوگوں کو تردد اور اضطراب میں ڈالنا چاہتے ہو ۔ وہ ذات جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک میں ایک پاکیزہ
چمکدارشریعت تمہارے لئے لایا ہوں تم ان سے سوال نہ کرو جس کی وہ تمہیں سچی خبردیں پھر تم تکذیب کرو یا باطل کہیں اور تم تصدیق کر بیٹھو. وہ ذات جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو تم ضرور گمراہ ہوجاتے۔

شعیب الأرناؤوط کہتے ہیں إسناده ضعيف اسکی اسناد ضعیف ہیں

یہ روایت متن کی تبدیلی کے ساتھ عَبْدِ اللہ بْنِ ثَابِتٍ سے بھی مروی ہے سند ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ ثَابِتٍ

سنن دارمی کے مطابق یہ کتاب جو عمر رضی اللہ تعالی عنہ پڑھ رہے تھے التَّوْرَاةِ تھی سند ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللہ عَنْهُ

مسند احمد کے علاوہ بَيْهَقِيُّ كِتَابِ شُعَبِ الْإِيمَانِ میں اس کو مجالد کی سند سے نقل کرتے ہیں

مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح میں مبارکبوری لکھتے ہیں

فقد روي نحو عن ابن عباس عند أحمد وابن ماجہ، وعن جابر عند ابن حبان، وعن عبد اللہ بن ثابت عند أحمد وابن سعد والحاكم في الكنى، والطبراني في الكبير، والبيهقي في شعب الإيمان

پس اسی طرح ابن عباس کی سند سے احمد اور ابن ماجہ نے اور جابر کی سند سے ابن حبان نے اور عبد اللہ بن ثابت سے احمد اور ابن سعد نے اور الحاکم نے لکنی میں اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الإيمان میں روایت کیا ہے

اس روایت کی تمام اسناد میں راوی مُجَالِدُ بنُ سَعِيْدِ بنِ عُمَيْرِ بنِ بِسْطَامَ الهَمْدَانِيُّ المتوفی ١٤٤ ھ کا تفرد ہے

أَبُو حَاتِمٍ کہتے ہیں لاَ يُحْتَجُّ بِهِ اس سے دلیل نہ لی جائے

ابْنُ عَدِيٍّ کہتے ہیں اس کی حديث: لَهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ أَحَادِيْثُ صَالِحَةٌ صالح ہیں

أَبُو سَعِيْدٍ الأَشَجُّ اس کو شِيْعِيٌّ یعنی شیعہ کہتے ہیں

الميموني کہتے ہیں ابو عبدللہ کہتے ہیں

قال أبو عبد الله: مجالد عن الشعبي وغيره، ضعيف الحديث. «سؤالاته»

احمد کہتے ہیں مجالد کی الشعبي سے روایت ضعیف ہے

ابن سعد کہتے ہیں كان ضعيفا في الحديث، حدیث میں ضعیف ہے

المجروحين میں ابن حبان کہتے ہیں كان رديء الحفظ يقلب الأسانيد ويرفع

ردی حافظہ اور اسناد تبدیل کرنا اور انکو اونچا کرنا کام تھا

ابن حبان نے صحیح میں اس سے کوئی روایت نہیں لی- ابن حبان المجروحين میں لکھتے ہیں کہ امام الشافعی نے کہا

وَالْحَدِيثُ عَنْ مُجَالِدٍ يُجَالِدُ الْحَدِيثَ اور مجالد کی حدیث ، حدیث کو کوڑا لگانا ہے

مجالد کی کوئی روایت صحیح ابن حبان میں نہیں

مجالد کو دارقطنی ليس بثقة ثقہ نہیں کہتے ہیں

بخاری تاریخ الکبیر میں لکھتے ہیں

كَانَ يَحيى القَطّان يُضَعِّفُهُ. يَحيى القَطّان اسکی تضعیف کرتے تھے

وكَانَ ابْن مَهديّ لا يروي عنه. ابْن مَهديّ اس سے روایت نہیں کرتے تھے

ابن حجر کہتے ہیں

لیس بالقوی و قد تغیر فی آخر عمره

قوی نہیں اور آخری عمر میں تغیر ہو گیا تھا

نسائی کہتے ہیں ثقہ ہے اور لیس بالقوی نہیں بھی کہتے ہیں

امام مسلم نے صحیح میں الشّعبِيّ کی سند سے الطَّلَاق میں صرف ایک روایت نقل کی ہے. امام مسلم نے اس کی سند اس طرح پیش کی ہے

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، وَحُصَيْنٌ، وَمُغِيرَةُ، وَأَشْعَثُ، وَمُجَالِدٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَدَاوُدُ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ،

یعنی سات راویوں بشمول مُجَالِدٌ نے طلاق کی ایک روایت الشَّعْبِيِّ سے نقل کی ہے

بس صرف یہی روایت ہے جس پر اس کو صحیح مسلم کا راوی گردانا جاتا ہے

حیرت ہے کہ عرب علماء میں شعیب الأرناؤوط کے علاوہ عصر حاضر میں کوئی اس روایت کو ضعیف نہیں کہتا بلکہ سب شوق سے اس کو فتووں میں لکھتے ہیں

اس بحث کا لب لباب ہے کہ مجالد کی کتب سماوی کے بارے میں روایت منکر ہے

قصہ بلعم باعور

بلعم باعور (بلعم بن باعوراء یا بلعام بن یاعر یا بلعم بن أَبَر یا بِلْعَامُ) ایک فرضی کردار ہے – یہودی و نصرانی کہتے ہیں یہ ایک غیر اسرائیلی نبی تھا

راقم کہتا ہے یہ بنی اسرائیلی گھڑنت ہے- اس کے قصے کا اصل مقصد انبیاء کی کردار کشی تھا کہ ایسے انبیاء بھی تھے جو بنی اسرائیلی نہیں تھے ، کنعاني تھے ان کو اسم اعظم تک کا علم تھا لیکن چونکہ وہ بنی اسرائیل کی غنڈہ گردی کے خلاف نصیحت کرتے تھے اللہ ان کی دعا کو پھیر دیتا قبول نہ کرتا- راقم کہتا ہے یہ سب جاہل یہود کا تراشیدہ قصہ ہے - قصہ کا مصدر بائبل کتاب گنتی باب ٢٢ سے ٢٤ میں ہے

http://gospelgo.com/a/urdu_bible.htm

بنی اسرا ئیلیوں نے موآب کے میدان کا سفر کیا ۔ انہوں نے یردن ندی کے پار یریحو کے قریب خیمہ ڈا لا ۔ 2 اموری لوگوں کے ساتھ بنی اسرا ئیلیوں نے جو کچھ کیا تھا صفور کے بیٹے بلق نے اسے دیکھا تھا ۔ 3 اور مو آب بہت زیادہ ڈراہوا تھا کیوں کہ وہاں اسرائیل کے بہت لوگ تھے ۔ موآب بنی اسرا ئیلیوں سے بہت ڈرا ہوا تھا ۔ 4 موآب کے قائدین مدیان کے بزرگوں سے کہا ، ” لوگوں کا یہ بڑا گروہ ہمارے چاروں طرف کی تمام چیزوں کو اسی طرح تباہ کر دے گا جیسے کوئی گائے میدان کی گھاس چر جاتی ہے ۔ ” اس وقت صفور کا بیٹا بلق موآب کا بادشاہ تھا ۔ 5 اس نے کچھ آدمیوں کو بعور کے بیٹے بلعام کو بُلا نے کے لئے بھیجا ۔ بلعام ندی کے قریب فتور نام کے علاقے میں تھا ۔ بلق نے کہا ، ” لوگوں کی ایک نئی قوم مصر سے آئی ہے ۔ وہ اتنی زیادہ ہیں کہ پورے ملک میں پھیل سکتی ہیں ۔ انہوں نے ٹھیک ہمارے پاس خیمہ ڈالا ہے ۔ 6 آؤ اور میری خاطر ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ ہم سے زیادہ طاقتور ہیں ۔ تب میں ان لوگوں کو ہرا سکوں گا اور انہیں ملک سے باہر پھینک دونگا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم جس کسی کو بھی دعا دو

گے وہ برکت و فضل پائے گا ۔ اور جس کسی کو لعنت دو گے وہ
ملعون ہو گا ۔" 7 موآب اور مدیان کے بزرگ بلعام سے بات چیت
کرنے گئے ۔ ان لوگوں نے اس کی خدمت کے لئے اپنے ساتھ رقم
اسے دینے کیلئے لے گئے تب ان لوگوں نے اسے وہ سب کچھ بتایا
جو بلق نے کہا تھا ۔ 8 بلعام نے ان سے کہا ، " یہاں رات میں رکو
۔میں خداوند سے باتیں کروں گا ۔ اور جو جواب وہ مجھے دیگا وہ
تم سے کہوں گا ۔ اس لئے اس رات موآبی لوگوں کے قائد اس کے
ساتھ ٹھہرے ۔ 9 خدا بلعام کے پاس آیا اور اس نے پوچھا ، "
تمہارے ساتھ یہ کون لوگ ہیں ؟ " 10 بلعام نے خدا سے کہا ، "
موآب کے بادشاہ صفور کا بیٹا بلق نے انہیں مجھ کو ایک پیغام
دینے کو بھیجا ہے ۔ 11 پیغام یہ ہے : لوگوں کی ایک نئی قوم مصر
سے آئی ہے ۔ وہ تعداد میں اتنی زیادہ ہیں کہ تمام ملک میں پھیل
سکتی ہیں۔ اس لئے آؤ اور میرے لئے ان پر لعنت کر۔ تب ممکن
ہے کہ ان سے لڑنے میں کامیاب ہو سکوں۔ اور اپنے ملک کو چھو
ڑنے کیلئے اُن پر دباؤ ڈال سکوں ۔" 12 لیکن خدا نے بلعام سے
کہا، " اُن کے ساتھ مت جا ؤ ۔ تمہیں ان لوگوں پر لعنت نہیں
کرنی چا ہئے ۔ کیونکہ ان پر میرا فضل و کرم ہے ۔" 13 دوسرے دن
صبح بلعام اُٹھا اور بلق کے قائدین سے کہا ، " اپنے ملک کو وا
پس جاؤ ۔ خداوند مجھے تمہارے ساتھ جانے نہیں دیگا ۔" 14
اس لئے موآبی قائدین بلق کے پاس واپس گئے اور اس سے انہوں نے
یہ باتیں کیں۔ انہوں نے کہا ، " بلعام نے ہم لوگوں کے ساتھ آنے
سے انکار کردیا ۔" 15 اس لئے بلق نے دوسرے قائدین کو بلعام
کے پاس بھیجا اُس بار اُس نے پہلی بار کے مقابلہ میں بہت زیادہ
آدمی بھیجے اور یہ قائد پہلی بار کے قائدین کے مقابلہ میں بہت
زیادہ اہم تھے ۔ 16 وہ بلعام کے پاس گئے اور انہوں نے اس سے
کہا ، " صفور کا بیٹا بلق تم سے کہتا ہے : مہربانی کر کے اپنے
کو یہاں آنے سے کسی کو روکنے نہ دو ۔ 17 جو میں تم سے
مانگتا ہوں اگر تم وہ کروگے تو میں تمہیں بہت زیادہ معاوضہ دونگا
۔ آؤ ان لوگوں پر لعنت کرو اور میری مدد کرو ۔" 18 لیکن بلعام نے

اُن لوگوں کو جواب دیا اس نے کہا ، " مجھے خداوند اپنے خدا کا حکم ماننا چا ہئے ۔ میں اس کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا ۔ میں بڑا چھوٹا کچھ بھی اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک خداوند نہیں کہتا کہ اگر بادشاہ بلق اپنے سونے چاندی بھرے خوبصورت گھر دے تو بھی اپنے خداوند کے خلاف کچھ نہیں کرو ں گا ۔ 19 لیکن تم بھی ان دوسرے لوگوں کی طرح آج کی رات یہاں ٹھہر سکتے ہو اور میں رات میں معلوم کروں گا کہ وہ مجھے اور کچھ کہتا ہے ۔ " 20 اس رات خدا بلعام کے پاس آیا ۔ خدا نے کہا ، " یہ لوگ تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے پھر سے بُلانے آ گئے ہیں ۔ اس لئے تم ان کے ساتھ جا سکتے ہو لیکن تم صرف وہی کرو جو میں تم سے کرنے کو کہوں ۔ " 21 دوسری صبح بلعام اٹھا اور اپنے گدھے پر زین رکھی ۔ تب وہ موآبی قائدین کے ساتھ گیا ۔ 22 بلعام اپنے گدھے پر سوار تھا اس کے خادموں میں سے دو اس کے ساتھ تھے ۔ جب بلعام سفر کررہا تھا خدا اس پر غصّہ میں آ گیا۔ اس لئے خداوند کا فرشتہ بلعام کے سامنے سڑک پر کھڑا ہو گیا ۔ فرشتہ بلعام کو رو کنے جا رہا تھا ۔ 23 بلعام کے گدھے نے خداوند کے فرشتہ کو سڑک پر کھڑا دیکھا ۔ فرشتہ کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی۔ اس لئے گدھا سڑک سے مُڑا اور کھیت میں چلا گیا ۔ بلعام فرشتہ کو نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے وہ گدھے پر بہت غصّہ کیا ۔ اس نے گدھے کو مارا اور اسے سڑک پر لوٹنے پر مجبور کیا ۔ 24 بعد میں خداوند کا فرشتہ دوسری جگہ پر کھڑا ہوا جہاں سڑک تنگ ہو گئی تھی ۔ یہ دو انگور کے باغوں کے درمیان کی جگہ تھی ۔ وہاں سڑک کے دونوں جانب دیواریں تھی ۔ 25 گدھے نے خداوند کے فرشتے کو پھر دیکھا ۔ اس لئے گدھا ایک دیوار سے سٹ کر نکلا ۔ اس سے بلعام کا پیر دیوار سے چھِل گیا ۔ اس لئے بلعام نے اپنے گدھے کو پھر مارا ۔ 26 اس کے بعد خداوند کا فرشتہ دوسری جگہ پر کھڑا ہوا ۔ یہ دوسری جگہ تھی جہاں سڑک تنگ ہو گئی تھی ۔ وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں گدھا مُڑ سکے ۔ دائیں یا بائیں نہیں مُڑ سکتا تھا ۔ 27

گدھے نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا اس لئے گدھا بلعام کو
اپنی پیٹھ پر لئے ہو ئے زمین پر بیٹھ گیا ۔ بلعام گدھے پر بہت غصّہ
میں تھا اس لئے اس نے اپنے ڈنڈے سے اسے پیٹا ۔ 28 تب خداوند
نے گدھے کو بولنے کی قوت دی ، " گدھے بلعام سے کہا تم
مجھ پر کیوں غصّہ میں ہو؟ میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے ؟ تم
نے مجھے تین بار ما را ہے ۔" 29 بلعام نے گدھے کو جواب دیا ،
" تم نے دوسروں کی نظر میں مجھے بے وقوف بنا یا ہے اگر میرے
ہاتھ میں تلوار ہوتی تو میں ابھی تمہیں مار ڈالتا ۔" 30 لیکن گدھے
نے بلعام سے کہا ، " میں تمہارا اپنا گدھا ہوں جس پر تم کئی
برسو ں سے سواری کرتے ہو اور تم جانتے ہو کہ میں نے ایسا اِس
سے پہلے کبھی نہیں کیا ہے ۔ " یہ صحیح ہے " بلعام نے کہا ۔
31 تب خداوند نے بلعام کو سڑک پر کھڑے فرشتہ کو دکھایا ۔
بلعام نے خداوند کا فرشتہ اور اس کی تلوار کو دیکھا تب بلعام نے
اپنا سر زمین کی طرف جھکا یا ۔ 32 تب خداوند کا فرشتہ بلعام
سے پوچھا ، " تم نے اپنے گدھے کو تین بار کیوں مارا ؟ میں خود
تم کو روکنے آیا ہوں کیونکہ تیرا راستہ میرے بر خلا ف ہے ۔ 33
تیرے گدھے نے مجھے دیکھا اور وہ تین بار مجھ سے مُڑا ۔ اگر
گدھا مُڑا نہ ہو تا تو میں تم کو مار ڈالا ہوتا ۔ لیکن میں تمہارے
گدھے کو نہیں مارتا ۔" 34 تب بلعام نے خداوند کے فرشتے سے
کہا ، " میں نے گناہ کیا ہے ۔ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ تم سڑک پر
کھڑے ہو ۔ اگر میں بُرا کر ہا ہوں تو میں گھر واپس ہو جا ؤں گا ۔"
35 خداوند کے فرشتے نے بلعام سے کہا ، " نہیں ! تم ان لوگوں
کے ساتھ جا سکتے ہو ۔ لیکن ہوشیار رہو ۔ وہی باتیں کہو جو میں
تم سے کہنے کیلئے کہوں گا ۔ اس لئے بلعام بلق کے بھیجے گئے
قائدین کے ساتھ گیا ۔ 36 بلق نے سُنا کہ بلعام آرہا ہے اس لئے بلق
اس سے ملنے کے لئے ارنون کی سرحد پر موآبی شہر کو گیا ۔ یہ
اس کے ملک کا کو نہ تھا ۔ 37 جب بلق نے بلعام کو دیکھا تو
اس نے بلعام سے کہا ، " میں نے اس سے پہلے تم کو آنے کیلئے
کہا تھا اور یہ بھی بتا یا تھا کہ یہ انتہا ئی اہم ہے ۔ تم ہمارے پاس

کیوں نہیں آئے ؟ کیا یہ سچ ہے کہ میں تجھے معاوضہ یا انعام دینے
کے قابل نہیں ہوں؟ " 38 لیکن بلعام نے جواب دیا ، " میں اب
تمہا رے پاس آیا ہوں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ میں شاید وہ نہ کر
سکوں جو تم مجھ سے کرنے کی امید رکھتے ہو ۔ مئیں صرف وہی
باتیں تم سے کہہ سکتا ہوں جو خداوند خدا مجھ سے کہنے کو
کہتا ہے " 39 تب بلعام بلق کے ساتھ قرئیہ حصریت کو گیا ۔ 40
بلق نے کچھ مویشی اور کچھ بھیڑ قربانی کے لئے ذبح کئے ۔ اس
نے کچھ گوشت بلعام اور کچھ اس کے ساتھ کے قائدین کو دیا ۔
41 اگلی صبح بلق بلعام کو باما ت بعل شہر کو لے گیا۔ اس جگہ
سے وہ بنی اسرا ئیلیوں کی چھا ؤنی کے سب سے نزدیکی حصّے
کو دیکھ سکتے تھے ۔

Numbers 23

بلعام نے کہا ، " یہاں سات قربانگاہیں بناؤ اور میرے لئے سات 1
بیل اور سات مینڈھے تیار کرو ۔" 2 بلق نے وہ سب کیا جو بلعام
نے کہا تھا ۔ تب بلعام نے ہر ایک قربان گاہ پر ایک بیل اور ایک
مینڈھے کی قربانی کی ۔ 3 تب بلعام نے بلق سے کہا ، " اُس
قربان گاہ کے نزدیک ٹھہرو ۔ میں دُوسری جگہ جاتا ہوں ہو سکتا
ہے خدا وند وہاں آئے اور مجھے اطلا ع دے کہ مجھے کیا کہنا
چاہئے تب میں تجھے بتاؤنگا ۔" تب بلعام ایک اُونچی جگہ پر گیا
۔ 4 خدا اُس جگہ پر بلعام کے پاس آیا اور بلعام نے کہا ، " میں نے
سات قربان گاہیں تیّار کی اور میں نے ہر ایک قربان گاہ پر ایک بیل
اور ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی ۔" 5 تب خدا وند نے بلعام
کو وہ بتایا جو اُسے کہنا چاہئے ۔ تب خدا وند نے کہا ، " بلق کے
پاس جاؤ اور اُن باتوں کو کہو جو میں نے کہنے کے لئے بتائی ہیں
۔" 6 اِس لئے بلعام بلق کے پاس واپس آیا ۔ بلق جب قربان گاہ کے

پاس کھڑا تھا اور موآب کے تمام قائدین اُس کے ساتھ کھڑے تھے
۔ 7 تب بلعام نے اپنا پیغام سنایا : موآب کے بادشاہ بلق نے مجھے
ارام(سیریا) سے بُلایا ۔ مشرق کی پہاڑ سے بلق نے مجھ سے کہا ،
" آؤ اور میرے لئے یعقوب کے خلاف کہو ۔ آؤ اور بنی اسرائیلیوں
کے خلاف کہو ۔" 8 خدا اُن کے خلاف نہیں ہے میں بھی ان
کے خلاف نہیں کہہ سکتا خدا وند نے انکا برا ہونے کے لئے نہیں
کہا ہے میں بھی ویسا نہیں کر سکتا ۔ 9 میں اُن لوگوں کو پہاڑ پر
سے دیکھتا ہوں ۔ میں ایسے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو اکیلے رہتے
ہیں ۔ وہ لوگ اپنے آپ کو قوموں کے حصّہ نہیں مانتے ۔ 10 یعقوب
کے لوگوں کو کون گِن سکتا ہے ۔ وہ دھول کے ذرّات سے بھی
زیادہ ہیں ۔ بنی اسرائیلیوں کی چوتھائی کو بھی کوئی گِن نہیں
سکتا ۔ مجھے ایک اچھے آدمی کی طرح مرنے دو ۔ میرا خاتمہ ان
کی طرح ہونے دو ۔ 11 بلق نے بلعام سے کہا ، " تم نے ہمارے
لئے کیا کیا ہے ؟میں نے تم کو اپنے دشمنوں پر لعنت کرنے کے لئے
بُلایا تھا لیکن اس کے بجائے تم نے انہیں دعا دی ۔" 12 لیکن
بلعام نے جواب دیا ، " مجھے وہی کہنا چاہئے جو خدا وند مجھ
سے کہلوانا چاہتا ہے ۔" 13 لیکن بلق نے کہا ، " اس لئے میرے
ساتھ دوسری جگہ پر آؤ اس جگہ سے تم لوگوں کو دیکھ سکتے ہو
۔ لیکن تم ان کے ایک حصّہ کو ہی دیکھ سکتے ہو ۔ تم سبھی کو
نہیں دیکھ سکتے ۔ اور اس جگہ سے تم میری خاطر ان پر لعنت
کرو ۔" 14 اِس لئے بلق بلعام کو صوفیم کے میدان میں لے گیا یہ
پسگہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا ۔ بلق نے اس جگہ پر سات قربان گاہیں
بنائیں ۔ تب بلق نے ہر ایک قربان گاہ پر قربانی کے لئے ایک بیل اور
ایک مینڈھا پیش کیا ۔ 15 اِس لئے بلعام نے بلق سے کہا ، " اس
قربان گاہ کے پاس کھڑے رہو ۔ میں اس جگہ پر خدا سے ملنے
جاؤنگا ۔" 16 اِس لئے خدا وند بلعام کے پاس آیا اور اس نے بلعام
کو بتایا کہ وہ کیا کہے تب خدا وند نے بلعام کو بلق کے پاس
واپس جانے اور اُن باتوں کو کہنے کو کہا ۔ 17 اس لئے بلعام بلق
کے پاس گیا بلق جب قربان گاہ کے پاس کھڑا تھا ۔ موآب کے قائد

اُس کے ساتھ تھے ۔ بلق نے اُسے آتے ہوئے دیکھا اور اُس سے پو
چھا ، " خدا وند نے کیا کہا ؟" 18 تب بلعام نے یہ باتیں کہیں : "
بلق کھڑے رہو اور میری بات سنو ۔ صفور کے بیٹے بلق میری بات
سنو! 19 خدا انسان نہیں ہے ۔ وہ جھوٹ نہیں کہے گا ۔ خدا
انسان کا بیٹا نہیں اگر خدا وند کہتا ہے کہ وہ کچھ کرے گا تو
ضرور کریگا ۔ اگر خدا وند وعدہ کرتا ہے تو اپنے وعدے کو ضرور
پورا کرے گا ۔ 20 خدا وند نے مجھے انہیں دعا دینے کا حکم دیا
ہے ۔ خدا وند نے اُنہیں خیر و برکت عطا کی ہے ۔ اس لئے میں
اُسے بدل نہیں سکتا ۔ 21 یعقوب کے لوگوں میں کوئی قصور وار نہ
تھا ۔ بنی اسرائیل کوئی گناہ نہیں کئے تھے ۔ خداوند ان کا خدا
ہے ۔ اور وہ اُن کے ساتھ ہے ۔ اور بادشاہ کی للکار ان لوگوں کے
بیچ ہے ۔ 22 خدا اُنہیں مصر سے باہر لایا ۔ اِسرائیل کے وہ لوگ
جنگلی سانڈ کی طرح طاقتور ہیں ۔ 23 کوئی جادوئی قوّت نہیں
جو یعقوب کے لوگوں کو شکست دے سکے ۔اِسرائیل کے خلاف
کوئی جادو استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔ یعقوب اور بنی اسرائیلیوں
کے بارے میں لوگ کہیں گے : ' دیکھو خدا کیسے کیسے عظیم
کام کئے ۔" 24 لوگ شیر ببّر کی طرح طاقتور ہونگے ۔ وہ شیر کی
طرح لڑیں گے ۔ وہ اس وقت تک آرام نہیں کریں گے جب تک کہ
وہ اپنے شکار کو مار کر کھا نہ جائے اور اسکے مردہ جسم سے
خون پی نہ جائے ۔" 25 تب بلق نے بلعام سے کہا ، " تم نے اُن
لوگوں کے لئے نہ دعا کی اور نہ ہی ان پر لعنت کی ۔" 26 بلعام نے
جواب دیا میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ، " میں صرف وہی
کہوں گا جو خدا وند مجھ سے کہنے کے لئے کہتا ہے ۔ " 27
تب بلق نے بلعام سے کہا اس لئے تم میرے ساتھ دُوسری جگہ پر
چلو ممکن ہے کہ خدا خوش ہو جائے اور تمہیں اس جگہ سے بد
دعا دینے دے ۔ 28 اس لئے بلق بلعام کو ہور پہاڑ کی چوٹی پر لے
گیا ۔ یہ پہاڑ ریگستان کے کونے پر واقع ہے ۔ 29 بلعام نے کہا ، "
یہاں سات قربان گاہیں بناؤ تب سات سانڈ اور سات مینڈھے قربان
گاہوں پر قربانی کے لئے تیّار کرو ۔" 30 بلق نے وہی کیا جو بلعام

نے کہا ۔ بلق نے ہر ایک قربان گاہ پر ایک بیل اور ایک مینڈھا کی
قربانی پیش کی ۔

Numbers 24

1 بلعام کو معلوم ہوا کہ خداوند اسرا ئیل کو فضل و برکت دینا چا
ہتا ہے ۔ اسی لئے بلعام کسی طرح کے جا دو منتر کی طرف نہیں
مُڑا جیسا کہ اس نے پہلے کیا تھا ۔ بلکہ وہ اپنا رُخ ریگستان کی
طرف کر لیا ۔ 2 بلعام نے ریگستان کے پا ر تک دیکھا اور سبھی
بنی اسرا ئیلیوں کو دیکھ لیا وہ الگ الگ اپنے خاندانی گروہ کے
علا قے میں خیمہ ڈالے ہو ئے تھے ۔ تب خدا کی روح بلعام پر آئی
۔ 3 اور بلعام نے یہ الفاظ کہے :" یہ پیغام بعور کے بیٹے بلعام کی
طرف سے ۔ میں جن چیزوں کے متعلق کہہ رہا ہوں انہیں صاف
دیکھ رہا ہوں ۔ 4 یہ الفا ظ ویسا ہی کہے گئے تھے جیسا کہ میں
نے خدا کے الفا ظ سنے تھے ۔ میں ان چیزوں کو دیکھ سکتا ہوں
جنکا کہ خدا قادرمطلق نے دیکھنے کی اجا زت دی ہے ۔ میں ان
چیزوں کو کہتا ہوں جسے میں دیکھ سکتا ہوں۔ جب میں کھلی ہو
ئی آنکھوں سے انکے سامنے سجدہ کرتا ہوں ۔ 5 "یعقوب کے لوگو
! تمہا رے خیمے بہت خوبصورت ہیں ۔ اے بنی اسرا ئیلیو تمہا
رے بسنے کی جگہ بہت خوبصورت ہے ۔ 6 تمہا رے خیمے وادی
کی طرح ملک کے ایک کونے سے دوسرے کو نے تک پھیلے ہو
ئے ہیں ۔ یہ ندی کے کنا رے اُگے باغ کی طرح ہیں ۔ یہ خداوند
کی طرف سے بوئی گئی فصل کی طرح ہے۔ یہ ندیوں کے کنا رے
اُگے دیو دار کے خوبصورت درختوں کی طرح ہیں۔ 7 تمہیں پینے
کے لئے ہمیشہ پانی ملے گا۔ تمہیں فصلیں اُگا نے کے لئے موافق
پانی ملے گا ۔ تمہا رے بادشا ہ اجاج سے بڑھ کر ہو گا ۔ تیری
سلطنت کو عروج حا صل ہو گا۔ 8 خدا ان لوگوں کو مصر سے باہر

لا یا۔ وہ اتنے طاقتور ہیں جیسے کو ئی جنگلی سانڈ ۔ وہ اپنے تمام
دشمنوں کو شکست دینگے ۔ وہ اپنے دُشمنوں کی ہڈیاں چور کر
دینگے ۔ وہ اپنے تیروں سے دشمنوں کو مار ڈا لیں گے ۔ 9 " وہ اُس
شیر ببر کی طرح ہے جو سو رہا ہے ۔ کو ئی آدمی اتنی ہمت وا لا
نہیں جو اسے جگا دے ۔ کو ئی آدمی جو تمہیں دعا دے گا وہ
دعا پا ئے گا ۔ اور کو ئی آدمی جو تمہیں لعنت دیگا لعنت پا ئیگا
۔" 10 تب بلعام پر بلق بہت غصّہ ہو ا ۔ بلق نے بلعام سے کہا ، "
میں چا ہتا ہوں کہ تم آؤ اور ہم لوگوں کے دشمنوں پر لعنت کرو ۔
لیکن تم نے اُن کو دعا دی ہے ۔ تم نے انہیں تین بار دعا دی ہے ۔
11 اب رخصت ہو اور گھر جا ؤ ۔ میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں
بہت زیادہ معاوضہ دونگا ۔ لیکن خداوند نے تمہیں انعام حاصل
کرنے سے محروم کیا ہے ۔" 12 بلعام نے بلق سے کہا ، " تم نے
آدمیوں کو میرے پاس بھیجا ۔ اُن آدمیوں نے مجھ سے آنے کیلئے
کہا لیکن میں نے اُن سے کہا ۔ 13 ' بلق اپنا سونے چاندی سے
بھرا گھر مجھ کو دے سکتا ہے لیکن میں تب بھی صرف وہی
بات کہہ سکتا ہوں۔ جسے کہنے کے لئے خداوند حکم دیتا ہے ۔
میں اچھا یا بُرا بالکل کچھ نہیں کرسکتا ۔ مجھے وہی کرنا چا ہئے
جو خداوند کا حکم ہو ۔' کیا تمہیں یاد نہیں کہ میں نے یہ باتیں
تمہا رے لوگوں سے کہیں ؟ 14 اب میں اپنے لوگوں کے بیچ جا رہا
ہوں لیکن تم کو ایک بات کی ہدایت کر نا چا ہتا ہوں۔ میں تم سے
کہنا چا ہتا ہوں کہ مستقبل میں بنی اسرا ئیل تمہا رے لوگوں کے
ساتھ کیا کریں گے ؟" 15 تب بلعام نے یہ باتیں کہیں ۔ " بعور کے
بیٹے بلعام کے یہ الفاظ ہیں : یہ اس آدمی کے الفاظ ہیں جو چیزوں
کو صاف صاف دیکھ سکتا ہے ۔ 16 یہ اس آدمی کے الفا ظ ہیں
جو خدا کی باتیں سنتا ہے ۔ سچے خدانے مجھے علم دیا ہے ۔
میں نے وہ دیکھا ہے جسے خدائے تعالیٰ قادرِ مطلق نے مجھے
دکھا نا چا ہا ہے ۔ میں جو کچھ دیکھتا ہوں وہی سچا ئی کے
ساتھ کہتا ہوں۔ 17 " میں خداوند کو دیکھتا ہوں لیکن اب نہیں ۔
میں اسکو آتا ہوا دیکھتا ہوں لیکن جلد نہیں۔ یعقوب کے خاندان

سے ایک ستارہ آئے گا ۔ بنی اسرا ئیلیوں میں سے ایک نیا حاکم آئے گا ۔ وہ حاکم موآبی لوگوں پر ظلم کریگا اور اسے مار ڈالے گا۔ وہ حاکم شعیر کے سبھی بیٹوں پر ظلم کرے گا اور اسے مار ڈالے گا۔ 18 ملک ادوم کی شکست ہو گی ۔ نئے بادشاہ کا دُشمن شعیر شکست کھا جا ئے گا ۔ بنی اسرا ئیل طاقتور ہو جا ئیں گے ۔ 19 " یعقوب کے خاندا ن سے ایک نیا حاکم آئے گا۔ شہر میں زندہ بچے تمام لوگوں کو وہ حاکم تباہ کر یگا۔" 20 تب بلعام نے اپنے عمالیقی لوگوں کو دیکھا اور ان سے یہ باتیں کہیں: " سبھی قومو ں میں عمالیق سب سے پہلی قوم تھی ۔ لیکن عما لیق بھی تباہ کیا جا ئے گا ۔" 21 تب بلعام نے قینیوں کو دیکھا اور ان سے یہ باتیں کہیں :" تمہیں بھروسہ ہے کہ تمہا را ملک اسی طرح محفوظ ہے جیسے کسی اونچے کھڑے پہا ڑ پر بنا گھونسلہ۔" 22 لیکن قینیو! تم تباہ کئے جا ؤ گے ۔ اسور تمہیں قیدی بنا ئے گا ۔ 23 تب بلعام نے یہ الفاظ کہے : کو ئی آدمی نہیں رہ سکتا جب خدا یہ کرتا ہے ۔ 24 پر کتّیم کے ساحل سے جہاز آئیں گے ۔ وہ جہا ز اسور اور عبر کو شکست دیں گے ۔ لیکن وہ لو گ بھی تباہ کر دئے جا ئیں گے ۔ 25 تب بلعام اٹھا اپنے گھر کو واپس ہو گیا اور بلق بھی اپنا رستہ اختیار کیا

قصہ گھرنٹ ہے کیونکہ اس میں کہا گیا کہ مصر سے نکلتے ہی مواب اور کنعان والے بنی اسرائیل کے مخالف ہو چلے تھے وہ علاقے کے نبیوں سے یا اولیاء سے بنی اسرائیل کے خلاف دعا کرواتے جو وہ بادل نخواستہ کرتے – جبکہ قرآن کہتا ہے کہ ارض مقدس سر زمین کنعان و مواب میں موسی اور ان کی قوم داخل ہی نہ ہو سکے – چالیس سال تک صحراء میں ہی بھٹکتے رہے- اس قصے سے اہل کتاب ثابت کرتے ہیں کہ انبیاء صرف بنی اسرائیل کے ہی ہیں جو غیر بنی اسرائیل کے تھے ان کی نبوت صلب ہو گئی جیسے ہی انہوں نے بنی اسرائیل کے خلاف زبان کھولی - اس بنا پر ان کے معابد (سنا گوگ) میں اس قصے کو دلیل کے طور پیش کیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھوٹے نبی تھے

تلمود کے مطابق بلعم کے واقعہ کے بعد موسی نے بددعا دی کہ آج کے بعد کوئی غیر بنی اسرائیلی شخص نبی نہ بن سکے

یروشلم میں حشر دوم سے قبل یہودییوں کی ایک شوری تھی جس کو

Sanhedrin

صنحدرن کہا جاتا ہے- وہ یہ فتوی دیتی تھی کہ کون نبی ہے ،کون نہیں ہے اور اسی صنحدرن کا فتوی تھا کہ عیسیٰ نبی نہیں ہے کیونکہ یہ (نعوذ باللہ) ابن اللہ ہونے کا دعوی کر رہا ہے جیسا بائبل میں بیان ہوا ہے- یمنی یہودی اس کے خلاف کہتے تھے ان کے نزدیک غیر بنی اسرائیل میں بھی نبی ہو سکتا ہے اور یہ اہم بات ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اوائل اسلام میں جتنے بھی یہودی دور نبوی اور دور خلفاء میں اسلام قبول کرنے والے ہیں اکثر یمنی یہودی تھے – اس کے برعکس عراق و بابل و شام کے یہودی اپنے عقیدے پر قائم رہے

اہل کتاب نے موجودہ توریت پر تحقیق کی ہے اور ان کے مطابق موجودہ توریت اصل میں متخالف عقیدوں کے یہودیوں کی کتب کا مجموعہ ہے اس کو

Documentary Hypothesis

کہا جاتا ہے – راقم اس قول سے متفق ہے اور میری تحقیق میں توریت کتاب استثنا باب ۱۲ سے ۲۲ ہی صرف اصل توریت ہے – باقی سب قصے ہیں جو یہود نے جمع کیے ان کی صحت دکھے بغیر ان کو اصل توریت کے شروع میں اور آخر میں لگا دیا یا انہوں نے واقعات کو گھڑا

Documentary Hypothesis

کے مطابق بلعم کا قصہ اس گروہ نے بیان کیا جو کتاب استثنا کے خلاف تھا یعنی اصل توریت کو چھپاتا تھا

ابن کثیر نے اس کا ایک نام بَلْعَامُ (یا بُلْعُمُ) ابْنُ بَاعُورَ بْنِ شُهُومَ بن قوشتم ابن مَابَ بْنِ لُوطِ بْنِ هَارَانَ بھی ذکر کیا ہے یعنی ال لوط میں سے تھا

بلعم باعور پر تفسیروں میں متضاد قصے ہیں کوئی اس کو بنی اسرائیل کا کہتا ہے ، کوئی کنعان کا، کوئی بلقاء نامی کسی بستی کا ،کوئی موسی کا سفیر کہتا ہے تو کوئی اس کو یمن کا کہتا ہے کوئی غیر بنی اسرائیلی لیکن ال لوط کا کہتا ہے اور یہ تمام اقوال راویوں نے اصحاب رسول سے منسوب کیے ہیں

قرآن سوره الاعراف آیت ۷۵ میں ہے

(175) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىَ اٰتَيْنَاهُ اٰيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْـهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِيْنَ

اور انہیں اس شخص کا حال سنا دے جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا پھر اس کے پیچھے شیطان لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

ہمارے مفسرین نے اپنی تفسیروں میں اس قصے کو سوره اعراف کی آیت وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيَ آتَيْنَاهُ کے حوالے سے بلاسند نقل کیا ہے کوئی صحابی اس کو بني إسرائيل کا بتا رہا ہے تو کوئی کنعان کا کہتا ہے مثلا

البحر المديد في تفسير القرآن المجيد از أبو العباس أحمد بن محمد الفاسي الصوفي (المتوفى: ١٢٢٤ ھ) نے اس کو بیان کیا ہے

وقال ابن عباس: هو رجل من الكنعانيين، اسمه: «بلعم» ، كان عنده الاسم الأعظم، فلما أراد موسى قتل الكنعانيين، وهم الجبارون، سألوه أن يدعو على موسى باسم الله الأعظم، فأبى، فألحوا عليه حتى دعا ألا يدخل المدينة، ودعا موسى عليه. فالآيات التي أعطيها، على هذا: اسم الله الأعظم

ابن عباس کا کہنا ہے یہ غير بني إسرائيل کا تھا

تفسير البغوي الشافعي (المتوفى : 510ھ) میں ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ بَلْعَمُ بْنُ بَاعُورَاءَ. وقال مجاهد: بلعام بن باعور. وَقَالَ عَطِيَّةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

یہ بھی لکھا ہے

فَدَعَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُ الِاسْمُ الْأَعْظَمُ وَالْإِيمَانُ، فَنَزَعَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَعْرِفَةَ وَسَلَخَهُ منها فخرجت منه صورة كَحَمَامَةٍ بَيْضَاءَ،

موسى نے اس کے خلاف دعا کی تو اس سے الِاسْمُ الْأَعْظَمَ کا علم اور ایمان جاتا رہا اور کبوتری کے انڈے کی شکل میں اس سے نکل آیا

ایک قول ابن مسعود سے منسوب کیا گیا ہے

عن ابن مسعود – رضي الله عنه – في هذه الآية قال: نزلت في بلعم بن أَبَر. أخرجه الطبري في تفسيره (10/ 567)، والنسائي في الكبرى (11193)، وابن أبي حاتم (1616)، والطبراني (9064)، وورد عن ابن عباس – رضي الله عنهما – قال: نزلت في بَلْعَم بن باعرا رجل من مدينة الجبارين وكذا روي عن مجاهد، أخرجه الطبري في تفسيره (10/ 568)، وانظر تفاصيل القصة عند الطبري (10/ 576).

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن حميد قال: حدثنا جرير، عن منصور، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن ابن مسعود، في قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا) قال: رجل من بني إسرائيل يقال له: بَلْعَم بن أَبَر.

ابن مسعود نے اس آیت پر کہا یہ بني إسرائيل کے ایک شخص بَلْعَم بن أَبَر کے بارے میں ہے

سند میں أَبُو الضُّحَى، مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ کا تفرد ہے

اسی سند سے مستدرک حاکم میں ہے

أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ " {وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا} [الأعراف: 175] " قَالَ: هُوَ بَلْعَمُ بْنُ بَاعُورَاءَ

أَبُو الضُّحَى، مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ نے اب نام بدل کر بَلْعَمُ بْنُ بَاعُورَاءَ کر دیا ہے

راقم سمجھتا ہے کہ اس قول کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا گیا ہے

تفسير حدائق الروح والريحان في روابي علوم القرآن از محمد الأمين بن عبد الله الأرمي العلوي الهرري الشافعي میں ہے

وقال (2) ابن مسعود: هو رجل من بني إسرائيل، بعثه موسى إلى ملك مدين داعيا إلى الله، فرشاه الملك، وأعطاه الملك على أنّ يترك دين موسى، ويتابع الملك على دينه، ففعل وأضل الناس بذلك.

ابن مسعود نے کہا یہ بنی اسرائیل کا تھا موسی کا مشرک بادشاہ کی طرف سفیر تھا اس کے ساتھ مل گیا اور لوگوں کو گمراہ کیا

راقم کہتا ہے یہ قول کیسے صحیح ہے؟ بنی اسرائیل تو صحراء میں بھٹک رہے تھے اور کنعان میں داخلے سے ہی انکار کر چکے تھے جیسا قرآن میں ہے تو یہ واقعہ کب ہوا ؟ ایسا ممکن نہیں کہ یہ ہوا ہو – موسی علیہ السلام کو تو حکم دیا گیا کہ کنعان پر حملہ کرو انہوں نے ایک خفیہ مشن کنعان پر بھیجا جس نے واپس آ کر کہا کہ ہم نہیں لڑیں گے تم اور تمہارا رب لڑے گا

قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ ۛ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۛ يَتِيهُونَ فِي ٱلْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْفَٰسِقِينَ

فرمایا یہ ان پر چالیس سال حرام ہے ، زمین پر بھٹکتے پھریں گے پس فاسقوں پر افسوس مت کرنا

افسوس ابن کثیر کا ذہن اس طرف گیا لیکن انہوں نے غور نہیں کیا تفسیر میں لکھا

وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ بِلْعَامَ بْنَ بَاعُورَا أَعَانَ الْجَبَّارِينَ بِالدُّعَاءِ عَلَى مُوسَى، قَالَ: وَمَا ذَاكَ إِلَّا بَعْدَ التِّيهِ، لِأَنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ التِّيهِ لَا يَخَافُونَ مِنْ مُوسَى وَقَوْمِهِ، هَذَا اسْتِدْلَالُهُ،

اس پر اجماع ہے کہ بِلْعَامَ بْنَ بَاعُورَا جو ہے وہ سرکشوں میں سے تھا اپنی اس دعا کی وجہ سے جو موسی پر کی اور کہا کہ یہ واقعہ بعد دشت التیہ ہوا کیونکہ اس دشت سے قبل تو بنی اسرائیل اور موسی سے یہ ڈرتے نہیں تھے یہ استدلال ہے

راقم کہتا ہے کہ موسی کی خود وفات اسی دشت تیہ میں ہوئی وہ بنی اسرائیل کے ساتھ ہی اس صحرا میں رہے یہاں تک کہ ٤٠ سال گزر گئے اور اس دوران موسی علیہ السلام کی وفات ہوئی – یعنی کنعان (ارض مقدس) والوں سے ان کی کوئی ملاقات نہ ہوئی

تفسیر مراح لبيد لكشف معنى القرآن المجيد از المؤلف: محمد بن عمر نووي الجاوي البنتني إقليما، التناري بلدا (المتوفى: 1316ہ) میں ہے

قال ابن عباس وابن مسعود ومجاهد رحمهم الله تعالى: نزلت هذه الآية في بلعم بن باعوراء، وذلك لأن موسى عليه السلام قصد بلده الذي هو فيه وغزا أهله وكانوا كفارا، فطلبوا منه أن يدعو على موسى عليه السلام وقومه وكان مجاب الدعوة

ابن عباس و ابن مسعود اور مجاہد نے کہا یہ بلعم بن باعوراء کے بارے میں ہے اور یہ اس وقت ہوا جب موسی نے ایک شہر جہاں لوگ مشرک تھے پر غزوہ کا قصد کیا تو اہل شہر نے بلعم بن باعوراء کو طلب کیا کہ وہ موسی اور ان کی قوم کے خلاف دعا کرے اور اس کی دعا قبول ہوتی تھی

تفسیر طبری میں ہے

حدثني محمد بن سعد قال: ثني أبي قال: ثني عمي قال: ثني أبي، عن أبيه، عن ابن عباس، قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) قال: هو رجل يدعى بلعم، من أهل اليمن.

ابن عباس نے کہا یہ یمن کے شخص بلعم کے بارے میں ہے

راقم کہتا ہے سند میں عطیہ العوفی سخت ضعیف ہے اور یہ بلعم اب یمنی ہو گیا ہے

تفسیر طبری میں ہے

حدثني المثنى قال: حدثنا عبد الله بن صالح قال: حدثني معاوية، عن علي، عن ابن عباس، قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) قال: هو رجل من مدينة الجبارين يقال له: بلعم

علی بن ابی طلحہ کا سماع ابن عباس سے نہیں ہے

علي بن أبي طلحة قال دحيم لم يسمع التفسير من بن عباس وقال أبو حاتم علي بن أبي طلحة عن بن عباس مرسل

شیعہ تفسیروں میں بھی اس کا ذکر ہے اور تفسیر قمی میں اسکو ال فرعون کے ہمدردوں میں سے کہا گیا ہے جس کو اسم اعظم کا علم تھا اس کی دعا قبول ہوتی تھی

عن الحسين بن خالد عن أبي الحسن الرضا عليه السلام أنه أعطى بلعم بن باعورا الاسم الأعظم فكان يدعو به فيستجيب له فمال الى فرعون فلما مر فرعون في طلب موسى وأصحابه، قال فرعون لبلعم: ادع الله على موسى وأصحابه ليحبسه علينا

امام أبي الحسن الرضا نے کہا بلعم بن باعورا کو اسم الأعظم دیا گیا تھا وہ اس سے دعا کرتا تو قبول ہوتی پس فرعون اس کی طرف مائل ہوا اور موسی اور ان کے اصحاب کو طلب کیا اور اس سے کہا اللہ سے موسی اور ان کے اصحاب کے لئے دعا کرو

شیعہ کتاب مستدرك سفينة البحار از علي النمازي میں ہے

بلعم بن باعور كان من ولد لوط يعرف اسم الله الأعظم فمال إلى فرعون وآثر الحياة الدّنيا وأراد الدعاء على موسى وبني إسرائيل

بلعم بن باعور کا تعلق لوط علیہ السلام کی اولاد سے تھا وہ اسم اللہ الأعظم جانتا تھا پس فرعون اس کی طرف مائل ہوا .. اور اس نے ارادہ کیا کہ موسی اور ان کی قوم کے خلاف دعا کرے

یعنی یہ بنی اسرائیل کا نہیں تھا یہ بنی لوط کا تھا

شیعہ تفسیر بحار الأنوار محمد باقر المجلسيی میں ہے

قال الصادق عليه السلام: لا يكون في الجنة من البهائم سوى حمارة بلعم ابن باعور

امام جعفر نے کہا چوپائے جنت میں نہیں جائیں گے سوائے بلعم ابن باعور کے گدھے کے

شیعوں کے بقول بلعم تو فرعون کا درباری ال لوط علیہ السلام میں سے تھا

گویا نسل ابراہیم اور نسل لوط میں بیر تھا جو فرعون کو بھی پتا تھا - یاللعجب

کتاب گنتی میں ہے کہ بلعم باعور جو یہود کے مطابق یہ ایک کشفی تھا یا غیر بنی اسرائیلی نبی تھا جو بنی اسرائیل کے خلاف پیشین گوئیاں کرتا تھا - اس کی ایک پیشین گوئی تھی کہ داود کی نسل سے نبی اسرائیل میں کوئی آئے گا

Book of Numbers chapter 28

A star will come out of Jacob

یعقوب (کی نسل) سے ایک تارہ نکلے گا

یہودی مورخ جوسیفس کے بقول غیر بنی اسرائیلی بلعم باعور ایک ساحر تھا[2] بہر الحال یہ بات یہود میں مشہور ہوئی اور یہود ، یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک مسیح کا انتظار کرنے لگ گئے -

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ کا اس آیت پر کہنا تھا کہ اس میں جو شخص مراد ہے وہ أمية بن أبي الصلت الثقفي ہے

قال ابن أبي حاتم: حدثنا يونس بن حبيب، حدثنا أبو داود، حدثنا شعبة، أخبرني يعلى بن عطاء قال: سمعت نافع بن عاصم يقول: سمعت عبد الله بن عمرو يقول في ہذه الآية (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) ، قال: ہو أمية بن أبي الصلت الثقفي.

ابن حجر نے ابن حجر في الفتح (154/7) میں اس قول کی سند کو قوی قرار دیا ہے وروی ابن مردويه بإسناد قوي عن عبد الله بن عمرو ابن العاص

2

Philo, *De Vita Moysis*, i. 48: "a man renowned above all men for his skill as a diviner and a prophet, who foretold to the various nations important events, abundance and rain, or droughts and famine, inundations or pestilence."

عبد الله بن عمرو اور اہل کتاب کی کتب

ابن کثیر کی کتاب البداية والنهاية دیکھی اس میں وہ عبد اللہ بن عمرو ایک کی روایت پر کہتے ہیں

وَرَفْعُهُ فِيهِ نَكَارَةٌ، لَعَلَّهُ مِنَ الزَّامِلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ أَصَابَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَ الْيَرْمُوكِ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَكَانَ يُحَدِّثُ مِنْهُمَا أَشْيَاءَ غَرَائِبَ.

اور اس میں نکارت کو بلند کیا ہے لگتا ہے ان اونٹنیوں والی کتب جو اہل کتاب میں سے تھیں جو ان کے ہاتھ لگیں یوم یرموک میں پس اس سے غریب چیزیں روایت کرتے

اس بات کو سات دفعہ کتاب میں ابن کثیر نے لکھا ہے جس سے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بغض کا اندازہ ہوتا ہے

اس کتاب البداية والنهاية میں ابن کثیر ج ۲ ص ۲۹۹ کہتے ہیں کہ انکی روایات

وكان فيهما إسرائيليات يحدث منها وَفِيهِمَا مُنْكَرَاتٌ وَغَرَائِبُ.

ان إسرائيليات میں سے تھیں جن کو عبد اللہ روایت کرتے اور ان میں منکرات اور غریب روایات تھیں

راقم کہتا ہے نقل کے لئے عقل درکار ہے ، وہ روایات جن پر ابن کثیر نے عبد اللہ بن عمرو پر إسرائيليات بیان کرنے کا الزام لگآیا ہے وہ سات روایات ہیں ان سات روایات کو

رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ (منکرات روایت کرنے کے لئے مشہور ہے قال البخاری : عنده مناكير) نے

مُجَاهِدٍ (سماع میں اختلاف ہے اختلف في روايته عن عبد الله بن عمرو فقيل لم يسمع منه جامع التحصيل في أحكام المراسيل از العلائي (المتوفى: 761ھ)) نے

وہب بن جابر الخیوانی (مجھول ہے دیکھئے میزان الآعتدال از الذھبی) نے

حيي بن عبد الله بن شريح المعافري (ضعيف) نے روایت کیا ہے

جو یا تو ضیف ہیں یا مجھول ہیں یا منکر روایت بیان کرنے کے لئے مشھور ہیں تو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا کیا قصور ہے؟ قصور تو ان راویوں کا ہے جنہوں نے ان مکزوبہ اسرائیلیات کو ان سے منسوب کیا

تفسیر ابن کثیر میں سورہ ال عمران ، الانعام میں بھی اس الزام کو دہرایا گیا

إنه من مفردات ابن لهيعة ، وهو ضعيف ، والأشبه – والله أعلم – أن يكون موقوفاً على عبد الله بن عمرو بن العاص ، ويكون من الزاملتين اللتين أصابها يوم اليرموك

بے شک اس میں ابن لہیعة کا تفرد ہے جو ضعیف ہے اور مجھ کو شبہ ہے اللہ کو پتا ہے کہ یہ روایت عبد اللہ بن عمرو بن موقوف ہے ہو سکتا ہے یہ ان میں سے جو دو اونٹنیوں پر لدی ہوئی تھیں

راقم کہتا ہے ابن کثیر کا قول باطل ہے کہ عبد اللہ بن عمرو ان کتب اہل کتاب سے روایت کر رہے تھے – راقم کو اس گمان کی کوئی صریح دلیل نہیں ملی جس میں صحیح سند سے انہوں نے اسرائیلیات کو روایت کیا ہو –اللہ کو حقیقت کی خبر ہے

مملکت سلیمان کا ذکر

مملکت سلیمان قوم نبی اسرائیل کا گولڈن دور تھا – ہر طرف مال و دولت کی کثرت ، عظیم عمارات ، محراب و تمثیلین وغیرہ یروشلم میں جنات سے نبوائے گئے لیکن سلیمان کے بیٹے رحبوم کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑی تو انہوں نے الٹا سلیمان علیہ السلام کو ایک جادو گر قرار دے دیا – شیعہ راویوں المنھال بن عمرو نے بیان کیا جو یمنی اسدی قبیلہ کا تھا نے بیان کیا - تفسیر ابن ابی حاتم ح رقم ١٨٣٥٥ میں ہے

قَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ

وَبِسَنَدٍ قَوِيٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلامُ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلاءَ – فَأَعْطَى الْجَرَادَةَ خَاتَمَهُ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ، وَكَانَتْ أَحَبَّ نِسَائِهِ إِلَيْهِ فَجَاءَ الشَّيْطَانُ فِي صُورَةِ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا: هَاتِي خَاتَمِي فَأَعْطَتْهُ فَلَمَّا لَبِسَهُ دَانَتْ لَهُ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالشَّيَاطِينُ، فَلَمَّا خَرَجَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلامُ مِنَ الْخَلَاءِ قال لها: هَاتِي خَاتَمِي فَقَالَتْ: قَدْ أَعْطَيْتُهُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَنَا سُلَيْمَانُ قَالَتْ: كَذَبْتَ لَسْتَ سُلَيْمَانَ فَجَعَلَ لَا يَأْتِي أَحَدًا يَقُولُ: أَنَا سُلَيْمَانُ إِلا كَذَّبَهُ حَتَّى جَعَلَ الصِّبْيَانُ يَرْمُونَهُ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَامَ الشَّيْطَانُ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ - فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدَّ عَلَى سليمان عليه السلام سلطانه أَلْقَى فِي قُلُوبِ النَّاسِ إِنْكَارَ ذَلِكَ الشَّيْطَانِ فَأَرْسَلُوا إِلَى نِسَاءِ «1» سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا لهن أيكون من سليمان شيء؟ قلنا: نَعَمْ إِنَّهُ يَأْتِينَا وَنَحْنُ حُيَّضٌ، وَمَا كَانَ يَأْتِينَا قَبْلَ ذَلِكَ

قوی سند کے ساتھ ابن عباس سے نقل کیا گیا ہے کہ جب سلیمان علیہ السلام بیت الخلاء میں جاتے، اپنی انگوٹھی جرادہ کو دیتے، جو کہ ان کی بیوی تھی، اور سب سے عزیز تھی۔ شیطان ، سلیمان کی صورت میں اس کے پاس آیا، اور کہا کہ مجھے میری انگوٹھی دو۔ تو اس نے دے دی۔ جب اس نے پہن لی، تو سب جن و انس و شیطان اس کے قابو میں آ گئے۔ جب سلیمان علیہ السلام نکلے، تو اس سے کہا کہ مجھے انگوٹھی دو۔ اس نے کہا کہ وہ تو میں سلیمان کو دے چکی ہوں۔ آپ نے کہا کہ میں سلیمان ہوں۔ اس نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تم سلیمان نہیں۔ پس اس کے بعد ایسا کوئی نہیں تھا کہ جس سے انہوں نے کہا ہو کہ میں سلیمان ہوں، اور ان کی تکذیب نہ کی گئی ہو۔ یہاں تک کہ بچوں نے انہیں پتھروں سے مارا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ اللہ کا امر ہے۔ شیطان لوگوں میں حکومت کرنے لگا- جب اللہ نے اس بات کا ارادہ کیا کہ حضرت سلیمان کو ان کی سلطنت واپس کی جائے تو انہوں نے لوگوں کے دلوں میں القا کیا کہ اس شیطان کا انکار کریں۔ پس وہ ان کی بیویوں کے پاس گئے اور ان

سے پوچھا کہ آپ کو سلیمان میں کوئی چیز نظر آئی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اب وہ ہمارے پاس حیض کے دونوں میں بھی آتے ہیں، جب کہ پہلے ایسا نہیں تھا۔

یہی واقعہ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر، ج 7، ص 59-60 میں درج کیا ہے۔ سند کے بارے میں انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ

إسناده إلى ابن عباس رضي الله عنهما قَوِيٌّ، وَلَكِنَّ الظَّاهِرَ أَنَّهُ إِنَّمَا تَلَقَّاهُ ابْنُ عباس رضي الله عنهما إِنْ صَحَّ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِيهِمْ طائفة لا يعتقدون نبوة سليمان عليه الصلاة والسلام فَالظَّاهِرُ أَنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ، وَلِهَذَا كَانَ فِي هذا السِّيَاقِ مُنْكَرَاتٌ مِنْ أَشَدِّهَا ذِكْرُ النِّسَاءِ فَإِنَّ المشهور عن مجاهد وغير واحد من أئمة السلف أَنَّ ذَلِكَ الْجِنِّيَّ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَى نِسَاءِ سليمان بل عصمهن الله عز وجل منه تشريفا وتكريما لنبيه عليه السلام. وَقَدْ رُوِيَتْ هَذِهِ الْقِصَّةُ مُطَوَّلَةً عَنْ جَمَاعَةٍ من السلف رضي الله عنهم كَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَجَمَاعَةٍ آخَرِينَ وَكُلُّهَا مُتَلَقَّاةٌ مِنْ قَصَصِ أَهْلِ الْكِتَابِ، والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب.

راقم کہتا ہے تفسیر ابن حاتم ۹۰۰ صفحات کی کتاب ہے اس میں کسی بھی روایت پر سند قوی یا ضعیف یا صحیح نہیں ملتا

یہ واحد روایت 18355 ہے جس پر وَبِسَنَدٍ قَوِيٍ سند قوی ملتا ہے لیکن حیرت ہے کہ اس کی سند ابن ابی حاتم نے نہیں دی- لگتا ہے اس میں تصرف و تحریف ہوئی ہے جب سند ہے ہی نہیں تو قوی کیسے ہوئی؟

راقم نے تلاش کیا تو کتاب : الدخيل في التفسير المؤلف: مناهج جامعة المدينة العالمية کے مطابق اس کی سند ہے

ومن أنكرها أيضًا ما قال ابن أبي حاتم: حدثنا علي بن حسين، قال: حدثنا محمد بن العلاء وعثمان بن أبي شيبة وعلي بن محمد، قال: حدثنا أبو معاوية، قال: أخبرنا الأعمش، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس -رضي الله عنهما- في قوله – تعال ى-: {وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ} ، قال: أراد سليمان -عليه الصلاة والسلام- أن يدخل الخلاء وكذا وكذا؛ ذكر الرواية التي سبق ذكرها

اس کی سند میں المنهال بن عمرو ہے جو ضعیف ہے اور کٹر شیعہ ہے

شیعہ کتاب مستدرك الوسائل – الميرزا النوري الطبرسي – ج 13 – ص 105 میں آصف بن برخیا کا ذکر ہے کہ

العياشي في تفسيره : عن أبي بصير ، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال : " لما هلك سليمان ، وضع إبليس السحر ، ثم كتبه في كتاب وطواه وكتب على ظهره : هذا ما وضع آصف بن برخيا للملك سليمان بن داود (عليهما السلام) من ذخائر كنوز العلم ، من أراد كذا وكذا فليقل كذا وكذا ، ثم دفنه تحت السرير ، ثم استثاره لهم ، فقال الكافرون : ما كان يغلبنا سليمان الا بهذا ، وقال المؤمنون : هو عبد الله ونبيه ، فقال الله في كتابه : (واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان) اي : السحر

العياشي اپنی تفسیر میں کہتے ہیں عن أبي بصير ، عن أبي جعفر (عليه السلام) سے کہ امام ابی جعفر نے کہا جب سلیمان ہلاک ہوئے تو ابلیس نے سحر لیا اور ایک کتاب لکھی ..(اور لوگوں کو ورغلایا). یہ وہ کتاب تھی جو اصف کو سلیمان سے حاصل ہوئی جو علم کا خزانہ ہے جو اس میں یہ اور یہ کہے اس کو یہ یہ ملے گا پھر اس سحر کی کتاب کو تخت کے نیچے دفن کر دیا پھر اس کو (دھوکہ دینے کے لئے واپس) نکالا اور کافروں نے کہا ہم پر سلیمان غالب نہیں آ سکتا تھا سوائے اس (جادو) کے (زور سے) اور ایمان والوں نے کہا وہ تو اللہ کے نبی تھے پس اللہ نے اپنی کتاب میں کہا اور لگے وہ (یہود) اس علم کے پیچھے جو شیاطین ملک سلیمان کے بارے میں پڑھتے تھے یعنی جادو

شیعوں کے نزدیک آصف بن برخیا اصل میں سلیمان علیہ السلام کے امام بنے اور وہ ایک خاص علم رکھتے تھے اور بعد میں شیطان نے آصف بن برخیا کے نام سے جادو کی کتاب لکھ کر تخت سلیمان کے نیچے دفن کی تاکہ لوگ گمراہ ہوں

راقم کہتا ہے یہ سب اسرائیلیات میں سے منکر کلام ہے

قتادہ بصری سے منسوب ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نا مَعْمَرٌ , عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: «كَتَبَتِ الشَّيَاطِينُ كُتُبًا فِيهَا كُفْرٌ وَشِرْكٌ , ثُمَّ دَفَنَتْ تِلْكَ الْكُتُبَ تَحْتَ كُرْسِيِّ سُلَيْمَانَ , فَلَمَّا مَاتَ سُلَيْمَانُ اسْتَخْرَجَ النَّاسُ تِلْكَ الْكُتُبَ» فَقَالُوا: هَذَا عِلْمٌ كَتَمَنَاهُ سُلَيْمَانُ فَقَالَ اللَّهُ: {وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ} [البقرة: 102]

شیاطین نے کتابیں لکھیں جس میں کفر و شرک تھا پھر ان کو سلیمان کے تخت کے نیچے چھپا دیا پھر جب سلیمان کی وفات ہوئی تو لوگوں نے ان کو نکالا اور کہا یہ وہ علم ہے جو

سلیمان نے ہم سے چھپایا پس اللہ نے کہا{وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ} [البقرة

سب سے عجیب و غریب خبر کوفہ کے شیعہ اعمش نے دی ہے - تذکرۃ الحفاظ از الذھبی کے مطابق مفسر مجاہد نے تحقیق کی

ذكر محمد بن حميد أخبرنا عبد الله بن عبد القدوس عن الأعمش قال: كان مجاهد لا يسمع بأعجوبة إلا ذهب لينظر إليها. ذهب الى حضرموت ليرى بئر برهوت وذهب الى بابل وعليه وال فقال له مجاهد: تعرض على هاروت وماروت فدعا رجلا من السحرة فقال: اذهب به فقال اليهودي بشرط ألا تدعو الله عندهما قال فذهب به الى قلعة فقطع منها حجرا ثم قال خذ برجلي فهوى به حتى انتهى الى جوبة فإذا هما معلقين منكسين كالجبلين فلما رأيتهما قلت سبحان الله خالقكما فاضطربا فكأن الجبال تدكدكت فغشي علي وعلى اليهودي ثم أفاق قبلي فقال قد أهلكت نفسك وأهلكتني.

الأعمش نے کہا کہ مجاہد عجوبہ بات نہیں سنتے یہاں تک کہ اس کو دیکھتے وہ حضر الموت گئے تاکہ برہوت کا کنواں دیکھیں اور بابل گئےوہاں افسر تھا اس سے کہا مجھ پر ہاروت و ماروت کو پیش کرو پس جادو گروں کو بلایا گیا ان سے کہا کہ وہاں تک لے چلو ایک یہودی نے کہا اس شرط پر کہ وہاں ہاروت و ماروت کے سامنے اللہ کو نہیں پکارو گے – پس وہ وہاں گئے قلعہ تک اس کا پتھر نکالا گیا پھر یہودی نے پیر سے پکڑا اور لے گیا جہاں دو پہاڑوں کی طرح ہاروت و ماروت معلق تھے پس ان کو دیکھا (تو بے ساختہ مجاہد بولے) سبحان اللہ جس نے ان کو خلق کیا – اس پر وہ (فرشتے) ہل گئے اور مجاہد اور یہودی غش کھا گئے پھرجب افاقہ ہوا تو یہودی بولا: تم نے تو اپنے آپ کو اور مجھے مروا ہی دیا تھا

راقم کہتا ہے یہ کیا بکواس ہے ؟ مجاہد یا اعمش نے جھوٹ نہیں بولا ہے بلکہ اس قول کی سند میں رافضی عبد اللہ بن عبد القدوس سخت مجروح ہے

أبو أحمد الحاكم : في حديثه بعض المناكير

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : عامة ما يرويه في فضائل أهل البيت

أبو جعفر العقيلي : ليس لحديثه أصل، ولا يعرف إلا به، ومن هو في مثل حاله ومذهبه

أبو حاتم بن حبان البستي : ربما أغرب

أبو دواد السجستاني : ضعيف الحديث، ومرة: يرمي بالرفض

أبو سعيد بن عمرو النقاش : أورد له حديثا وقال: وضعه هو أو أحمد بن عثمان النهرواني

أبو عيسى الترمذي : ثقة

أحمد بن شعيب النسائي : ضعيف، وليس بثقة

ابن حجر العسقلاني : صدوق رمي بالرفض وكان أيضا يخطىء

الدارقطني : ضعيف

الذهبي : كوفي رافضي نزل الري، وكان خشبيا والخشبية قوم من الجهمية، روى عن الأعمش وغيره

سبط ابن العجمي : قال النقاش في الموضوعات له حديث وضعه أحمد أو شيخه عبد الله بن عبد القدوس

محمد بن إسماعيل البخاري : في الأصل صدوق، إلا أنه يروي عن أقوام ضعاف، ومرة: قال: مقارب الحديث، وقال: سمع الأعمش، وعبيدا المكتب سمع منه سعيد بن سليمان

مخلد بن مالك الجمال : لم يكن بشيء، كان يسخر منه، يشبه المجنون، يصيح الصبيان في أثره

مصنفوا تحرير تقريب التهذيب : ضعيف يعتبر به

يحيى بن معين : ليس بشيء، رافضي خبيث، ومرة قال: شيخ كان يقدم الري، لا أعرفه

مملکت سلیمان کے یہ جھوٹے قصے شیعہ اور رافضی راوی کیوں بیان کرتے پھر رہے تھے معلوم نہیں ہے

قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز الخامس

افکار عبد اللہ بن سبا و غیرھم

از

ابو شہر یار

۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ 3

تو، تو ہے 11

علی بادل پر..13

شم ہا مفورش – اسم اعظم 21

عقیدہ رجعت کا مصدر...24

راس جالوت کی روایات...32

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

اس جز میں شیعی و رافضی افکار پر بات کی گئی ہے – ان افکار پر یہودی چھاپ اس قدر واضح ہے کہ خود متعدد بار کتب شیعہ میں اس اعتراف کیا گیا ہے کہ فلاں فلاں یہودی کو بلوایا گیا اور اس نے اس بات و عقیدے کی تصدیق کی – کتب اہل تشیع میں ہے کہ ائمہ اہل تشیع وقت پڑنے پر عربی چھوڑ عبرانی میں دعا کرنے لگ جاتے تھے- یہ اقوال ظاہر کرتے ہیں کہ ائمہ سے منسوب بہت سا مواد وہ ہے جو اہل کتاب سے متاثرین کا بیان کردہ ہے

دور عثمان میں یمن کا ایک یہودی بنام عبد اللہ بن سبا آیا اور امراء کے خلاف روایت کرنے لگا – یہ عراق گیا اور وہاں سے مصر چلا گیا جہاں اس کے ساتھ اس کے طرفدار شامل ہوئے - علی کے لشکر میں بہت سے نو مسلم یہودی موجود تھے ، جن کا سر خیل ابن سبا تھا جن کو السبئية یا السَّبَائِيَّةَ کہا جانے لگا – ابن حجر نے لسان المیزان میں لکھا

ومن طريق ابن أبي خيثمة: حدثنا محمد بن عباد , حَدَّثَنا سُفيان، عَن عمار الدهني سمعت أبا الطفيل يقول: رأيت المُسَيَّب بن نجبة أتي به بلببه وعلي على المنبر فقال: ما شأنه؟ فقال: يكذب على الله وعلى رسوله.

ابو طفیل نے کہا میں نے المسيب بن نجبة بن ربيعة بن رياح بن عوف بن هلال بن شمخ بن فرارة الفزاری کو دیکھا جو علی کے پاس آیا اور علی منبر پر تھے- علی نے کہا اس (ابن سبا) کا کیا حال ہے ؟ یہ تو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ کہتا ہے

حدثنا عَمْرو بن مرزوق حدثنا شُعبة، عَن سلمة بن كهيل عن زيد بن وهب قال: قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: ما لي ولهذا الخبيث الأسود، يعني عبد الله بن سبأ – كان يقع في أبي بكر وعمر.

زید بن وهب نے کہا علی نے کہا میرے اور اس کالے خبیث کے بیچ کیا ہے یعنی عبد اللہ بن سبا – جو ابو بکر اور عمر پر بد کلام کرتا ہے

ومن طريق محمد بن عثمان بن أبي شيبة: حَدَّثَنا محمد بن العلاء , حَدَّثَنا أبو بكر بن عَيَّاش، عَن مجالد عن الشعبي قال: أول من كذب عبد الله بن سبأ.

الشعبي (المتوفی ١٠٠ ھ) نے کہا سب سے پہلا جھوٹا عبد الله بن سبا ہے

وقال أبو يَعلَى الموصلي في مسنده: حَدَّثَنا أبو كريب , حَدَّثَنا محمد بن الحسن الأسدي , حَدَّثَنا هارون بن صالح عن الحارث بن عبد الرحمن، عَن أبي الجلاس سمعت عَلِيًّا يقول لعبد الله بن سبأ: والله ما أفضى إلي بشيء كتمه أحدا من الناس ولقد سمعته يقول: إن بين يدي الساعة ثلاثين كذابا وإنك لأحدهم.

أبي الجلاس نے کہا میں نے علی کو سنا انہوں نے عبد الله بن سبا کا ذکر کیا کہا اللہ کی قسم مجھے کون سی چیز اس طرف لے گئی کہ میں لوگوں سے کچھ چھپاؤں؟ اور میں نے سنا کہ قیامت سے قبل تیس جھوٹے ہیں جن میں سے وہ ایک ہے

وقال أبو إسحاق الفزاري: عن شُعبة، عَن سلمة بن كهيل، عَن أبي الزعراء [ص:485] أو عن زيد بن وهب أن سويد بن غفلة دخل على علي في إمارته فقال: إني مررت بنفر يذكرون أبا بكر وعمر يرون أنك تضمر لهما مثل ذلك منهم عبد الله بن سبأ – وكان عبد الله أول من أظهر ذلك – فقال علي: ما لي ولهذا الخبيث الأسود. ثم قال: معاذ الله أن أضمر لهما إلا الحسن الجميل.

سويد بن غفلة ، علی کے پاس آئے ان کی خلافت میں کہا میں ایک گروہ پر گذرا جو ابو بکر اور عمر کا ذکر کرتے ہیں کہتے ہیں آپ ان دونوں سے (حق) چھپاتے تھے،پس ایسا ہی کہا جیسا ابن سبا کہتا تھا – علی نے کہا مجھے اس کالے خبیث سے کیا سروکار – اللہ کی پناہ کی میں دونوں سے کچھ چھپاؤں سوائے وہ جو جسن وجمال (والی ازواج) ہوں

ان روایات کو ابن حجر نے صحیح اسناد سے نقل کیا ہے اور عبد اللہ بن سبا کا ترجمہ قائم کیا ہے- اس طرح اس کے وجود کا اثبات کیا ہے

قال ابن حبان: كان سبئيا من أصحاب عبد الله بن سبأ، كان يقول: إن عليا يرجع إلى الدنيا

ابن حبان نے کہا سبئیا وہ ہیں جو اصحاب ابن سبا ہیں اور کہا کرتے کہ علی دنیا میں پلٹیں گے

تفسیر عبد الرزاق میں ہے

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: {فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ} [آل عمران: 7] قَالَ: إِنْ لَمْ تَكُنِ الْحَرُورِيَّةُ أَوِ السَّبَئِيَّةُ , فَلَا أَدْرِي مَنْ هُمْ

معمر نے کہا قتادہ (المتوفي ١١٨ ھ) تلاوت کرتے وہ {فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ} [آل عمران: 7] (جن کے دل ٹیڑھے ہیں ال عمران) – کہتے اگر یہ خوارج اور سبائی نہیں تو معلوم نہیں اور کون ہیں

تفسیر طبری میں بھی قتادہ کا قول ہے

حدثنا الحسن بن يحيى قال، أخبرنا عبد الرزاق قال، أخبرنا معمر، عن قتادة في قوله:"فأما الذين في قُلوبهم زَيغٌ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاءَ الفتنة"، وكان قتادة إذا قرأ هذه الآية:"فأما الذين في قلوبهم زيغ" قال: إن لم يكونوا الحرُوريّة والسبائية

تفسیر ابن المنذر میں ہے

وتتأول السبئية إذ يقولون فِيهِ بغير الحق إِنَّمَا يقولون قول الله عَزَّ وَجَلَّ: وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لا يَبْعَثُ اللهُ مَنْ يَمُوتُ، فيجعلونها فيمن يخاصمهم من أمة محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بعث الموتى قبل يَوْم الْقِيَامَةِ

السبئية نے بلا حق اس آیت کی تاویل کی کہ اللہ کا قول ہے وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لا يَبْعَثُ اللهُ مَنْ يَمُوتُ، پس اس سے انہوں نے امت محمد کو لڑوایا کہ قیامت سے قبل مردوں کو زندہ کیا جائے گا

طبری تفسیر میں کہتے ہیں

وَاللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ لَبِدْعَةٌ، وَإِنَّ النَّصْرَانِيَّةَ لَبِدْعَةٌ، وَإِنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَبِدْعَةٌ، وَإِنَّ السَّبَئِيَّةَ لَبِدْعَةٌ،

یہود (دین حق میں) بدعت ہیں، نصرانی بدعت ہیں، خوارج بدعت ہیں اور السَّبَئِيَّةَ بدعت ہیں

امام بخاری تاریخ الکبیر 5 / 187 کہتے ہیں

قَالَ البُخَارِيُّ ، قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا الزُهْرِيُّ، قَالَ: كَانَ الحَسَنُ أَوْثَقَهُمَا، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَتْبَعِ السَّبَائِيَّةَ

امام زہری نے کہا … عَبْدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ الهَاشِمِيُّ السَّبَائِيَّةَ کے پیچھے چلتا تھا

الکامل از ابن عدی میں ہے

حَدَّثَنَا السَّاجِيُّ، حَدَّثَنا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنا أَبُو معاوية، قَال: قَال الأَعْمَش اتق هذه السبئية فإني أدركت الناس وإنما يسمونهم الكذابين

أَبُو معاوية نے کہا الأَعْمَش نے کہا السبئية سے بچو کیونکہ میں لوگوں سے ملا وہ ان کو کذاب نام دیتے ہیں

اسی کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے

حَدَّثَنَا السَّاجِيُّ، حَدَّثَنا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنا عثمان بن الهيثم، حَدَّثَنا عَبد الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَال: إذا كثرت القدرية بالبصرة استكفت أهلها، وَإذا كثرت السبئية بالكوفة استكفت أهلها.

کوفہ میں السبئية کی کثرت ہوئی یہاں تک کہ انہوں نے وہاں کے رہنے والوں کو گھیر لیا

تاریخ ابن ابی خیثمہ میں ہے

حَدَّثنا هَارُون بْنُ مَعْرُوف، قَالَ: حَدَّثنا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثنا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَنُ وعَبْدُ اللَّهِ ابْنَا مُحَمَّدٍ وكانَ حَسَنٌ أَرْضَاهُمَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَتَّبعُ حَدِيثَ السَّبَئِيَّةِ.

امام زہری نے کہا ... عَبْدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ الهَاشِمِيُّ السَّبَائِيَّةَ کے پیچھے چلتا تھا

تہذیب الکمال از المزی میں عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے ترجمہ میں اسی قول میں ہے

قال: وكَانَ عَبد اللَّهِ يتبع – وفي رواية: يجمع – أحاديث السبئية وهم صنف من الروافض.

یہ (عَبْدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ) السبئية کی احادیث جمع کرتا جو روافض میں سے ایک صنف ہے

امام احمد نے ابن سبا کا ذکر کیا

وقال صالح بن أحمد: حدثني أبي. قال: حدثنا معاذ، قال: حدثنا ابن عون، قال: ذكرت لإبراهيم رجلين من السبئية، يعني المغيرة بن سعيد، وأبا عبد الرحيم، قد عرفهما، قال: إحذروهما، فإنهما كذأبان. «سؤالاته» (325)

ابن عون، نے کہا میں نے ابراہیم سے السبئية میں سے دو کا ذکر کیا یعنی المغيرة بن سعيد، وأبا عبد الرحيم ... پس کہا یہ کذاب ہیں

یہ تو صرف اہل سنت کی کتب ہیں اہل تشیع کی کتابوں میں بھی اس کے حوالے بھرے پڑے ہیں

عبد الله بن سبأ ایک تاریخی شخصیت ہے اور اس کی روایات سیف بن عمر المتوفی ۲۰۰ ھ کی سند سے ہیں جس کو عمدہ فی التاریخ کہا جاتا ہے لیکن ابن سبا کے وجود پر سیف کا تفرد نہیں ہے – دیگر اسناد سے معلوم ہے- اوپر جو حوالے دیے گئے ہیںوہ ثابت کرتے ہیں کہ سیف بن عمر سے پہلے سے لوگ ابن سبا کا ذکر کر رہے تھے یہاں کہ ائمہ محدثین نے بھی ابن سبا اور اس کے فرقے کے وجود کا اقرار کیا ہے مثلا قتادہ، الشعبي ، امام زہری، اعمش وغیرہ جو سیف بن عمر سے پہلے کے ہیں

ابن سبا سے ظاہر ہے بہت لوگوں کی ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ یہ گردش میں رہا اور خفیہ نظریات پھیلاتا تھا پھر معلوم نہیں اس کا انجام کیا ہوا لیکن اس کا فلسفہ اہل تشیع نے قبول کر لیا جو خالص یہودی تصوف ہے

ابن حجر نے لسان المیزان میں لکھا

أخرج من طريق سيف بن عمر التميمي في الفتوح له قصة طويلة لا يصح إسنادها.

الفتوح میں سیف بن عمر کی سند سے اس پر ایک طویل قصہ ہے اس کی اسناد صحیح نہیں

عبد اللہ بن سبا کا ذکر متعدد شیعہ کتب میں موجود ہے - مشہور شیعہ عالم ابو موسیٰ محمّد بن عمر بن عبد العزیز الکشی (المتوفی ۳٤۰ ھ) ابی جعفر سے روایت بیان کرتے ہیں کہ : عبد اللہ بن سبا نبوت کا مدعی تھا اور امیر المومنین (علی) کے لئے اللہ ہونے کا دعویدار تھا، اللہ اس سے پاک ہے

الشہرستانی اپنی کتاب الملل و النحل ص ۵۰ پر لکھتے ہیں

السبائية أصحاب عبد الله بن سبأ؛ الذي قال لعلي كرم الله وجهه: أنت أنت يعني: أنت الإله؛ فنفاه إلى المدائن. زعموا: أنه كان يهودياً فأسلم؛ وكان في اليهودية يقول في يوشع بن نون وصي موسى عليهما السلام مثل ما قال في علي رضي الله عنه. وهو أول من أظهر القول بالنص بإمامة علي رضي الله عنه. ومنه انشعبت أصناف الغلاة. زعم ان علياً حي لم يمت؛ ففيه الجزء الإلهي؛ ولا يجوز أن يستولي عليه، وهو الذي يجيء في السحاب، والرعد صوته، والبرق تبسمه: وأنه سينزل إلى الأرض بعد ذلك؛ فيملأ الرض عدلاً كما ملئت جوراً. وإنما أظهر ابن سبا هذه المقالة بعد انتقال علي رضي الله عنه، واجتمعت عليع

جماعة، وهو أول فرقة قالت بالتوقف، والغيبة، والرجعة؛ وقالت بتناسخ الجزء الإلهي في الأئمة بعد علي رضي الله عنه

السبائية : عبداللہ بن سبا کے ماننے والے ۔ جس نے علی کرم اللہ وجھه سے کہا کہ: تو، تو ہے یعنی تو خدا ہے پس علی نے اس کو مدائن کی طرف ملک بدر کر دیا ۔ ان لوگوں کا دعوی ہے کہ وہ (ابن سبا) یہودی تھا پھر اسلام قبول کر لیا ۔ انہوں نے کہا کہ موسیٰ کا جانشین یوشع بن نون تھا اور اسی طرح علی (اللہ ان سے راضی ہو) ۔ اور وہ (ابن سبا) ہی ہے جس نے سب سے پہلے علی کی امامت کے لئے بات پھیلآئی ۔ اور اس سے غالیوں کے بہت سے فرقے وابستہ ہیں ۔ ان کا خیال تھا کہ علی زندہ ہے اور انتقال نہیں کر گئے ۔ اور علی میں الوہی حصے تھے اور اللہ نے ان کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے اجازت نہیں دی ۔ اور وہ (علی) بادلوں کے ساتھ موجود ہیں اور آسمانی بجلی ان کی آواز ہے اور کوند انکی مسکراہٹ ہے اور وہ اس کے بعد زمین پر اتریں گے اور اس کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح یہ زمین ظلم سے بھری ہے۔ اور علی کی وفات کے بعد ابن سبا نے اس کو پھیلایا۔ اور اس کے ساتھ (ابن سبا) کے ایک گروپ جمع ہوا اور یہ پہلا فرقہ جس نے توقف (حکومت کے خلاف خروج میں تاخر)، غیبت (امام کا کسی غار میں چھپنا) اور رجعت (شیعوں کا امام کے ظہور کے وقت زندہ ہونا) پر یقین رکھا ہے ۔ اور وہ علی کے بعد انپے اماموں میں الوہی اجزاء کا تناسخ کا عقید ہ رکھتے ہیں

ابن اثیر الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۸ پر لکھتے ہیں

أن عبد الله بن سبأ كان يهودياً من أهل صنعاء أمه سوداء، وأسلم أيام عثمان، ثم تنقل في الحجاز ثم بالبصرة ثم بالكوفة ثم بالشام يريد إضلال الناس فلم يقدر منهم على ذلك، فأخرجه أهل الشام، فأتى مصر فأقام فيهم وقال لهم: العجب ممن يصدق أن عيسى يرجع، ويكذب أن محمداً يرجع، فوضع لهم الرجعة، فقبلت منه، ثم قال لهم بعد ذلك: إنه كان لكل نبي وصي، وعلي وصي محمد، فمن أظلم ممن لم يجز وصية رسول الله، صلى الله عليه وسلم، ووثب على وصيه، وإن عثمان أخذها بغير حق، فانهضوا في هذا الأمر وابدأوا بالطعن على أمرائكم...

عبداللہ بن سبا صنعاء، یمن کا یہودی تھا اس کی ماں کالی تھی اور اس نے عثمان کے دور میں اسلام قبول کیا. اس کے بعد یہ حجاز منتقل ہوا پھربصرة پھر کوفہ پھر شام، یہ لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا تھا لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا. اس کو اہل شام نے ملک بدر کیا اور یہ مصر پہنچا اور وہاں رہا اور ان سے کہا: عجیب بات ہے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ عیسیٰ واپس ائے گا اور انکار کرتے ہو کہ نبی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم واپس نہ آئیں گے. اس نے ان کے لئے رجعت کا عقیدہ بنایا اور انہوں نے اس

کو قبول کیا. پھر اس نے کہا : ہر نبی کےلئے ایک وصی تھا اور علی محمّد کے وصی ہیں لہذا سب سے ظالم وہ ہیں جنہوں نے آپ کی وصیت پر عمل نہ کیا. اس نے یہ بھی کہا کہ عثمان نے بلا حق، خلافت پر قبضہ کیا ہوا ہے لہذا اٹھو اور اپنے حکمرانوں پر طعن کرو

کتاب رجال ابن داود از ابن داوود الحلي کے مطابق

عبدالله بن سبا ي (جخ) رجع إلى الكفر وأظهر الغلو (كش) كان يدعي النبوة وأن عليا عليه السلام هو الله، فاستتابه عليه السلام (ثلاثة أيام) فلم يرجع فأحرقه في النار في جملة سبعين رجلا ادعوا فيه ذلك

عبد الله بن سبا ان ستر میں تھا جن کو جلا دیا گیا

الکشی کہتے ہیں امام جعفر نے کہا

أن عبدالله بن سبأ كان يدعي النبوة ويزعم أن أمير المؤمنين (عليه السلام) هو الله

ابن سبا نبوت کا مدعی تھا اور دعوی کرتا تھا کہ علی وہ الله ہیں

کتاب خلاصة الاقوال از الحسن بن يوسف بن علي بن المطهر الحلي کے مطابق

عبدالله بن سبا بالسين المهملة والباء المنقطة تحتها نقطة واحده غال ملعون حرقه أميرالمؤمنين عليه السلام بالنار كان يزعم أن عليا عليه السلام إله وأنه نبي لعنه الله.

عبد الله بن سبا کو علی نے جلوا دیا کیونکہ اس نے ان کو الہ کہا

بعض مستشرقین نے یہودی سازش کی چھپانے کے لئے یہ شوشہ چھوڑا کہ اس ابن سبا کی حکایت میں سَيْفُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ ضعیف ہے اس کے بعد شیعہ حضرات بہت خوش ہوئے اور اپنے ائمہ پر جھوٹ گھڑنے کا اتہام لگا دیا جو ابن سبا کا ذکر کرتے آئے ہیں – اہل سنت میں سَيْفُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ سے بعض روایات ابن سبا سے متعلق لی گئی ہیں لیکن کیا کتب شیعہ میں ابن سبا کی تمام خبریں سَيْفُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ کی سند سے ہیں ؟ نہیں ان کے مختلف راوی ہیں جو ثقہ سمھجے جاتے ہیں اور متقدمیں شیعہ ابن سبا کو ایک حقیقی شخص سمجھتے آئے ہیں- اس کے علاوہ اہل سنت کی کتب میں ۲۰ سے ۳۰ راوی ایسے ہیں جو کھلم کھلا اپنے اپ کو سبائی کہتے ہیں یا محدثین إن کو السبئية یا السبائية مین شمار کرتے ہیں یا وہ رجعت کا عقیدہ رکھتے ہیں – جن میں سے بعض سَيْفُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ سے پہلے کے ہیں

السبئية سے متعلق روایات کو محمد بن حنفیہ کے بیٹے علی بن محمد بن علی نے جمع کیا تھا یعنی علی رضی اللہ عنہ کے پوتے نے اس کی خبر امام فسوی المعروفة والتاریخ میں دیتے ہیں

وكان عَبد الله جمع أحاديث السبئية

اور عبد اللہ نے السبئية کی روایات جمع کیں

مورخین کے نزدیک السبئية سے مراد وہ قبائل بھی ہیں جو یمن میں آباد تھے اور وہیں سے ابن سبا کا تعلق تھاجو یمن سے کوفہ پہنچا اور مورخین کے مطابق اس کی ماں کالی تھی – یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ یہ اصلی یہودی بھی نہیں تھا کیونکہ یہود کے مطابق کالے لوگ اصلی یہود نہیں اگرچہ اتھوپیا میں کالے یہودی ہیں لیکن باقی یہودی ان کو اصل نہیں مانتے دوسرا یہود میں نسل باپ سے نہیں ماں سے چلتی ہے

کس طرح ابن سبا کے خفیہ عقائد کو قبول کر لیا گیا اب ان پر نظر ڈالتے ہیں – امید ہے کہ یہ کاوش تحقیق میں سود مند ثابت ہو گی

ابو شہر یار

۲۰۲۰

تو، تو ہے

مسلمان مورخین عموما یہ کہتے ہیں کہ ابن سبا کے مقاصد سیاسی تھے اور اس نے دین کوایک ہتھیار کے طور پر استمال کیا تاکہ لوگوں کو جمع کر سکے. چناچہ اس نے نئی اصطلاحات ایجاد کیں. تقریبا تمام سنی مورخین نے اس کو غالی شیعہ فرقوں میں شمار کیا ہے. لیکن ان اصطلاحات کے پیچھے چھپے خفیہ یہودی ایجنڈا کی کھوج نہیں کی گئی

اس کے عقائد کی جڑ یہودی تصوف میں جا کر ملتی ہے اور بڑے واضح یہودی اثرات نظر اتے ہیں. مثلا توریت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کہا جب ان کو جلتے ہوئے درخت میں دیکھا کہ میں فرعون سے کیا کہوں کہ کس سے ہم کلام ہوا؟ اللہ نے کہا (خروج باب ۳ : ١٤) کہو

אֶהְיֶה אֲשֶׁר אֶהְיֶה

میں(وہ ہوں جو) میں ہوں   أنا هو الذي هو عربی میں   اهيے اشر اهيے عبرانی میں

البدء والتاريخ ص ١٤ پر لکھتے ہیں اپنی کتاب   ابن المطهر بن طاهر المقدسي

وقول اليهود بالعبرانية ايلوهيم ادناي اهيا شراهيا ومعنى ايلوهيم الله

اور یہود کا قول ہے (اللہ کے اسم کے بارے میں) کہ ایلوهيم، ادناي، اهيا شراهيا اور ايلوهيم کا مطلب اللہ ہے

اهيا شراهيا دراصل احيے عشر احيے کو معرب کیا گیا ہے. ابن العبري اپنی کتاب   تاريخ مختصر الدول میں لکھتے ہیں

.قال موسى: فان قالوا لي ما اسم ربك ماذا أقول لهم. قال: قل اهيا اشر اهيا أي الأزلي الذي لا يزال

موسیٰ نے کہا: اگر وہ فرعونی مجھ سے پوچھیں کہ تمہارے رب کا نام کیا ہے تو میں کیا کہوں. اللہ نے کہا کہو : اهيا شراهيا یعنی میری ہمیشگی کو زوال نہیں

ابن منظور نے الصغانی کا قول نقل کیا ہے کہ

وهو اسم من أسماء الله جل ذكره ومعنى إهيا أشر إهيا الأزلي الذي لم يزل هكذا أقرأنيه حبر من أحبار اليهود بعدن أبين) شَراهِيا معناه يا حيُّ يا قيُّومُ بالعِبْرانِيَّةِ

اور یہ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور اهیا شراهیا کہ میری ہمیشگی کو زوال نہیں اور ایسا ہی عدن کے ایک احباروں میں سے یہودی حبر نے مجھے بتایا ہے کہ شراهیا کا مطلب عبرانی میں یا حی یا قیوم ہے

لہذا جب عبدللہ ابن سبا نے علی سے کہا تو، تو ہے ! تو اسکا مفہوم تھا کہ تو اللہ ہے چونکہ اللہ نے موسیٰ سے کہا تھا میں، میں ہوں. ابن سبا نے وہی طرز اختیار کیا اور اپنے ما فی ضمیر کو بیان کیا. اس طرز کو علی رضی اللہ تعالی عنہ فورا پہچان گئے. دوسرا علی کے بارے میں اس کا دعوی کہ وہ بادلوں میں ہیں اور بجلی کی کوند ان کی مسکراہٹ ہے . کچھ اور نہیں بلکہ حزقی ایل کے مرکبہ یا عرش پر موجود شخص سے مماثلت ہے

علی بادل پر

اس کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور موسی علیہ السلام میں بہت مماثلت تھی اور اس یہ بائبل کے انبیاء کو من و عن قبول کرتا تھا اور ان کے اقوال کی روشنی میں رسول اللہ کو بھی دیکھتا تھا- اس کے نزدیک علی کے کئی روپ تھے –

حزقی ایل کی کتاب میں ایک انسان نما شخص مرکبہ پر ہے جو یمنی یہود کے مطابق عرش تھا اور کتاب دانیال کے مطابق عتیق الایام کے پاس آنے والا شخص انسان تھا - اس انسان کو یہودی صوفی رب الارض یا بار انعش

Bar eNash

کہتے ہیں – بار انعش کا مطلب ہے ابن آدم لیکن یہ ابن آدم کوئی عام انسان نہیں اس کا ذکر کتاب دانیال میں ہے کہ یہ زمین کی سیر کرتا ہے اور واپس جا کر رب تعالی کو خبر کرتا ہے –

کتاب استثنا باب ۳۳ آیت ۲۶ میں ہے

There is none like God, O Jeshurun, who rides through the heavens to your help, through the skies in his majesty.

اللہ کے مثل کوئی نہیں اے یشورن ، جو آسمانوں پر سوار ہو کر تیری مدد کو اتا ہے ، آسمانوں میں سے گذر کر اپنے جلال کے ساتھ

یہاں عبرانی میں الفاظ ہیں شمائم جس کا مطلب وہی ہے جو عربی ،میں سماوات (یعنی آسمانوں) کا ہے

زبور باب ٦٨ آیت ۳۳ میں ہے

(Yahweh) . . . who rides in the heavens, the ancient heavens

یحوی .. وہ جو آسمانوں پر سوار اتا ہے قدیم آسمانوں میں ہے

یہاں پھر شمائم کا لفظ ہے عبرانی میں اور اس کو قدیم کہا گیا ہے

یسعیاہ باب ۱۹ میں ہے

Behold Lord is riding a swift cloud

خبر دار رب آئے گا ایک تیز رفتار بادل پر سوار ہو کر

کتاب دانیال میں ہے

I saw in the night-visions, and, behold, there came with the clouds of heaven one like unto a son of man, and he came even to the ancient of days, and they brought him near before him

میں نے اپنے رات کے خواب میں دیکھا کہ عنان شمائم پر ایک بار انعش آیا اور قدیم ال ایام کے پاس پیش ہوا اور اس فرشتوں نے اس کو مقرب بارگاہ کیا

یہاں الفاظ ہیں عنان شمائم یعنی آسمانی بادلوں پر ابن آدم آیا اور عنان شمائم پر ہی اللہ تعالی سوار ہوتا ہے لہذا اس سے یہ استخراج کرنا مشکل نہیں ہے کہ دانیال ایک صوفی کشفی ہے جو بدعتی عقیدہ پھیلا رہا ہے جو تجسیم الٰہی پر منبی ہے بلکہ اسی سے یہودی فرقوں میں دو قوتوں کا تصور اتا ہے جو بعد میں روح القدس مل کر نصرانی عقیدہ بنتا ہے

ان آیات پر جیوئش انسائیکلوپیڈیا میں درج ہے

The expression “son of man” (“bar enash”) has a peculiar use in Dan. Vii. 13. Daniel in a vision sees “one like the son of man coming on [A. V. “with”] the clouds of heaven and appearing before the Ancient of Days,” to receive from Him “the dominion, the glory, and the kingdom for all time” (Hebr.). There is no dispute among commentators that Israel is thereby meant; but they differ as to the question whether the “son of man” depicted is merely a personification of the people, or whether the writer had in mind a concrete personality representing Israel, such as the Messiah or Israel’s guardian angel, the archangel Michael. The latter interpretation, proposed by Cheyne and adopted by others, has little in its favor compared with the older opinion that the person of the Messiah is alluded

to—a view shared by the Rabbis (Sanh. 98a; Midr. Teh. To Ps. Ii.; comp. the name "'Anani" in Targ. To I Chron. Iii., and "bar nefele" [= "son of the clouds"] in Sanh. 96b) and the Apocalyptic as well as Christian writers (Enoch xxxvii.-lxxi.; IV Esdras xiii. 3; Justin Martyr, "Dialogus cum Tryphone," p. 31, and Ephraem Syrus in his commentary to Daniel, l.c.; see also the commentaries of Nowack and others to the passage).[1]

بار انعش کا کتاب دانیال باب ۷ آیت ۱۳ میں خاص ذکر ہے – دانیال اپنے خواب میں دیکھتا ہے ایک ابن آدم جیسا اتا ہے بادل پر (بادل میں) ، آسمان کے بادل پر اور القدیم الایام (اللہ) کے سامنے پیش ہوتا ہے، تاکہ القدیم الایام سے جلال، عظمت اور وقت کی مملکت حاصل کرے- شارحین (کتاب دانیال) کا آپس میں اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ سب اسرائیل کا یہاں ذکر ہے لیکن ان کا اختلاف اس پر ہے کہ بار انعش کیا پوری بنی اسرائیلی قوم ہے یا کتاب دانیال کے مصنف کے ذہن میں کوئی خاص شخصیت تھی جو اسرائیل کے لئے پیش ہوئی تھی یعنی مسیحا یا اسرائیل کا نگہبان فرشتہ میکایل - ..... ربیوں کا موقف تھا (صنحدرن کا حوالہ) کہ یہ عنانی .. (ابن سحاب یا بادل کا بیٹا ہے) .... نصرانی بھی یہی سمجھتے ہیں ...

اس کتاب کے جز ثالث میں روایت موجود ہے کہ بادل اللہ کے پاس سے آتا ہے - اس روایت کو سمجھا جا سکتا ہے کہ یہودی تصورات پر مشتمل ہے – عنان ، عبرانی میں بادل کو کہتے ہیں - ابن سبا نے اس بار انعش کو علی رضی اللہ عنہ سے ملا دیا – اس طرح علی آسمان میں بادل میں اڑنے لگے – ان کو کہا گیا کہ ایک بادل ملا ہے جس پر وہ سوار ہوتے ہیں جس کو شیعہ الصعب کہتے ہیں

صحیح مسلم میں ہے کہ بادل اللہ کے پاس سے اتا ہے

وحدثنا يحيى بن يحيى ، اخبرنا جعفر بن سليمان ، عن ثابت البناني ، عن انس، قال: قال انس : " اصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مطر، قال: فحسر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه حتى اصابه من المطر، فقلنا: يا رسول الله لم صنعت هذا؟ قال: " لانه حديث عهد بربه تعالى "

---

[1] http://www.jewishencyclopedia.com/articles/10342-man-son-of

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو کھول دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مینہ اور ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس لئے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے“۔

راقم کہتا ہے یہ روایت کوئی شیعہ ہی روایت کر سکتا ہے جو سبائی ہو - اس میں جعفر بن سلیمان الضبعي ہے جو ثابت سے روایت کرتا ہے اور شیعہ ہے اس کو امام يحيى القطان نے نے ضعيف قرار دیا ہے

كتاب بصائر الدرجات از محمد بن الحسن الصفار،تصحيح وتعليق وتقديم: الحاج ميرزا حسن كوچه باغي، مطبعة الأحمدي طهران منشورات الأعلمي – طهران کے مطابق

أبو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار المتوفى سنة ٢٩٠ جو الإمام الحسن العسكري کے اصحاب میں سے تھے باب في ركوب أمير المؤمنين ع السحاب وترقيه في الأسباب والأفلاك (باب امير المومنین علی علیہ السلام کا بادل کی سواری کرنااور اس میں اسباب و افلاک پر بلند ہونا) میں روایت کرتے ہیں

حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال إن عليا عليه السلام ملك ما في الأرض و ما في تحتها فعرضت له السحابان الصعب والذلول فاختار الصعب وكان في الصعب ملك ما تحت الأرض وفى الذلول ملك ما فوق الأرض واختار الصعب على الذلول فدارت به سبع أرضين فوجد ثلث خراب وأربع عوامر

(٢) حدّثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال: **إن علياً عليه السلام ملك ما فوق الأرض وما تحتها فعرضت له السحابان الصعب والذلول فاختار الصعب وكان في الصعب ملك ما تحت الأرض وفي الذلول ملك ما فوق الأرض واختار الصعب على الذلول فدارت به سبع ارضين فوجد ثلاثاً خربة وأربعاً عوامر.**

ابی بصیر، أبي جعفر عليه السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک علی کی تمکنت میں ہے جو کچھ زمین میں اور تحت الثری میں ہے پس ان پر دو بادل پیش کیے گئے الصعب (مشکل) اورالذلول (آسانی).

انہوں نے الصعب کو الذلول پر منتخب کیا پس الصعب پر انہوں نے سات زمینوں کی سیر کی اور اس میں سے ایک تہائی کو ویران و برباد پایا اور باقی کو آباد

ابی جعفر ایک اور روایت میں الصعب کی تفصیل بتاتے ہیں

(١) **حدّثنا** أحمد بن محمد عن علي بن سنان عن عبد الرحيم أنه قال: ابتدأني أبو جعفر عليه السلام فقال: **أما إنّ ذا القرنين قد خيّر السحابين فاختار الذلول وذخر لصاحبكم الصعب**، قلت: وما الصعب؟ قال: **ما كان من سحاب فيه رعد وبرق وصاعقة فصاحبكم يركبه أما إنه سيركب السحاب ويرقى في الأسباب أسباب السموات السبع خمس عوامر واثنتان خراب.**

احمد بن محمّد کہتے ہیں ابو جعفر علیہ السلام نے بات شروع کی اور کہا کہ ذوالقرنین نے دو بادلوں میں سے الذلول کو لیا اور تمہارے صاحب نے الصعب کو لیا میں نے پوچھا یہ الصعب کیا ہے؟ کہا وہ بادل جس میں بجلی، اس کی کوند اور کڑک ہے پس تمہارے صاحب (علی) اس کی سواری کرتے ہیں اور اسباب میں سے بلند ہوتے سات آسمان کی سیر کرتے ہیں ...٥

صحیح مسلم میں ہے

وحدثني أبو أيوب سليمان بن عبيد الله الغيلاني، حدثنا أبو عامر يعني العقدي، حدثنا رباح، عن قيس بن سعد، عن مجاهد، قال: جاء بشير العدوي إلى ابن عباس، فجعل يحدث، ويقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجعل ابن عباس لا يأذن لحديثه، ولا ينظر إليه، فقال: يا ابن عباس، مالي لا أراك تسمع لحديثي، أحدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا تسمع، فقال ابن عباس: " إنا كنا مرة إذا سمعنا رجلا يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابتدرته أبصارنا، وأصغينا إليه بآذاننا، فلما ركب الناس الصعب، والذلول، لم نأخذ من الناس إلا ما نعرف

بشیر العدوی، ابن عباس کے پاس آیا اور روایت کرنے لگا اور بولا رسول اللہ نے کہا ،رسول اللہ نے کہا ،پس ابن عباس نے اس کی حدیث کی اجازت نہیں دی اور نہ اس کی طرف دیکھا. اس پر وہ ابن عبّاس سے مخاطب ہوا کیا وجہ ہے کہ اپ میری حدیث نہیں سنتے جبکہ میں رسول اللہ کی حدیث سنا رہاہوں؟ پس ابن عباس نے کہا ایک وقت تھا جب ہم سنتے کسی نے کہا قال رسول اللہ ہم نگاہ رکھتے اور اپنے کان اس (حدیث) پر لگاتے . لیکن جب سے لوگوں نے الصعب اور الذلول کی سواری کی تو ہم روایات نہیں لیتے مگر صرف اس سے جس کو جانتے ہوں

الصعب اور الذلول کی اہل سنت میں کوئی حتمی رائے نہیں لیکن شیعہ کتب سے واضح ہے کہ یہ ابن سبا کا عقیدہ تھا اور ابن عباس اس پر جرح کر رہے ہیں

علی کسی بادل پر رہتے تھے اہل سنت نے بھی روایت کیا ہے

الحافظ المقدسي کی الأحاديث المختارة میں ہے

أخبرنا عبد المعز بن محمد الهروي قراءة عليه بها قلت له: أخبركم محمد بن إسماعيل بن الفضيل – قراءة عليه وأنت تسمع – أنا محلم بن إسماعيل الضبي، أنا الخليل بن أحمد السجزي، أنا محمد بن إسحاق بن إبراهيم السراج، ثنا قتيبة بن سعيد، ثنا أبو عوانة عن سماك عن حبيب بن حماز، قال: كنت عند علي بن أبي طالب وسأله رجل عن ذي القرنين كيف بلغ المشرق والمغرب؟ قال: سبحان الله، سُخِّرَ له السحابُ ومُدَّتْ لَهُ الأسبابُ وبُسِطَ لهُ النُّورُ فقال: أزيدك؟ قال: فسكت الرجل وسكت علي

حبیب بن حماز نے کہا ہم علی کے پاس تھے ان سے ایک شخص نے ذي القرنين پر سوال کیا کہ یہ مشرق و مغرب کیسے پہنچے ؟ علی نے کہا سبحان الله ! ان کے لئے بادل کو مسخر کیا گیا اور اسباب کو مقرر کیا گیا اور نور کو پھیلا دیا گیا- حبیب بن حماز نے کہا اپ کو (بھی بادل پر) بلند کیا گیا ؟ پس حبیب بن حماز نے کہا : یہ شخص اور علی دونوں چپ رہے

سند میں سماك بن حرب ہے جس کو شعبہ ، سفيان الثَّوْرِيّ، صالح جزرة اور ابن مبارک نے ضعیف قرار دیا ہے البتہ دیگر نے صدوق کہا ہے

قال أحمد: سماك مضطرب الحديث

جریر کہتے اس کا دماغ چل گیا تھا

سماک کہا کرتا کہ اس کو خواب میں حکم ملتے ہیں الكامل از ابن عدی میں ہے

حَدَّثَنَا الحسين بن عفير الأنصاري، حَدَّثَنا سَعِيد بن سلمة، حَدَّثَنا إِبْرَاهِيم بْن عُيَينة أخو سُفيان، عَن شُعْبَة عن سماك بْن حرب، قَال: قِيل لي في المنام إياك والكذب إياك والنميمة إياك ولحوم الناس.

.. سماک نے کہا مجھے نیند میں کہا گیا جھوٹ سے بچو

النسائي نے کہا اس کی منفرد روایت نہیں لی جائے گ لہذا یہ روایت قابل رد ہے

یہ راوی اختلاط کا شکار ہوا – ممکن ہے اس کا اثر ہو

البتہ امام علی کے لئے بادل تھا جس سے انہوں نے سیاروں کی سیر کی اہل تشیع کا قول قرن اول میں معروف تھا

اس بادل کو الصعب کہا جاتا ہے

کتب جرح و تعدیل میں بعض راویوں کے لئے ملتا ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ علی بادلوں میں ہیں. اس عقیدے کو ابن سبا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے

البیان از جاحظ کے مطابق ان لوگوں کے لئے المعتمر شعر پڑھا کرتے تھے

ومن قوم إذا ذكروا عليا ... يردون السلام على السحاب

اور ایک قوم ہے کہ جب علی کا ذکر ہوا   انہوں نے بادل کو سلام کیا

کتاب سير أعلام النبلاء از الذہبی کے مطابق إِسْحَاقُ بنُ سُنَيْنٍ روایت کرتے ہیں کہ ابْنِ المُبَارَكِ کہتے تھے

ولا أقول علي في السحاب لقد ... أقول فيه إذا جورا وعدوانا

اور نہیں کہتا کہ علی بادل میں ہیں   گر کہہ دوں تو یہ ظلم و زیادتی ہے

امام مسلم صحیح مسلم کے مقدمے میں لکھتے ہیں

وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ [ص:21]: {فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ} [يوسف: 80]، فَقَالَ جَابِرٌ: «لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هَذِهِ»، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَذَبَ، فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ: وَمَا أَرَادَ بِهَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُولُ: إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ، فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ وَلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي اخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ، يَقُولُ جَابِرٌ: «فَذَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ، وَكَذَبَ، كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

روافض سورہ یوسف کی آیت فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ کی تشریح اس سے کرتے کہ علی بادلوں میں ہیں اور وہ ان سے نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں سے ایک شخص آئے جس کے لئے آسمان سے علی منادی کریں گے کہ فلاں کے ساتھ خروج کرو اور یہ تاویل جابر الجعفی کیا کرتا تھا

کتاب تهذيب التهذيب از ابن حجر میں سنن ابن ماجہ کے راوی عمرو بن جابر الحضرمي جو امام مہدی کی روایت کے راوی ہیں ،ان کے لئے بتاتے ہیں

عمرو بن جابر الحضرمي کے لئے أبو زرعة المصري کہتے تھے

قال بن أبي مريم قلت لابن لهيعة من عمرو بن جابر هذا قال شيخ منا أحمق كان يقول أن عليا في السحاب

ابن ابی مریم کہتے ہیں میں نے ابن لهيعة سے پوچھا کہ عمرو بن جابر کون ہے بولے ایک بوڑھا احمق کہتا تھا علی بادلوں میں ہیں

ابن ماجہ کی روایت جو یہ بیان کیا کرتا تھا وہ یہ ہے

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِىُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِى زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِىِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِىِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِىِّ ». يَعْنِى سُلْطَانَهُ.

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِىِّ کہتے ہیں رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا مشرق سے لوگ نکلیں گے جو المہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے یعنی ان کی حکومت

کتاب لسان الميزان از ابن حجر میں مسند ابی یعلی کے راوی فرات بن الأحنف کے لئے ابن نمیر کہتے ہیں

قال ابن نمير: كان من أولئك الذين يقولون: علي في السحاب

ابن نمیر کہتے ہیں یہ ان میں سے ہیں جو کہتے ہیں علی بادل میں ہیں

کتاب لسان الميزان از ابن حجر میں راوی مسعدة بن اليسع الباهلي کے لئے کہتے ہیں

قال جعفر: قال أبي: فحرفها هؤلاء وقالوا: علي في السحاب

جعفر کہتے ہیں میرے باپ نے کہا ان لوگوں نے (دین میں) تحریف کی اور کہا علی بادل میں ہیں

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ سنن ابن ماجہ کے راوی بھی سبائی عقائد کے پرچارک ہیں

شم ہا مفورش – اسم اعظم

یہود کے مطابق اللہ کا اسم اعظم ، جس کو شم ہا مفورش کہا جاتا ہے ۷۲ حروف پر مشتمل ہے- اس کا استخراج عبرانی تورات میں کتاب خروج باب ١٤ آیت ١٩ سے ٢١ سے کیا جاتا ہے کیونکہ ان تین اہم آیات کے عبرانی حروف ۷۲، ۷۲، ۷۲ ہیں لہذا اللہ کا اسم ۷۲ پر مشتمل ہے جس کی مدد سے بحر احمر کو موسی نے پھاڑا اور خشک رستہ بنا آیات ہیں[2]

וַיִּסַּע מַלְאַךְ הָאֱלֹהִים, הַהֹלֵךְ לִפְנֵי מַחֲנֵה יִשְׂרָאֵל, וַיֵּלֶךְ, מֵאַחֲרֵיהֶם; וַיִּסַּע עַמּוּד הֶעָנָן, מִפְּנֵיהֶם, וַיַּעֲמֹד, מֵאַחֲרֵיהֶם

וַיָּבֹא בֵּין מַחֲנֵה מִצְרַיִם, וּבֵין מַחֲנֵה יִשְׂרָאֵל, וַיְהִי הֶעָנָן וְהַחֹשֶׁךְ, וַיָּאֶר אֶת-הַלָּיְלָה; וְלֹא-קָרַב זֶה אֶל-זֶה, כָּל-הַלָּיְלָה

וַיֵּט מֹשֶׁה אֶת-יָדוֹ, עַל-הַיָּם, וַיּוֹלֶךְ יְהוָה אֶת-הַיָּם בְּרוּחַ קָדִים עַזָּה כָּל-הַלַּיְלָה, וַיָּשֶׂם אֶת-הַיָּם לֶחָרָבָה; וַיִּבָּקְעוּ, הַמָּיִם

اُس وقت خدا وند کا فرشتہ اسرائیلی خیمہ کے پیچھے گیا۔ اس لئے بادل کا ستون لوگوں کے آگے سے ہٹ گیا اور اُن کے پیچھے آ گیا۔

اس طرح بادل مصریوں کے خیمہ اور اِسرائیلیوں کے خیمہ کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ بنی اسرائیلیوں کے لئے روشنی تھی لیکن مصریوں کے لئے اندھیرا۔ اِس لئے مصری اس رات اِسرائیلیوں کے قریب نہ آسکے۔

موسیٰ نے اپنا ہاتھ بحر قلزم کے اوپر اٹھا ئے اور خدا وند نے مشرق سے تیز آندھی چلا ئی۔ آندھی تمام رات چلتی رہی سمندر پھٹا اور ہوا نے زمین کو خشک کیا۔

یہودی تصوف کے مطابق موسی نے ۷۲ حروف پر منبی اسم الاعظم کے حروف ادا کیے اور سمندر پھٹ گیا اور بحر احمر میں سے خروج کیا یہودی تصوف کی کتاب، کتاب سفر یطذیرہ (کتاب الخلق)

[2] http://fa.wikipedia.org/wiki/شمهمفوراش

میں اس کا ذکر ملتا ہے جو ایک قدیم کتاب ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح حروف اللہ نے بولے اور ان سے تخلیق ہوتی گئی

اسم الاعظم کا ۷۲ حروف کا عقیدہ اسلامی شیعہ کتب میں بھی موجود ہے۔

الكافي از الكليني - ج 1 – ص ۲۳۰ ،۲۳۱ باب ما أعطى الأئمة عليهم السلام من اسم الله الأعظم کی روایات ہیں

محمد بن يحيى وغيره ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن محمد بن الفضيل قال : أخبرني شريس الوابشي، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن اسم الله الأعظم على ثلاثة وسبعين حرفا وإنما كان عند آصف منها حرف واحد فتكلم به فخسف بالأرض ما بينه وبين سرير بلقيس حتى تناول السرير بيده ثم عادت الأرض كما كانت أسرع من طرفة عين ونحن عندنا من الاسم الأعظم اثنان وسبعون حرفا ، وحرف واحد عند الله تعالى استأثر به في علم الغيب عنده ، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

محمد بن يحيى اور دیگر ، احمد بن محمد سے ، وہ علی بن الحكم سے وہ محمّد بن الفضيل سے کہتے ہیں مجھ کو شريس الوابشي نے خبر دی کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک اللہ کا اسم اعظم ۷۳ حروف کا ہے اور اس میں سے اصف کے پاس ایک حرف تھا جس کو اس نے بولا تو اس کے اور بلقیس کے درمیان زمین دھنس گئی کہ اس کا ہاتھ تخت پر لگا پھر زمین واپس ویسی ہی ہوئی جیسی کہ تھی پلک جھپکتے میں - اور ہمارے پاس اسم الأعظم کے ۷۲ حروف ہیں اور ایک حرف اللہ نے ہم سے چھپایا ہے جو علم الغيب میں اس کے ہے ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد ، عن زكريا بن عمران القمي ، عن هارون بن الجهم ، عن رجل من أصحاب أبي عبد الله عليه السلام لم أحفظ اسمه قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن عيسى ابن مريم عليه السلام أعطي حرفين كان يعمل بهما وأعطي موسى أربعة أحرف ، وأعطي إبراهيم ثمانية أحرف ، وأعطي نوح خمسة عشر حرفا ، وأعطي آدم خمسه وعشرين حرفا ، وإن الله تعالى جمع ذلك كله لمحمد صلى الله عليه وآله وإن اسم الله الأعظم ثلاثة وسبعون حرفا ، أعطى محمدا صلى الله عليه وآله اثنين وسبعين حرفا وحجب عنه حرف واحد

محمد بن يحيى، احمد بن محمّد سے وہ الحسين بن سعيد اور محمد بن خالد سے وہ زكريا بن عمران القمي سے وہ هارون بن الجهم سے وہ أبي عبد الله عليه السلام کے اصحاب سے نقل کرتے ہیں جن کا نام یاد نہیں ہے کہ ابی عبد اللہ امام جعفر کو سنا کہا بے شک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دو حرف عطا کیے گئے جن سے وہ عمل کرتے اور موسی علیہ السلام کو چار حرف ملے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح

کو پندرہ اور آدم کو ۲۵ حروف ملے اور اللہ نے ان سب کو محمّد صلی اللہ علیہ و الہ کے لئے جمع کر دیا اور بے شک اللہ کا نام ۷۳ حرفی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ۷۲ حروف ملے اور ایک ان سے چھپا لیا گیا

بعض شیعہ کتب کے مطابق یہ کلمات علی رضی اللہ عنہ نے بولے تھے جو سلیمان کے دربار میں موجود تھے زمان و مکان کی قید سے آزاد علی کا تصرف بیان سے باہر ہے

کتاب بصائر الدرجات کی روایت ہے

وعن ابن بكير، عن أبي عبد الله [عليه السلام]، قال: كنت عنده، فذكروا سليمان وما أعطي من العلم، وما أوتي من الملك فقال لي: وما أعطي سليمان بن داود؟ إنما كان عنده حرف واحد من الاسم الأعظم، وصاحبكم الذي قال الله تعالى: قل: كفى بالله شهيداً بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب. وكان ـ والله ـ عند علي [عليه السلام]، علم الكتاب.

فقلت: صدقت والله جعلت فداك

ابن بکیر ابی عبد اللہ امام جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ میں ان کے پاس تھا پس سلیمان اور ان کو جو علم عطا ہوا اس کا ذکر ہوا اور جو فرشتہ لے کر آیا پس انہوں (امام جعفر) نے مجھ سے کہا اور سلیمان بن داود کو کیا ملا ؟ اس کے پاس تو الاسم الأعظم کا صرف ایک ہی حرف تھا اور ان کے صاحب جن کے لئے اللہ تعالی کہتا ہے : قل كفى بالله شهيداً بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب الرعد: 43 اور وہ تو اللہ کی قسم ! علی علیہ السلام کے پاس ہے علم الکتاب

تفسير القمي ج1 ص368 کے مطابق

عن أبي عبد الله [عليه السلام]، قال: الذي عنده علم الكتاب هو أمير المؤمنين

ابی عبد اللہ سے روایت ہے کہ قال الذي عنده علم الكتاب یہ امیر المومنین (علی) ہیں

عقیدہ رجعت کا مصدر

قرن اول میں امت میں ایک عقیدہ پھیلایا گیا جس کو عقیدہ الرجعة یا رجعت کہا جاتا ہے – اس عقیدے کے اہل سنت انکاری ہیں اور شیعہ اقراری ہیں- عقیدہ الرجعة کیا ہے کتب شیعہ سے سمجھتے ہیں

سورہ البقرہ کی آیت ألم تر إلى الذين خرجوا من ديارهم وهم ألوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم أحياهم إن الله لذو فضل على الناس ولكن أكثر الناس لا يشكرون(243) پر بحث کرتے ہوئے شیعہ عالم أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي المتوفى ٤٦٠ ھ تفسير التبيان في تفسير القرآن میں لکھتے ہیں

وفي الاية دليل على من أنكر عذاب القبر والرجعة معا، لان الاحياء في القبر، وفي الرجعة مثل إحياء هؤلاء الذين أحياهم للعبرة.

اور اس آیت میں دلیل ہے اس پر جو عذاب قبر کا اور رجعت کا انکار کرے کیونکہ قبر میں زندہ ہونا اور رجعت میں ان کی مثل ہے جن (کا ذکر آیت میں ہے جن کو) کو عبرت کے لئے زندہ کیا گیا

آیت فرحين بما آتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ألا خوف عليهم ولاهم يحزنون(170) کی تفسیر میں أبي على الفضل بن الحسن الطبرسي المتوفى ٥٤٨ ھ لکھتے ہیں

في الآية دليل على أن الرجعة إلى دار الدنيا جائزة لاقوام مخصوصين

اور اس آیت میں دلیل ہے کہ دار دنیا میں مخصوص اقوام کی رجعت جائز ہے

آیت ثُمَّ بَعَثْنَكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشكُرُونَ(56) کی تفسیر میں شیعہ عالم تفسیر میں تفسیر مجمع البیان لکھتے ہیں

و استدل قوم من أصحابنا بهذه الآية على جواز الرجعة و قول من قال إن الرجعة لا تجوز إلا في زمن النبي (صلى الله عليه وآله وسلّم) ليكون معجزا له و دلالة على نبوته باطل لأن عندنا بل عند أكثر الأمة يجوز إظهار المعجزات على أيدي الأئمة و الأولياء و الأدلة على ذلك مذكورة في كتب الأصول

اور ہمارے اصحاب کی ایک قوم نے اس آیت سے استدلال کیا ہے رجعت کے جواز پر اور کہا کہ جس نے کہا رجعت جائز نہیں ہے سوائے دور نبوی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے کہ وہ معجزہ ہوتا ان کی نبوت کی دلیل پر تو یہ باطل قول ہے کیونکہ ہمارے اکثر ائمہ اور اولیاء کے ہاتھ پر معجزات کا ظہور جائز ہے جس پر دلائل مذکورہ کتب اصول میں موجود ہیں

ائمہ شیعہ کے مطابق الرجعة کا ایک خاص وقت ہے جس کا انکار لوگوں نے کیا کیونکہ وہ اس کی تاویل تک نہیں پہنچ سکے

قرآن کی آیت ربنا أمتنا اثنتين وأحييتنا اثنتين وہ کہیں گے اے رب ہم کو دو بار زندہ کیا گیا اور دو بار موت دی گئی پر بھی اہل سنت اور اہل تشیع کا اختلاف ہے – اہل سنت اس کو عموم کہتے ہیں جبکہ اہل تشیع اس کو خاص – اہل سنت کے مطابق تمام لوگوں کو دو زندگیاں اور دو موتیں ملیں ہیں اور اہل تشیع کے مطابق صرف ان دشمنان اہل بیت کو ملی ہیں جن کے گناہوں کا عذاب ان کو دنیا میں نہیں ملا اور مر گئے لہذا ان کو زندہ کیا جائے گا اسی طرح اہل بیت کو بھی قیامت سے قبل زندہ کیا جائے گا

تفسیر نور ثقلین از عبد علي بن جمعة العروسي الحويزي المتوفی ۱۱۱۲ ھ کے مطابق

وقال علي بن ابراهيم رحمه الله في قوله عزوجل : ربنا أمتنا اثنتين و أحييتنا اثنتين إلى قوله من سبيل قال الصادق عليه السلام : ذلك في الرجعة

علی بن ابراہیم نے کہا اللہ کا قول ربنا أمتنا اثنتين و أحييتنا اثنتين تو اس پر امام جعفر نے کہا یہ رجعت سے متعلق ہے

اہل تشیع میں یہ عقیدہ اصلا ابن سبا سے آیا- یہود بھی رجعت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کے مطابق مسیح آ کر مردوں کو زندہ کرے گا

اس کی دلیل بائبل کی کتاب یسعیاہ باب ۲۶ آیت ۱۹ ہے

Your dead shall live; their bodies shall rise.

You who dwell in the dust, awake and sing for joy

For your dew is a dew of light,

and the earth will give birth to the dead.

تمھارے مردے جی اٹھیں گے ان کے اجسام زندہ ہوں گے

تم وہ جو خاک میں ہو اٹھو اور گیت گاؤ

کیونکہ تمہاری اوس، روشنی کی شبنم ہے

اور زمیں مردہ کو جنم دے گی

حزقی ایل کی کتاب میں رجعت کا ذکر ہے کہ یہود کو کس طرح جی بخشا جائے گا

Behold I will open your graves and raise you from your graves, My people; and I will bring you into the Land of Israel. You shall know that I am G-d when I open your graves and when I revive you from your graves, My people. I shall put My spirit into you and you will live, and I will place you upon your land, and you will know that I, G-d, have spoken and done, says G-d." (Ezekiel 37:12-14)

خبردار میں تمہاری قبریں کھول دوں گا اور تم کو جی بخشوں گا میرے لوگ! اور میں تم کو ارض مقدس لاؤں گا

تم جان لو گے کہ میں ہی اللہ ہوں میں قبروں کو کھولوں گا

آور تم کو ان میں سے اٹھاؤں گا میرے لوگ ! میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا

اور تم زندہ ہو گے اور میں تم کو تمہاری زمین پر رکھوں گا اور تم جان لو گے کہ میں رب نے جو کہا پورا کیا

ان آیات کی بنیاد پر یہود کہتے ہیں کہ مسیح مردوں کو بھی زندہ کرے گا اور یہی عقیدہ اہل تشیع کا بھی ہے جس کی قلمیں قرانی آیات میں لگائی گئیں تاکہ اس عقیدہ کو ایک اسلامی عقیدہ ثابت کیا جا سکے

اہل سنت میں عقیدہ عود روح زاذان نے روایت کیا ہے جو اصحاب علی میں کہا جاتا ہے – راقم کہتا ہے یہ اصحاب ابن سبا میں سے ہے - تلمود میں ہے

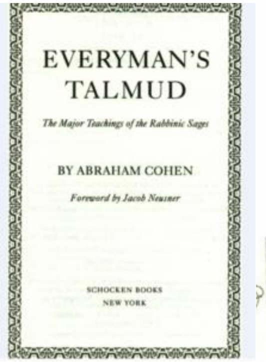

The actual process of dying is described in this manner: 'When a person's end comes to depart from the world, the angel of death appears to take away his soul (*Neshamah*). The *Neshamah* is like a vein full of blood, and it has small veins which are dispersed throughout the body. The angel of death grasps the top of this vein and extracts it. From the body of a righteous person he extracts it gently, as though drawing a hair out of milk; but from the body of a wicked person it is like whirling waters at the entrance of a canal or, as others say, like taking thorns out of a ball of wool which tear backwards. As soon as this is extracted the person dies, and the spirit issues forth and settles on his nose until the body decays. When this happens, it cries and weeps before the Holy One, blessed be He, saying, "Lord of the Universe! Whither am I being led?" Immediately (the angel) Dumah takes and conducts him to the court of death among the spirits. If he had been righteous, it is proclaimed before him, "Clear a place for such and such a righteous man"; and he proceeds, stage by stage, until he beholds the presence of the *Shechinah*' (Midrash to Ps. xi. 7; 51*b*, 52*a*).

موت کے مراحل کا ذکر تلمود میں اسطرح کیا گیا ہے کہ جب آدمی اس جہان کو چھوڑ رہا ہوتا ہے تو ملک الموت اتا ہے جو روح یا نسمہ کو نکالتا ہے – نسمہ ایک خون سے بھری رگ جیسا ہوتا ہے جو تمام بدن میں بکھری ہے ملک الموت اس کا اوپر پکڑتا ہے اور کھینچتا ہے نیک کے جسم سے اس کو آہستگی سے جیسے دودھ میں بال ہو لیکن بدکار کے بدن میں ایسے کھینچتا ہے جیسے روئی کے گالے کو کانٹوں پر گھسیٹا جائے جس سے وہ ٹوٹ جائے - جیسی ہی نسمہ نکلتا ہے آدمی مر جاتا ہے اور روح ناک میں ا جاتی ہے جب یہ ہوتا ہے تو وہ روتی اور چیختی ہے کہ اے مالک اے رب العالمین مجھ کو کہاں لے جایا جا رہا ہے ؟ فورا ہی دومہ فرشتہ اس کو لیتا ہے اور روحوں کے مقام پر لے جاتا ہے

زاذان کی عود روح کی مسند احمد کی روایت میں یہ بیان ہوا ہے

ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَغَضَبٍ ". قَالَ: " فَتُفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ [ص:502] عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ

پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اے نفس خبیثہ ! اللہ کی ناراضگی اور غصے کی طرف چل یہ سن کر اس کی روح جسم میں دوڑنے لگتی ہے اور ملک الموت اسے جسم سے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گیلی اون سے سیخ کھینچی جاتی ہے اور اسے پکڑ لیتے ہیں فرشتے ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے

یہ متن تلمود سے سرقه کیا گیا ہے – کسی یہودی حبر کے قول کو حدیث بنا کر پیش کیا گیا ہے

آج بھی یہود اس کے قائل ہیں کہ اصلی مسیح کے ظہور پر بنی اسرائیلی زندہ ہوں گے – اس عقیدے کا پرچار ابن سبا نے سب سے پہلے کیا

ابن سبأ أول من قال بالرجعة

ابن سبا نے سب سے پہلے رجعت کا قول کہا

اس کے بعد رجعت کا قول شیعہ راویوں میں قرن اول سے ہی چل رہا ہے جن میں بعض بہت مشہور ہیں مثلا

أبو الطفيل عامر بن واثلة المتوفی 110 ہجری پر ابن قتیبہ کا المعارف میں قول ہے

وكان مع «المختار» صاحب رايته، وكان يؤمن بالرّجعة

یہ مختار ثقفی کے جھنڈے تلے تھے اور رجعت پر ایمان رکھتے تھے

جابر الجعفي المتوفی ۱۳۰ ھ کے لئے ابن قتیبہ المعارف میں لکھتے ہیں

جابر بن يزيد. وكان ضعيفا في حديثه. وهو من الرّافضة الغالية، الذين يؤمنون بالرّجعة

یہ حدیث میں ضعیف ہے رافضی غالی ہے رجعت پر ایمان رکھتا تھا

کتاب از الفسوی میں ہے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَلَى جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يُظْهِرَ مَا أَظْهَرَ، فَلَمَّا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ، وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: وما أظهرٌ؟ قال: الايمان بالرجعة.

جب جابر کا عقیدہ ظاہر نہیں تھا لوگ اس کی روایت لیتے تھے

تاریخ طبری جلد ۱۱ میں لکھا ہے

قال العباس: وحدثنا يحيى بن يعلى المحاربى عن زائده قال: كان جابر الجعفى كذابا يؤمن بالرجعة

تاريخ المنتظم في تاريخ الأمم والملوك از ابن جوزی میں إسماعيل بن محمد بن يزيد بن ربيعة، أبو هاشم الحمْيَرِي

پر لکھا ہے

وكان الحميري يشرب الخمر، ويقول بالرجعة

عبدالله بن محمد بن حنفیہ (علی رضی الله عنہ کا پوتا) امام زہری کے مطابق یہ السببیہ میں سے تھا

اصبغ بن نباتہ المتوفی ۱۱۰ ہجری – یہ علی کی پولیس میں تھا اور یہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا

قَالَ الْعُقَيْلِيُّ : كَانَ يَقُولُ بِالرَّجْعَةِ.

امام عقیلی کہتے ہیں یہ رجعت کا کہتا تھا

تاریخ اسلام از الذھبی میں ہے

عُثْمَانُ بْنُ عمير أبو اليقظان البجلي الكوفي الأعمى ۱۵۰ ھ رجعت پر ایمان رکھتا تھا

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ.

قرن اول کا مشہور شاعر کثیر بھی اسی عقیدے پر تھا – تاریخ اسلام از الذھبی میں ہے

كثيّر عزّة الشاعرة المشهور هو كثير بن عبد الرحمن بن الأسود الخزاعي

تاریخ طبری میں سن ۱۵۰ ہجری میں مرنے والوں پر لکھا ہے

وكثير شيعى يؤمن بالرجعة.

كثير عزه الشاعر رجعت پر ایمان رکھتا تھا

قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِنِّي لأَعْرِفُ صَلاحَ بَنِي هَاشِمٍ وَفَسَادَهُمْ بِحُبِّ كُثَيِّرٍ، فَمَنْ أَحَبَّهُ مِنْهُمْ فَهُوَ فَاسِدٌ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَهُوَ صَالِحٌ، لِأَنَّهُ كَانَ خَشَبِيًّا يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ

مزید لوگ یہ ہیں جو رجعت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ لسٹ تو صرف اہل سنت کے مصادر کو دیکھ کر مرتب کی گئی ہے

راشد الہجری یہ علی کے ساتھ تھا رجعت پر ایمان رکھتا تھا

یونس بن خبیب رجعت پر ایمان رکھتا تھا

داود بن یزید رجعت پر ایمان رکھتا تھا

المغیرہ بن سعید رجعت پر ایمان رکھتا تھا

بیان بن سمعان رجعت پر ایمان رکھتا تھا

حارث بن حصیرہ المتوفی ۱۵۰ ھ رجعت پر ایمان رکھتا تھا

محمد بن سائب الکلبی رجعت پر ایمان رکھتا تھا

اسمعیل بن خلیفہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا

عمرو بن جابر الحضرمی رجعت پر ایمان رکھتا تھا

ثابت بن ابی صفیہ المتوفی ۱۵۰ ھ رجعت پر ایمان رکھتا تھا

فرات بن الاحنف رجعت پر ایمان رکھتا تھا

تلید بن سلیمان رجعت پر ایمان رکھتا تھا

نصر بن الصباح رجعت پر ایمان رکھتا تھا

محمد بن القاسم بن زكريا أبو عبد الله المحاربي الكوفي السوداني رجعت پر ایمان رکھتا تھا

مسلم بن نضیر یا یزید رجعت پر ایمان رکھتا تھا

عبد اللہ بن الحسین المتوفی ۱۴۰ ہجری رجعت پر ایمان رکھتا تھا

داود بن یزید رجعت پر ایمان رکھتا تھا

شیعہ امامیہ کا رفض کا عقیدہ قرن چہارم یا پنجم کا نہیں ہے بلکہ یہ تو قرن اول بلکہ قبل اسلام سے معروف ہے

مفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام از دکتور جواد علی میں ہے

الرجعة: واعتقد قوم من العرب في الجاهلية بالرجعة: أي الرجوع إلى الدنيا بعد الموت فيقولون أن الميت يرجع إلى الدنيا كرة أخرى ويكون فيها حيًّا كما كان

جاہلی عربوں کی ایک قوم رجعت کا عقیدہ رکھتی تھی کہ مرنے والا واپس دنیا میں موت کے بعد آ جاتا ہے اور اسی طرح زندہ ہو جاتا ہے جیسے پہلے تھا

راس جالوت کی روایات

بنو امیہ کے دور کے ایک یہودی عالم راس جالوت سے منسوب کچھ روایات اہل تشیع و اہل سنت نے اپنی کتب میں درج کی ہیں - المعجم الصغير لرواة الإمام ابن جرير الطبري از أكرم بن محمد زيادة الفالوجي الأثري میں ہے

رأس الجالوت، وهو لقب ملك اليهود، وأما صاحب اللقب الذي في هذه الرواية فحبر من أحبار اليهود، رأى علي بن أبي طالب، وعبد الله بن سلام، وغيرهما من الصحابة، وقتله مروان بن محمد، آخر خلفاء بني أمية، في قصة ذكرها أبو الشيخ الأصبهاني في " العظمة " (5/ 1578) وروايته في " التاريخ " في مقتل الحسين بن علي - رضي الله تعالى عنهما -، إحدى الإسرائيليات، وله ذكر في كثير من كتب التراجم والتاريخ

راس الجالوت یہ لقب ہے یہود کے بادشاہ کا یا یہ ان کو کوئی حبر ہے اس نے علی اور عبد اللہ بن سلام کو اور دیگر اصحاب کو دیکھا- اس کا قتل بنو امیہ کے آخری خلفاء مروان بن محمد نے کیا اور اس کا قصہ أبو الشيخ الأصبهاني نے کتاب العظمة (5/ 1578) میں درج کیا ہے اور مقتل حسین میں اس کا ذکر ہے کچھ الإسرائيليات ہیں اور کتب تاریخ و ترجم میں اس کا کثیر ذکر ہے

النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة از أبو المحاسن (المتوفى: 874هـ) کے مطابق راس جالوت ایک شاعر تھا

شیعہ تفسیر نور ثقلین میں ہے علی پر وار راس جالوت کی موجودگی میں کیا گیا تھا

عن جابر الجعفى عن أبى جعفر عليه السلام حديث طويل يقول في آخره وأسلم رأس الجالوت على يدعلى عليه السلام من ساعته ، فلم يزل مقيما حتى قتل أميرالمؤمنين عليه السلام واخذ ابن ملجم لعنه الله فاقبل رأس الجالوت حتى وقف على الحسن عليه السلام والناس حوله ، وابن ملجم لعنه الله بين يديه ، فقال له : يا ابا محمد اقتله قتله الله فانى رأيت في الكتب التى انزلت على موسى عليه السلام ان هذا اعظم عندالله جرما من ابن آدم قاتل اخيه ، ومن القدار عافر ناقة ثمود .

راس جالوت یہ شہادت علی سے چند ساعتوں قبل ایمان لایا تھا اور یہ کھڑا ہی تھا کہ امیر المومنین کا قتل ہوا اور ابن ملجم پر اللہ کی لعنت ہو تو اس کو امام حسن اور راس جالوت کے سامنے لایا گیا اور راس جالوت نے حسن سے کہا اس کو قتل کریں ابو محمد ، اللہ نے اس کو

قتل کر دیا ہے کیونکہ میں نے اس کتاب میں دیکھا جو موسی پر نازل ہوئی ہے کہ ابن آدم کے بھائی کا اس کو قتل کرنا ، اللہ کے نزدیک بہت عظیم جرم ہے

سبائیوں کو قرآن سے آیت ملی

و رفعناہ مکانا علیا

اور ہم نے اس کو ایک بلند مقام پر اٹھایا

اس آیت میں علیا کا لفظ ہے یعنی الیاس کو اب بلند کر کے علی کر دیا گیا ہے- آپ سوچ رہے ہوں گے یہ کیا عجیب بات ہے- تو حیران نہ ہوں یہ کتب شیعہ میں موجود ہے - مختصر بصائر الدرجات از الحسن بن سليمان الحليي المتوفی ۸۰٦ ھ روایت پیش کرتے ہیں

حدثنا الحسين بن أحمد قال حدثنا الحسين بن عيسى حدثنا يونس ابن عبد الرحمن عن سماعة بن مهران عن الفضل بن الزبير عن الاصبغ ابن نباتة قال: قال لي معاوية يا معشر الشيعة تزعمون ان عليا دابة الارض فقلت نحن نقول اليهود تقوله فارسل إلى رأس الجالوت فقال ويحك تجدون دابة الارض عندكم فقال نعم فقال ما هي فقال رجل فقال اتدري ما اسمه قال نعم اسمه اليا قال فالتفت الي فقال ويحك يا اصبغ ما اقرب اليا من عليا.

الاصبغ ابن نباتة کہتے ہیں کہ معاویہ نے کہا اے گروہ شیعہ تم گمان کرتے ہو علی دابة الارض ہے پس میں الاصبغ ابن نباتة نے معاویہ کو جواب دیا ہم وہی کہتے ہیں جو یہود کہتے ہیں پس معاویہ نے یہود کے حبر رأس جالوت کو بلوایا اور کہا تیری بربادی ہو کیا تم اپنے پاس دابة الارض کا ذکر پاتے ہو؟ راس جالوت نے کہا ہاں – معاویہ نے پوچھا کیا ہے اس میں ؟ راس جالوت نے کہا ایک شخص ہے – معاویہ نے پوچھا اس کا نام کیا ہے ؟ راس جالوت نے کہا اس کا نام الیا (الیاس) ہے – اس پر معاویہ میری طرف پلٹ کر بولا بردبادی اے الاصبغ یہ الیا ، علیا کے کتنا قریب ہے

الاصبغ ابن نباتة کا تعلق یمن سے تھا یہ علی کا محافظ تھا – یعنی الیاس علیہ السلام اب علی رضی اللہ عنہ ہیں - اس سے تناسخ ارواح کا عقیدہ نکلتا ہے کہ الیاس واپس زمین میں آئے ہیں علی بن کر

راس جالوت بعد میں شہادت حسین پر تبصرے کرتا تھا - طبری نے تاریخ میں ذکر کیا

قَالَ حصين: فلما قتل الْحُسَيْن لبثوا شهرين أو ثلاثة، كأنما تلطخ الحوائط بالدماء ساعة تطلع الشمس حَتَّى ترتفع - قَالَ: وَحَدَّثَنِي العلاء بن أبي عاثة قَالَ: حَدَّثَنِي رأس الجالوت، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا مررت بكربلاء إلا وأنا أركض دابتي حَتَّى أخلف المكان، قَالَ: قلت: لم؟ قَالَ: كنا نتحدث أن ولد نبي مقتول فِي ذَلِكَ المكان، قَالَ: وكنت أخاف أن أكون أنا، فلما قتل الْحُسَيْن قلنا: هَذَا الَّذِي كنا نتحدث قَالَ: وكنت بعد ذَلِكَ إذا مررت بِذَلِكَ المكان أسير وَلا أركض.

حصین نے کہا .... العلاء بن أبي عاثة نے روایت کیا اس نے راس جالوت سے روایت کیا اس نے باپ سے روایت کیا کہا میں جب کربلاء میں سے (قتل حسین سے قبل)گذرتا تھا تو میں اپنی سواری کے جانور کو ایڑھ لگاتا حتی کہ وہاں سے نکل جاتا - پوچھا ایسا کیوں ؟ کہا ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ نبی کا بیٹا یہاں قتل ہو گا اس مقام پر اور خوف ہوا کہ کہیں ہم (یہودی) ہی نہ ہوں - پس جب حسین کا قتل ہو گیا تو ہم نے کہا یہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا - اب جب ہم وہاں سے گذرتے ہیں تو آرام و آہستگی سے جاتے ہیں

سند میں العلاء بن أبي عاثة مجہول ہے اور راس جالوت ایک یہودی عالم تھا

طبرانی کبیر میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمَّارُ الْبَصْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَأْسِ الْجَالُوتِ، قَالَ: «كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِكَرْبَلَاءَ ابْنُ نَبِيٍّ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُهَا رَكَّضْتُ فَرَسِي حَتَّى أَجُوزَ عَنْهَا، فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ جَعَلْتُ أَسِيرُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى هَيْأَتِي»

الْعَلَاءِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ نے اپنے باپ سے اس نے راس جالوت سے روایت کیا کہ ہم نے سنا تھا کہ کربلاء میں نبی کے بیٹے کا قتل ہو گا پس جب ہم یہودی اس میں داخل ہوتے تو اپنے گھوڑے دوڑتے یہاں تک کہ نکل جاتے پھر جب حسین کا قتل ہوا تو سفر میں آسانی ہو گئی

امام بخاری نے تاریخ کبیر میں اس سند کا ذکر کیا ہے اور اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے

ويُروَى عَنْ خالِد، عَنْ حُصَين، عَنِ العَلاَءِ بن أَبي عائشة، حدَّثني رأس الجالوت ، سَمِعَ أباه، مُنقَطِعٌ.

طبقات ابن سعد میں ہے

قال: أخبرنا عمرو بن خالد المصري. قال: حدثنا ابن لهيعة. عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن. قال: لقيني رأس الجالوت. فقال: والله إن بيني وبين داود لسبعين أبا. وإن اليهود لتلقاني فتعظمني. وأنتم ليس بينكم وبين نبيكم إلا أب واحد قتلتم ولده.

محمد بن عبدالرحمان نے کہا مجھ سے راس جالوت ملا اور کہا اللہ کی قسم میرے اور داود علیہ السلام کے درمیان ستر باپ ہیں اور یہود میری تعظیم کرتے ہیں اور تم ہو کہ تمہارے اور تمہارے نبی کے بیچ صرف ایک باپ ہے اور تم نے ان کے بیٹے کا قتل کر ڈالا

سند میں ابن لهيعة ضعیف ہے محمد بن عبد الرحمان مجہول ہے

مسند امام الرضا کے مطابق امام الرضا اور یہود کے سردار جالوت میں مکالمہ ہوا

قال لرأس الجالوت: فاسمع الان السفر الفلاني من زبور داود عليه السلام. قال: هات بارك الله فيك وعليك وعلى من ولدك فتلى الرضا عليه السلام السفر الاول من الزبور، حتى انتهى إلى ذكر محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين فقال سألتك يا رأس الجالوت بحق الله أهذا في زبور داود عليه السلام ولك من الامان والذمة والعهد ما قد أعطيته الجاثليق فقال راس الجالوت نعم هذا بعينه في الزبور باسمائهم. فقال الرضا عليه السلام: فبحق العشر الآيات التي أنزلها الله تعالى على موسى بن عمران في التورية هل تجد صفة محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين في التوراية منسوبين إلى العدل والفضل، قال نعم ومن جحد هذا فهو كافر بربه وأنبيائه. فقال له الرضا عليه السلام: فخذ على في سفر كذا من التورية فاقبل الرضا عليه السلام يتلو التورية وأقبل رأس الجالوت يتعجب من تلاوته وبيانه وفصاحته ولسانه، حتى إذا بلغ ذكر محمد قال رأس الجالوت: نعم، هذا أحماد وبنت أحماد وإيليا وشبر و شبير تفسيره بالعربية محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين.
فتلى الرضا عليه السلام إلى آخره

یہود کے سردار جالوت نے کہا میں نے زبور میں(اہل بیت کے بارے میں) پڑھا ہے امام رضا نے شروع سے آخر تک زبور کو پڑھا یہاں تک کہ محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کا ذکر آیا پس کہا اے سردار جالوت اللہ کا واسطہ کیا یہ داود کی زبور ہے ؟ جالوت نے کہا جی ہاں ... امام رضا نے کہا اللہ نے دس آیات موسی پر توریت میں نازل کی تھیں جس میں محمد ، علی ، فاطمہ ، حسن ، حسین کی صفت ہیں جو عدل و فضل سے منسوب ہیں جالوت بولا جی ہیں ان پر حجت نہیں کرتا مگر وہ جو کافر ہو

راقم کہتا ہے یہ اقوال بہت ممکن ہیں کہ رافضیوں نے راس جالوت سے منسوب کیے ہوں